-CHIZAVEOUS LICH



المعرود الفقار عنينان اللقا



مكتنية مليت دلوريند





مهتم دارالعلوم، جفتگ



مكتبه ملت ديوبند



الالالالالاله عثق الى 5 في لقط على المالالالالها المالالالها المالالالها المالالالها المالالها ا



ساؤتھ افریقہ کے تبلیغی سنر میں فقیر ایک دوست کے خط کا جواب لکھنا جا ہتا تھا گر لکھنے والے نے اتنے محبت تھرے الفاظ میں خط لکھا تھا کہ باید و شاید۔ معادل میں خیال پیدا ہوا کہ جب ایک مرید اپنے مرشد کو ایسا محبت نامہ جمیجنا ہے تو کیوں نہ ہو کہ فقیر بھی انے مجبوب حقیقی کے لئے عشق النی کے عنوان پر کچھ لکھے۔ جب کاغذ قلم سنبھالا لو خیالات کا تشکسل بناجو ٹو ٹیا تی نہ تھا۔ ایک طرف پر وگر امون کی کثرت اور ملنے والوں کا ہجوم جبکہ ٔ دوسری طر**ف وقت کی قلت اور سفر کی مشقت ۔ فقیر بھی روزانہ پ**چھے الجھیے سلجے الفاظ سیر د قلم کر تارہا۔ مجھی مجھی اپنی علمی کم مائیگی کی وجہ سے خیال بھی آتاکہ کیے الفاظ کے سانچے میں ڈھلے گا یہ جمال سوچتا ہوں کہ ترے حسن کی توبین نہ ہو مگر عنوان کی اہمیت نے ویچھے ند شخے دیا۔ بھینی بات ہے کہ عقل و ول و نگاہ کا مرشد اولیں ہے عشق عشق نه بهو تو شرع و دین بیمده تصورات آج کاانسان محبت دینا میں اسقدر گر فآر ہو چکا ہے کہ عملاً ہر وقت دنیا سمیٹنے میں انگا ہوا ہے مگر زبانی کامی عشق اللی کی باتوں سے ول بھی بہلاتار ہتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ

سلطان عشق کی عدالت میں تقسیم دل کا کوئی قانون نہیں ہے۔ وہاں تو یک سواور یک

روہو کر قدم اٹھانا پڑتا ہے اور غیرے ول کی آنکھیں بعد کرنی ضروری ہوتی ہیں جبکہ ہم
تو ظاہری آنکھیں ہدکر نے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ نقیر نے اس رسالہ میں بلا کم و
کاست جو پچھ خیال میں آیا سپرو قلم کر دیا ہے۔ اہل علم حضرات کوئی کی بیشی پائیں تو
نشاندہی فرماکر عنداللہ ما جورہوں۔

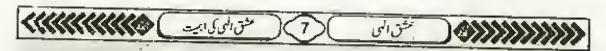
مه شهر پر زخوبان منم و خیال ما مهم و خیال ما مهم چهم که چیم یک بیل عند، به کس نگا مهم آخر بیس قار کمین سے دعاؤل کی در خواست کرنا بھی ضروری ہے۔

شدہ ام خراب و بدنام و ہنوز امیدوارم

که زبد خلاص یا ہم به دعائے نیک نام

فقیر زوالفقار احمر نقشندی مجددی کان الله له عوضاً عن کل شنی









سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے انبان کو اپنی تخلیق کا شاہ کار ہنایا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

لقد خاتمنا الانسان فی احسن تقویم (تحقیق ہم نے انسان کو بہترین حمورت میں پیداکیا) رب کا ئنات ہر انسان کی پیدائش کے وقت اس کے ول میں اپنی محبت کا بیج رکھ ویتے ہیں جس کی وجہ سے ہر انسان فطرت اسلام پر پیدا ہو تا ہے۔ حدیث پاک میں

> كل مولد يولد على فطرة الاسلام (بريد قطرت اسلام پر پيرا موتاب)

ای لئے ہرانسان دلائل کی مجائے فطرت کے دباؤ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے وجو دیر یقین رکھتا ہے اور اس کی عبادت کرتا ہے۔

زندگی آمد برائے بعد گل زندگی ہے بعدگی شرمندگی انبانی زندگی سے عشق اللی کا جذبہ نکال دیا جائے تو حیوانیت کے سوا پچھے باقی نہیں

# الالالالالله عشق اللي 8 عشق اللي كابيت

ر بتا۔ بھلااس فانی و نیامیں عشق اللی کے سوار کھاہی کیا ہے۔

ور خرمن کا کنات کردیم نگاہ کیک دانہ محبت است باتی ہمہ گاہ اس میں نے کا کنات کے خرمن کی طرف نظر کی ،ایک دانہ محبت کا ہے باتی سب جیکے حصلکے (بھوسہ) ہیں)

جب دل عشق اللي ہے معمور ہواور آئڪيس شراب الست ہے مخور ہوں تو زندگی کا نداز ہی نرالا ہو تا ہے۔

ملت عشق از ہمہ ملت مبدا است عشق از ہمہ ملت مبدا است عاشقال را ندہب و ملت جدا است است اللہ عاشقال کا فدہب اور ملت جدا ہوتا {عشق کی ملت تمام ملتوں سے منفر د ہے ، عاشقوں کا فدہب اور ملت جدا ہوتا ہے }

زندگی کی کامیانی اور ناکای کاوارو مدار عشق اللی پر مو توف ہے۔ای ہے انسان کو کبھی تو" و لقد سحر منا بنی آدم" (اور ہم نے بنی آدم کوعزت عشی )کا خطاب ملااور کبھی تو" و فقد سحر منا بنی آدم " (اور ان کو بہت سارون پر فضیلت عشی )کا باراس کے گئے ہیں ڈالا گیا۔ یہ فضیلت عشق اللی کی وجہ سے ملی۔

م ہر کہ عاشق شد جمال ذابت را اوست سید جملہ موجودات را {جو شخص بھی اللہ تعالیٰ کے جمال کا عاشق ہے وہ تمام موجودات کا سردارہے}

انسانی زندگی کی ابتداء اور انتااور اس کے مبداء و معاد کا مرکزی نقطہ عشق اللی

-4

عشق اول عشق آخر عشق کل عشق گل عشق نگل و عشق گل عشق گل و عشق گل و عشق گل و عشق کل در خت {عشق بی اول عشق بی آخر عشق بی کل ہے عشق بی شاخ عشق بی ور خت اور عشق بی کول ہے عشق بی شاخ عشق بی ور خت اور عشق بی پھول ہے }

جس طرح بخر زمین بیج کی بشو نماکر نے کی جائے اس کے فاتے کا سبب بنتی ہے اس طرح معصیت والا ماحول عشق اللی کے جذبے کو کھار نے کی جائے غفلت کے پردول میں لیبیٹ وینے کا سبب بنتا ہے۔ اگر ماحول سازگار ہو تو عشق اللی کا بیج پھلتا پردول میں لیبیٹ وینے کا سبب بنتا ہے۔ اگر ماحول سازگار ہو تو عشق اللی کا بیج پھلتا پھولتا ہے اور اپنی بہار و کھا تا ہے باعد آس پاس کی فضا کو بھی معطر کر دیتا ہے۔ ہر التھ ماحول میں آپ انسانوں کی زندگی کامر کرو محور اللہ تعالیٰ کی ذات کو پائیں گے۔

تدانم آل گل خندال چه رنگ و یو دارد که مرغ ہر چمنے گفتگونے او دارد {نه جانے اس مسکراتے بچول کارنگ اور خوشبو کیسی ہے کہ چمن کا ہر پر ندہ اس کی گفتگو کرتاہے}

جہ شد مجذوب محر و پوائد اوست ہمہ عالم بہل پروانہ اوست {کیا ہواگر مجذوب اس کا دیوانہ ہے ، دیکھو تو ساراعالم بی اس کا پروانہ ہے } چے ہے کہ اس کا بنات میں جتنا اللہ تعالیٰ کو چاہا گیا 'جتنی محبت اس سے کی گئی جتنا اسے یاد کیا گیا ' جتنا اسے پکارا گیا ' جتنی اسکی عبادت کی گئی ' جتنا اس سے عشق کیا گیا ، کا کنات میں کوئی دوسری جستی اس جیسی نہیں۔ سب مخلوق اس کی شید ائی ہے۔ الالالالالاله عثق الى 10 عثق الى المحيد المالالالالله

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے اس کی ذلفول کے سب اسیر ہوئے میں بوئے میں بوئے میں ہوئے میں ہوئے میں ہوئے میں بوئے میں بیس بھی اس پر مرمٹا ناضح تو کیا ہے جا کیا اگر تو سودائی نہ تھی اگر تو سودائی نہ تھی

عشق المی کے چند معارف

عشق اللي سے متعلق چند معارف ورج ذیل ہیں۔

انیانی جسم مختلف اعضاء کا مجموعہ ہے اور ہر عضو کی اپنی اپنی صفات ہیں مثلاً آگھ کی صفت دیجینا کان کی صفت سننا' تاک کی صفت سو گھناو غیرہ۔ اسی طرح انسان کے دل کی صفت محبت کرنا ہے۔ول کسی نہ تمنی سے محبت ضرور کرتا ہے۔

پھر سے ہو خدا نے ہو یا پھر کی سے ہو آتا نہیں ہے چین محبت کئے بغیر ول اُر محبت ہی کرے گا دل اُر محبت ہی کرے گا اُل کہ اس کو چا تو ہد کی پر تو مریگا

انسان جب کسی ہے محبت کر تاہے تو عمومان کی دود جوہات ہوتی ہیں۔

(۱) وہ ہتی اپنی ذات و صفات میں دوسر ول سے متاز ہوتی ہے اور ال پر فوقیت رکھتی ہے۔ اس جیسا کوئی دوسر انہیں ہوتا۔ اس انداز سے دیکھا جائے تو پرور دگار عالم کی ذات واحد یکتا ہی ایس ہے کہ کوئی اس کا ہم پاید نہیں۔ سوچنے کی بات ہے کہ جس ذات نے حسن کو پیدا کر دیا اس کے اپنے حسن و جمال کا کیا عالم ہوگا۔ ایس یہ فطری بات ہے کہ انسان اپنے پرور دگار سے محبت کرے۔

(۳) وہ ہستی ہاا ختیار ہواور انسان کے ہر دکھ سکھ میں اس کے کام آئے۔ انکی انداز سے دیکھا جائے گام آئے۔ انکی انداز سے دیکھا جائے توانسان کے غم واندوہ میں کام آئے والی ذات فقط اللہ تعالیٰ ہی کی ہے۔ میں وجہ ہے کہ ہر انسان اپنی پر بیٹانی میں بے اختیار اس کو پکار تاہے۔

ہم مرحلہ غم پہ ملی بچھ سے تسلی ہم موڑ پہ گھرا کے زا نام لیا ہے

و - الله تعالیٰ کے نام میں اتن چاشنی اور لذت ہے کہ اس کوبار بار لینے سے انسان کاد کھ سکھ میں بدل جاتا ہے۔

> م جو مفظرب ہے اس کو ادھر التفات ہے ۔ " آخر خدا کے نام میں کوئی تو بات ہے

انسان کو چاہئے کہ حالات کے اتار چڑھاؤے متاثر ہوئے بغیر ہر حال میں اللہ
 تعالیٰ کویاد کر تارہے۔

محمو میں رہا رہین ستم ہائے روزگار استم بائے دوزگار استم بائے نے روزگار استم بائے دیا ہے کہا ہے کہا کہ استم بائا جیسے کہا میں میں مثل اللی کا داغ نہ ہوا ہے جینے کا مزہ بھی نہیں ماتا جیسے کہے ہو

محیوب حقیقی کے در کو ہر گزنہ چھوڑ ناچاہے۔

الگ گر دل کو شیں لطف شیں جینے کا الجھے سلجھے ای کاکل کے گرفتار رہو

جس انسان کا دل عشق اللی کی جاشنی ہے آشنا ہو اس کی زندگی میں میمول اور
 کیروئی ہوتی ہے۔

ان غرش کی سے نہ داسط کھے کام این تی کام سے

### الالالالالله عثق التي 12 عثق التي كالالالالالله

ترے ذکر ہے ترے شکر سے تری یاد سے تری باہ سے اللہ کا ۔ جس کی آنکھ میں عشق اللی کا سر مد لگا ہو اس کی نظر میں عرش سے تحت اللر کی تک کوئی حجاب نہیں رہتا۔ عاشق جب اپنی ذات پر نظر ڈالٹا ہے توا پے آپ کو سر اپا خطا محسوس کر تا ہے جب محبوب کی طرف نظر اٹھا تا ہے توا سے سر اپا عطاد کھتا ہے ہیں اس سے امیدیں ہی ہی در پر پڑاد ہتا ہے۔

الهى كيف الدعوك و انا عاص وكيف لا الدعوك و انت كويم وكيف لا الدعوك و انت كويم واللى مين تجھ سے كيے شما تكول كر بين خطاكار بون اور تجھ سے كيے شما تكول كر جب تواتناكر يم ہے }

عاشق ایک لھے بھی محبوب حقیق سے غافل نہیں ہوتا، اس کی نگاہیں ور محبوب پر
گی ہوتی ہیں اور دہ منتظر ہوتا ہے کہ نہ معلوم کب محبوب دروازہ کھول دے۔

یک جہتم زون غافل از آل شاہ نہ باشی
شاید کہ نگاہے مد آگاہ نہ باشی

{ پلک جھیکنے کی دیر بھی اس باد شاہ سے غافل نہ ہوشاید کہ وہ نگاہ کرے اور تو

بے خبر رہے }

اس لئے مشائح کرام نے فرمایا ہے۔

من غمض عبنه عن الله تعالى طرفة عين لم يصل الى المقصوده (جس ن الله تعالى سے ايك له بھى آئكھ مثائى وہ اپنے فقصود كو نهيں پہنچ سكتى)

🔞 - عاشق کے دل میں محبوب کے سواکسی دوسرے کے لئے کوئی جگہ نہیں

الالالالالالالاله عشق الني 13 . مشق الني كا اجميت المالالالالالالاله

ہوتی۔اگروہ اپنی ظاہری آنکھ سے محبوب حقیقی کو نہیں دیکھ سکتا توانیے دل کی آنکھ ہے ویکھتا ہے۔ ن

حبيب ليس بعد له وما لسواه في قلبي حبیب غائب عن بصری وشخصی ولكن عن فؤادى لا يغيب {میرامحبوب ایباہے کہ اس کے سواکوئی دوسر امحبوب نہیں ، میرنے قلب میں کسی دوسر نے کے لئے جگہ نہیں ،اگر چہ میرا محبوب میری ظاہری نگاہوں سے او جھل ہے گر میرے ول کی آئکھول سے ہر گز غائب شیں ہو سكتا}

📵 - عاشق صادق کو فقط اینے محبوب سے ملا قات مطلوب ہوتی ہے اور وہ اس شوق میں زندگی بسر کر تاہے۔اس کادل غیر کی طرف میلان کرنے ہے انکار کر دیتا ہے۔

انت انسی و همتی و سروری قد ابى القلب ان يحب سواك یا عزیزی و همتی و مرادی طال شوقى متى يكون لقاك ليس سئوالي من الجنان نعيم غير أنى اريد ثقاك { تو میرا بیارامیر المحبوب اور میری خوشی ہے۔ میر ادل تیرے ماسواکی محبت سے انکاری ہے۔اے میرے عزیز میرے بیارے اور میر نے مقصور میرا

# الالالالالله مثق التي 14 مثق التي كالمالية

شوق لمباہو چکا ہے۔ میری ملا قات جھے سے کب ہوگ میر اسوال جنتوں کی میر اسوال جنتوں کی میر اسوال جنتوں کی مغیر اس کا نبین ہے گر میں تو تیری ملا قات جا ہتا ہوں}

عاشق کو محبوب سے و صل کی ہر وقت تمنار ہتی ہے بس اس کے سر میں ایک ہی سوداسایا ہوا ہو تا ہے۔

اے در دل من اصل تمنا ہمہ تو اے در سر من ماییہ سودا ہمہ فو ہم چند بہ روزگار در می جمرم امروز ہمہ نو امروز ہمہ نو امروز ہمہ نو اسم من الوق کے میرے دل ہمہ نو اسم مناتوبی کہ فردا ہمہ نو اسم مجب اے کہ میرے دل ہیں اصلی تمناتوبی ہے۔ اے کہ میرے سر ہیں محبت کا سرمایہ تو بی ہے۔ دب بھی ذمانے ہیں ہیں نگاہ کر تا ہوں۔ آج بھی سب کچھ تو ہے ہی شب ہی تو ہے ہی سب کچھ تو ہے ہی سب کچھ تو ہے ہی

بیر دہ بہت ہے۔ اور گرود کھتا ہے تو غافل دنیا کے غافل لوگ اسے ہواو ہوس کے گرفتار نظر آتے ہیں اور و نیاا ہے پنجر سے کی مائند نظر آتی ہے۔ من باغ جمال را قضے دیدم و بین

مرغش زہوا و ہوسے دیدم و بس از صبح وجودے تاشبال گاہ عدم ہوں ہو ہوں تاشبال گاہ عدم چوں چوں چھی میں میں میں میں ہوں ہوں ہوں جہتم کشودم نفنے دیدم و بس ایس دیا کے باغ کو پنجرہ دیکھتا ہوں اور بس۔اس کا پرندہ ہوادہوں ہی کو دیکھتا ہوں اور بس۔ اس کا پرندہ ہوادہوں ہی کو دیکھتا ہوں اور بس۔ وجود کی صبح سے عدم کی شام تک جب بھی آئکھ کھولی دیکھتا ہوں اور بس۔ وجود کی صبح سے عدم کی شام تک جب بھی آئکھ کھولی دیکھتا ہوں اور بس۔ وجود کی صبح سے عدم کی شام تک جب بھی آئکھ کھولی دیکھتا ہوں اور بس۔ وجود کی صبح سے عدم کی شام تک جب بھی آئکھ کھولی دیکھتا ہوں اور بس۔

# الالالالالله عثق الى 15 عثق الى كا ايماله

اللی کی تا شیر ایسی ہے کہ بید دل سے ماسواکو نکال پھینکتا ہے حتی کہ عاشق صادق کے دل میں غیر کے لئے ہر گز ہر گز کوئی جگہ نہیں ہوتی۔

الف الله ول رتا ميرا مينول 'ب' وى خبر نه كائى 'ب' بإ هيال كي سجى نه آوے مينول الف دى لذت آئى الف دى لذت آئى الف نے "خوائى الله كا الف نے سكھائى الله كا الف نے سكھائى بليا قول الف دے پورے جيہڑے دل دى كرن صفائى الله كالله كالف نے دل كوكامياب كرديا مجھے 'ب'كى كوئى خبر نہيں۔ 'ب' براہ كر كي هم مجھ ميں نہيں آتا كيونكه مجھے الف كى لذت ماصل ہوئى ہے۔ براہ كر اور 'غ' كا فرق نہيں جا نتا الف نے بيات سكھائى ہے۔ الله كى الذت ماصل ہوئى ہے۔ الف كى الذت ماصل ہوئى ہے۔ الف كى الذت ماصل ہوئى ہے۔ الله كى الذہ تا الله كى الذہ ہے۔ الله كى ا

عاشق کے دل کی تمنا ہوتی ہے کہ وہ اپنا سب پچھ محبوب کی خاطر لٹادے وہ محبوب کے خاطر لٹادے وہ محبوب کے در کی گدائی کواپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہے۔

یاد میں تیری سب کو بھلا دول کوئی نہ مجھ کو باد رہے تھے ہے ہیں آباد رہے تھے ہیں آباد رہے ہے اور شاد رہے سب خوشیوں کو آگ لگادوں غم سے ترے دل شاد رہے سب کو نظر سے اپنی گرا دول تھے سے فقط فریاد رہے

• د نیا میں رہتے ہوئے سینکڑوں چیزیں انسان کو ملتی ہیں اور سینکڑوں انسان سے چھن جاتی ہیں اور سینکڑوں انسان سے چھن جاتی ہیں نیکن حقیقت میہ ہے کہ جو چیز بھی انسان سے دور ہو اس کا بدل د نیا میں موجود ہونتا ہے لیکن اگر اللہ تعالیٰ کسی ہے دور ہو جائے تواس کا کوئی بدل نہیں۔

لكل شئى اذا فارقته عوض وليس لله ان فارقت من عوض

# الالالالاللاله مثق الى 16 مثق الى ايم

{ ہر چیز جس سے تو جدا ہواس کابدل ہے لیکن اگر اللہ سے جدا ہو گیا تواس کا کوئی بدل نہیں }

حضرت ابو هر رہ ایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم علی ہے ارشاد فرمایا کہ کلام عرب میں سب سے اچھاکلام لبید شاعر کا ہے کہ

الا كل شنى ما خلا الله باطل وكل نعيم لا محالة زائيل وكل نعيم لا محالة زائيل إمر جيز جوالله كي سواب وه باطل باور جر نعمت يقيازاكل بوجانے والى

{<



ارشادباری تعالی ہے۔

والذين آمنو اشد حبالله
(ايمان والول كوالله تعالى سے شديد محبت ہوتی ہے)
كال ايمان كى نشانی محبت اللی ميں پختگی اور رسوخ ہے۔وقت اور زمانے كے بدلتے
ہوئے حالات ميں اس ميں كوئى تبديلى نہيں ہوتی۔

محبت محبت لو سمنے ہیں کیان محبت نہیں جس میں شدت نہیں ہے محبت کے انداز ہیں سب پرانے نخبردار ہو اس میں جدت نہیں ہے عبت اللی انبانی زندگی کی تلخیوں کو شیر بنی میں بدل دیتی ہے۔ول میں عشق اللی

# الالالالالالاله مثق الى 17 مثق الى كا ايجت ١٦٨ المثالا

ہے الی کیفیت پیرا ہو جاتی ہے کہ جس کا خداہے واسطداس کابے چینی سے کیاواسطہ۔

از محبت تلخنها شیرین شود وز محبت سیمها زرین شود از محبت دردها صافی شود وز محبت دردها شافی شود

{ محبت سے کروے شخصے بن جاتے ہیں ، محبت سے جاندی سونا بن جاتی ہے، محبت سے در د زائل ہو جاتے ہیں، محبت سے در د شانی ہو جاتے ہیں}



حضرت شبگی کا فرمان ہے۔

سمیت المحبة لانها تمحومن القلب ما سوی المحبوب (محبت نام اس لئے رکھا گیا کہ وہ محبوب کے ماسوامر چیز کو محو کردیت ہے) استاداید القاسم قشیر ی کا قول ہے کہ

المحبة محو المحب لصفاته و البات المحبوب بالااته محبت محبت محب كواس كا ذات كرماته المحب كواس كا ذات كرماته المات كرناب)

. حضرت سمنون محبّ فرماتے تھے۔

ذهب المحبون لله بشوف الدنيا والآخرة لان النبي صلى الله عليه وسلم قال الموء مع من احب (الله تغالي كر نے والے دنیاو آخرت كي شرف لے گے اس

لئے کہ نی اگرم علی نے نے فرمایا کہ ہندہ جس سے محبت کرے گا ای کے ساتھ ہوگا) ساتھ ہوگا)

محبت دل کی اس کیفیت کانام ہے جو محبوب کے وصل کے لئے محب کو بے چین کر ویتی ہے۔ جب نبی اکرم علی ہے گئے پر یہ آیت اتری" لعمولا "(آپ کی عمر کی قتم) تو آپ کے خباوت میں اس قدر زیادتی فرمائی۔ "حنی تو دمت قدماہ " (حتی کہ آپ کے قدم مبارک متورم ہو جاتے)۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا" طعہ ما انزلنا علیك القرآن لتشقی "(طه، ہم نے قرآن اس لئے نازل نہیں کیا کہ آپ مشقت میں پڑیں) المام غزائی نے کسی کودرج ذیل اشعار پڑھتے ساتو ہے ہوش ہو گئے۔

لقد لسعت حية الهوى كيدى فلا طيب لها ولا راتي الله الحبيب الذي شغفت فعمده رقيتى و ترياقي

{ محبت کے سانپ نے میرے جگر کو کاٹانہ تو اس کا کوئی طبیب ہے اور نہ جھاڑ پھونک کرنے والا۔ سوائے اس محبوب کے جس نے میر اول تھر ویا اس کے بیاس میر اجھاڑ پھونک اور میر اعلاج ہے } اس کے بیاس میر اجھاڑ پھونک اور میر اعلاج ہے } طبیب کو ہلایا گیااس نے نبض وغیر ودیکھ کر کھا کہ اے محبت کا مرض ہے۔



عشق و محبت کی د نیابیس دوبا تیس بردی تھوس ہیں:

اشق این محبوب حقیق کے حسن و جمال کی جتنی تعریف کرے اتن ہی کم ہے۔

مثق الى ك ابيت الالالالالالالالها

ارشاوباری تعالیٰ ہے:

قل لو كان البحر مداداً لكلمات ربى لنفد البحر قبل ان تنفيد كلمات ربي ولو جئنا بمثله مدادأ { کمہ دیجئے اگر سمندر روشنائی بن جائے میرے رب کی باتوں کے لئے تو ختم ہو جائے سمندر اس سے پہلے کہ ختم ہوں میرے رب کی باتیں اگرچہ ہم اس جیساایک اور سمندر لے آئیں اس کی مدو کو}

 ۔جو انسان اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے نام کا ڈنکا پوری د نیا میں جادیتا ہے۔ حدیث یاک میں آیا ہے کہ جب بندہ اپنی عبادات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کا مقرب بن جاتا ہے تواللہ تعالیٰ جرائیل کے ذریعے آسان و زمین میں پیراعلان كرواد ہے ہیں كہ لوگواللہ تعالى قلال ہدے ہے محبت كرتے ہیں۔

ثم يوضع له القبول في الأرض { پھراس کے لئے زمین میں قبولیت رکھ دی جاتی ہے } يركز نميره آنكه ولش زنده شد بعشق فبت است بر جريده عالمن دوام ما { جس كاول عشق كے ساتھ زندہ ہووہ مرتا نہيں للذاونيا كى تاريخ پر ہمارا

دوام پختہ ہے}



ایک صدیث قدی میں دارد ہواہے۔ كنت كنزا مخفيا فاجبت ان اعرف فخلقت الخلق

( میں ایک چھپا ہوا خزانہ تھا پس میں نے چاہا کہ بیچانا جاؤں لاندا مخلوق کو پیدا کیا)

چنانچہ جاہت، محبت اور عشق ہی تخلیق کا کنات کا سبب بنا۔
عشق شد ایجاد عالم را سبب
گوش کن اجبت ان اعرف ذرب
عشق ہی ایجاد عالم کا سبب ہے پس تورب کی بات پر کان لگا کہ بیس نے جا ہا
کہ پیجانا جاؤں }

الله تعالیٰ کو مومنین سے محبت ہے ای لئے ارشاد فرمایا۔

الله ولى الذين آمنوا

(الله دوست ہے ایمان والول کا)

حالا نکہ بندے نے کلمہ پڑھا اور مسلمان ہوا پس حق توبیہ بنا تھا کہ کما جاتا ایمان والے اللہ تعالیٰ ووست ہے ایمان والوں کا۔ واللہ تعالیٰ ووست ہے ایمان والوں کا۔ اللہ تعالیٰ ووست ہے ایمان والوں کا۔ اس عزت افزائی پر انسان کیوں نہ قربان جائے کہ اللہ تعالیٰ نے دوستی کی نبعت اپنی طرف کی۔

قرآن مجيديس ايك عِكدوارد بكر الله تعالى اليي قوم كوپيداكرديگار

(الله تعالی ان ہے محبت کریگااوروہ الله تعالیٰ ہے محبت کرینگے) اس آیت میں بھی الله تعالیٰ نے اپنی محبت کے تذکرے کو مقدم کیاہے۔

ارشادباری تعالی ہے۔

ان الله اشترى من المومنين انفسهم و اموالهم بان لهم الجنة (بے شک اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں ہے ان کی جانوں اور مالوں کو جنت کے بدلے ڈیدلیاہے)

وستورید ہے عام آدمی اگر کوئی چیز خرید ناچاہے اور اسے پہلے سے پیتہ بھی چل جائے کہ اس چیز میں کیا کیا عیب ہیں چھر بھی خریز لے تواس کا مطلب سے ہمو تاہے کہ وہ چیز ایخ نقائص کے باوجو داس آدمی کو اچھی گئی۔اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے ہم یہ کہ سکتے میں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا تواہے اس کے عیوب کا پہلے ہے پہنہ تھا۔ دہ جانتا تھا كه به "ضعيفاً" (كمزور) "عجو لا" (جلدباز) "هلوعاً" (جمير الو) "منوعاً" (منع كرنيوالا)اور" جزوعاً" (جزع فزع كرنيوالا) بي مكراس كے باوجود الله تعالیٰ نے اپنی جنت كے بدلے ميں اسے خريد ليا۔ يہ اس بات كى علامت ہے كہ اللہ تعالى اسے ال ہم وں سے محبت کرتے ہیں جوا بمان والے ہوتے ہیں۔

# ويل 3 حضرت بايزيد بسطائ فرمايا كرتے تھے۔



المحبة استقلال الكثير من نفسك و استكثار القليل من حبيبك (محبت سے ہے کہ اپنی دی ہوئی زیادہ چیز کو تھوڑا سمجھنااور محبوب کی عطا کرده تھوڑی پیز کوزبادہ سجھنا)

اس اصول کے مطابق اگر قرآن مجید میں غور کیا جائے تو پٹھ چاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بہروں کو اتنی نعمتوں سے نوازا ہے کہ ان نعمتوں کو شار بھی نہیں کیا جاسکتا۔

وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها (اگریتم الله تعالی کی تعتول کو شار کر و تو نهیں کر سکتے ) المالالالالله عثق الحى 22 مثق الحى كا المالال

المراتاس بچھ عطافرہانے کے باوجود جب و نیاکا تذکرہ ہوا توانلہ تعالیٰ نے فرہایا۔
قل متاع الدنیا قلیل (آپ کہ دیجے کہ و نیاکی متاع تھوڑی ہے)

اگویاا پی طرف سے زیادہ دی ہوئی چیز کو تھوڑا کیااور جب بدول نے اپ پروردگار

کاذکر کیا تواگر چہ بیدذکر محدود تھا مگراس پراللہ تعالیٰ نے کثیر کالفظ استعال کیا۔ فرہایا

و الذاکرین اللہ کئیراً (کثرت سے ذکر کرنے والے)

تویہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کو مومنین سے محبت ہے۔

منتہ مند کی اللہ تعالیٰ کو مومنین سے محبت ہے۔

مبتیجہ: جب اللہ تعالیٰ کو ایمان والول سے محبت ہے تو اس محبت کا عکس مو منین کے دلوں پر ای طرح بڑتا ہے کہ مو منین کے دل اللہ تعالیٰ کی محبت سے لبرین ہو جاتے ہیں۔ار شادباری تعالیٰ ہے۔

والذين آمنوا اشد حبالله (ايمان والول كوالله تعالى سے شريد لمحبت ہوتی ہے)









عشق النی کیر کات اتنی زیادہ ہیں کہ جس انسان کے دل میں یہ پیدا ہو جاتی ہیں اس کے سرے لے کرپاؤں تک کو منور کردیتی ہیں۔



عاشق صادق کا چرہ عشق اللّی کے انوار سے منور ہو تا ہے عام لوگول کی نظریں جب اس کے چرے پر پڑتی ہیں توان کے دل کی گرہ کھل جاتی ہے۔

ایک مرتبہ پچھ ہند دؤل نے اسلام قبول کیا۔ دوسرے لوگوں نے ان سے پوچھا کہ تو نے ایبا کیوں کیا تو انہارہ کرکے تو نے ایبا کیوں کیا تو انہوں نے علامہ انور شاہ کشمیریؒ کے چرے کی طرف اشارہ کرکے کہا کہ یہ چرہ کسی جھوٹے شخص کا چرہ نہیں ہو سکتا۔ چو نکہ یہ مسلمان ہے الذاہم بھی مسلمان میں جھوٹے بیں۔

الله حضرت مرشد عالم ایک مرتب حرم شریف میں تھے کہ آپ کی نظر حضرت مولانا قاری محمد طیب کے چرے نی بڑی ہے۔ آپ کے ان سے الما قات کی اور بو چھا کہ تاری صاحب آپ نے ان سے الما قات کی اور بو چھا کہ تاری صاحب آپ نے انہا تورانی چرہ کیے بنایا ؟ انہوں نے مسکرا سے کمایہ میں نے نمیں بنایا میرے شخ نے بنایا ہے۔

صدیت پاک میں اللہ والول کی پہچان سے بتائی گئے ہے کہ الذین اذا راواذکر اللہ (وہ لوگ جنہیں تم دیکھو تو اللہ یار آئے) گویا اللہ والول کے چروک پراتے انوار ہوتے ہیں کہ انہیں دکھ کر اللہ تعالیٰ یاد آتا ہے۔ قرآن مجید میں صحابہ کرام کے بارے میں ہے۔ سیما ھم فی و جو ھھم من افر السجو د (ان کی نشانی ان کے پرول میں ہے۔ سیما ھم فی و جو ھھم من افر السجو د (ان کی نشانی ان کے پرول میں ہے سیما ھم فی و جو ھھم من افر السجو د (ان کی نشانی ان کے پرول میں ہے سیما ھم فی و جو ھھم من افر السجو د (ان کی نشانی ان کے پرول میں ہے سیما ھم فی و جو ھی گویا سجدوں کی عباد تیں چرے پر نور بناکر سجاد کی جاتی ہیں۔

⑤ - بعض صحابہ کرامؓ فرمایا کرتے ہے کہ جب نبی اکر م عظیمی کی طبیعت بہت زیادہ ناساز تھی اور حضر ت الا بخر نمازی امامت کروار ہے ہے توایک نماذ کے بعد نبی اکر م عظیمی نے گھر کا دروازہ کھول کر معجد میں ویکھا تو ہمیں آپ علیہ کا چرہ یوں لگا۔ کاند ورقد مصحف (جیسے وہ قرآن کاورق ہو)۔ حضر ت شاہ صاحب فرمایا کرتے ہے کہ جب غار تورمیں حضر ت الا بخر اپنی گود میں نبی اکر م علیہ کا سر مبارک لے کر بیٹھ ہے اور ان کے چرہ وانور کو و کھے رہے ہے تو فرماتے ہیں کہ جھے اپنے تصور میں یوں لگتا ہے کہ اے الا بخر " تو چرہ وانور کو و کھے رہے ہو اور اے الا بخر" تو تیری کی مائند ہے اور اے الا بخر" تو تیری کی ورمی کی مائند ہے اور نبی اگر م کی چرہ وانور قرآن کی مائند ہے اور اے الا بخر" تو تاری ہو جو بیٹھا قرآن پڑھ رہا ہے۔

نے محمد بن عبداللہ کو دیکھاتھااگر ایک مرتبہ بھی محمد رسول اللہ علیہ سمجھ کر نگاہ ڈال لیتا تو ہدایت سے محروم نہ رہتا۔

اللہ ہذا اللہ ہذا اللہ ہذا اللہ ہذا اللہ ہذا اللہ ہدا اللہ ہے۔ الکہ اللہ ہوں کے بوے عالم سے۔ نی اکر م علی ہے۔ نی اکر م علی ہے۔ نی اکر م علی ہے۔ نی اکر م علی ہے کی ایسے ہے ہے گر چر ہالور کو د کھے کر اسلام قبول کر لیا۔ کسی نے پوچھا کہ آپ آئے تو کسی اور مقصد سے تھے یہ کیا ہوا۔ نی اگر م علی ہے چر ہانور کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ واللہ ہذا الوجہ لیس وجہ الگذاب (اللہ کی فتم یہ چرہ کسی جھو۔ ٹے کا چرہ نہیں ہو سکتا)

تابعین حضرات میں ہے بعض حکام نے اپنے لوگوں کو کفار کے پاس جزیہ و سول کرنے کے لئے بھیجا نوا نہوں نے انکار کر دیا۔ پوچھا کہ کیاو جہ ہے ہمارے باپ دا اکو تو تم جزیہ دیتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بال وہ لوگ آتے تھے توان کے کپڑے پھٹے پرانے ، ان کے بال جھرے ہوئے ، آنکھوں میں رات کی عباد تول کیوجہ ہے سرخ ڈورے پڑے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے ہوئے تھا کہ ہم آنکھ اٹھا کر نہیں و کھے سکتے برخے ہوئے تھے۔ تم میں وہ اوصاف نہیں ، جاؤ ہم تنہیں کچھ نہیں دے سکتے۔



عاشق صادق کی نگاہ اتن پر تا ٹیر ہوتی ہے کہ جمال پڑتی ہے اپنا اثر چھوڑ جاتی ہے۔ بقول شخصے

نگاہ ولی میں وہ تاخیر دیکھی بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی ©- حضرت خواجہ غلام حسن سواگ ٌ سلسلہ عالیہ نقشیندیہ کے ہزرگول میں سے تھے۔

ان کی فد مت پیس کوئی کافر آتا اور یہ اس کی طرف نگاہ ہمر کر دیکھتے تو وہ مسلمان ہو جاتا۔ ایسے کئی نوجوان ہندو مسلمان بن گئے ہند وُول نے ان کے ظاف مقدمہ ورج کردیا کہ یہ آوی ہمارے نوجوانوں کوزیر دستی مسلمان بنا تاہے۔ چنانچہ حضر ت کو عدالت بیس طلب کیا گیا۔ آپ تشریف لے گئے اور پوچھا کہ جھے کس وجہ سے بلایا گیا ہے۔ مجسریٹ نے کہا کہ آپ پر الزام یہ ہے کہ آپ ہندووں کو زیر دستی مسلمان بناتے ہے۔ حضرت خواجہ یہ من کر بہت چران ہوئے۔ پھر ایک طرف و عوی وائر کرنے والے ہندو کھڑے تھے ان کی طرف متوجہ ہو کر ایک سے پوچھا کہ ارے میاں کیا ہیں والے ہندو کھڑے تھے ان کی طرف متوجہ ہو کر ایک سے پوچھا کہ ارے میاں کیا ہیں نے آپ کو مسلمان بنایا ہے ؟ان نے جواب ہیں کلمہ پڑھ دیا۔ پھر دوسرے کی تیسرے اور چو تھے کی طرف اثارہ کیا توسب نے کلمہ پڑھ دیا۔ ہمشریٹ خود ہندو تھااس کو ڈر ہوا کہ کسیس میر می طرف اثارہ کیا توسب نے کلمہ پڑھ دیا۔ مجسریٹ خود ہندو تھااس کو ڈر ہوا کہ کسیس میر می طرف اثارہ کیا جاتا ہے۔

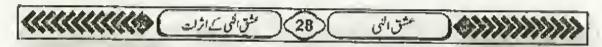
است مناہ عبدالقادر نے دیلی کی ایک مجد میں اٹھارہ سال اعتکاف کی نیت سے گذارے۔ اسی دوران میں قرآن مجید کا ترجمہ بھی مکمل کیا۔ جب مجد سے باہر نکلے تو سائے ایک کتے پر نظر پڑگئ۔ اس کی بیہ حالت ہو گئی کہ جذب طاری رہتا۔ دوسرے کتے اس کی جیھے جلتے۔

صدیث پاک میں آیا ہے کہ العین ئن (نظر لگنا تن ہے) صحابہ کرائم میں ہے بھن کو نظر لگی تو بی اکر م علی ہے نے اے اتار نے کا طریقہ بتایا۔ سوچنے کی بات ہے کہ جس نظر میں حسد ہو کینہ ہو اگر وہ اثر کر سکتی ہے تو عشاق کی وہ نگاہ جس میں اضلاص ہو'ر حمت ہو' شفقت ہووہ اینا اثر کیوں نہیں د کھا سکتی ؟

(زبان میں تا خیر

عاشق صادق کی زبان میں الی تا ٹیر ہوتی ہے کہ ایک طرف سے تواس سے نکلی ہوئی دعا اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول کر لی جاتی ہے۔ دوسری طرف ان کی بات مخلوق کے دل میں اترتی چلی جاتی ہے۔ عام انسان وہی بات کرے تو دوسرے پرائر شمیں ہوتا مگر سوز عشق رکھنے والا اگر وہی ہات کر یگا تو دل کی گھر ا کیوں میں اترتی چلی جائے گی۔

دل سے جو بات نکلی ہے اثر رکھی ہے حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی کے صاحبزادے مخصیل علم سے فارغ ہو کر گھر آئے توایک محفل میں حضرت نے اسے فرمایا کہ بیٹا یہ سالئین کی جماعت تمهارے ساتھ بیٹھی ہے آنہیں کچھ نفیحت کرو۔ صاحبزادے نے علوم و معارف ہے ہم یوروعظ كيا مگر لوگ ٹس ہے مس نہ ہوئے۔ بالآ خر حضرت نے فرمایا ، فقیرو! كل ہم نے دود ہ ر کھا تھاکہ سحری کریں گے مگر ہلی آئی اور اے پی گئی۔بس پیہ بات بینتے ہی سب لوگ وھاڑیں مار کر رونے لگ گئے ۔ محفل کے آاختمام پر گھر منبے تو حضرت نے صاحبزادے سے فرمایا کہ بیٹائم نے اتااجھا بیان کیا مگر ممی کے کان پر جول تک نہ رینگ میں نے عام بات کی تولوگول پر گریہ طاری ہو گیا۔ صاحبز لدے نے کماابا جان میہ تو آپ ہی سمجھا کئے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کہ جب دِل خوز عشق سے تھر اجو تو زبان سے نکلی ہو کی ہریات میں تا ٹیر ہوتی ہے۔





انمان تو پھر بھی گوشت پوست کا منا ہوا و حر کئے والا دل اپنے سینے میں رکھتا ہے۔ عشق توالیں چیز ہے کہ مٹی میں مل جائے تواسے باد گار بنادیتا ہے۔ تاج محل اور معروف ہیں ، انہیں کس نے یاد گار بنایا۔ یہ مٹی کی بنسی ہو گی ممہور و معروف ہیں ، انہیں کس نے یاد گار بنایا۔ یہ مٹی کی بنسی ہو گی عمار تیں تاریخ کی کتابوں کی زینت کیوں بنی ۔ اس لئے کہ ان کی تقمیر میں عشق کا جذبہ شائل تھا۔

عشق نے آباد کر ڈالے ہیں وشت و کوہسار



الالالالالالالالالها عشق الني 29 (ديايس عشاق ك مالت كالالالالالالها

3-1

# <u>ALGÜEFUSKO</u>

رب کا گنات کا فرمان ہے۔

و تلك الايام نداولها بين الناس (ہم بيرايام انسانوں كے در ميان اولتے بدلتے رہتے ہيں) كى سام سام مال علم اللہ كا مال كا مال مال مال كا مال مال كا مال

انسانی زندگی کے سمندر کا تلاطم حالات کی موجوں کے اتار پڑھاؤے وجود میں آتا ہے۔ مجھی بہار ہے تو مجھی خزال مجھی وصل ہے تو مجھی جدائی مجھی قرب ہے تو مجھی بدائی مجھی قرب ہے تو مجھی بعد ان مجھی صحت ہے تو مجھی بیماری۔ حالات مجھی ایک جیسے نہیں رہتے۔ بغول علامہ اقبال ا

> ا سکوں محال ہے قدرت کے کارخانے میں ثبات ایک تغیر کو ہے زمانے میں

پی بدلتے حالات کے چیش نظر عاشق کی کیفیات بھی متاثر ہوتی ہے۔ للذا بھی اسے خوش ہے تا تر ہوتی ہے۔ للذا بھی اسے خوش ہو تی ہے للف و کرم ہے تو خوش ہو تی ہے۔ للف و کرم ہے تو بھی قبر و عناب ' بھی جوش جنوں تو بھی جریر سکوں۔ بقول شاعر

مستمجی جوش جنوں ایبا کہ چھا جاتے ہیں صحرا پر مجھی ذرے میں گم ہو کر اسے صحرا سبجھتے ہیں تاہم یہ لحے شدہ بات ہے کہ احوال و کیفیات جیسی بھی ہوں عاشق صادق ہر حال

میں اینے محبوب سے راضی رہتا ہے۔ یک سوچتا ہے کہ

عشاق کی کیفیات

راہ عشق کے مختلف حالات میں عاشق کی مختلف کیفیات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

• عاشق شوق وصل میں استعدر تڑ پتا ہے کہ کسی کروٹ چین اور اطمینان نہیں ہوتا۔ اس کا کام یاد دلبر میں گئے رہناہی ہوتا ہے۔

بھے کو نہ اپنا ہوش نہ دنیا کا ہوش ہے

بیٹھا ہوں ست ہو کے تمہارے جمال میں

تاروں سے پوچھ لو میری روواد زندگی

راتوں کو جاگتا ہوں تمہارے خیال میں

راتوں کو جاگتا ہون تمہارے خیال میں

واری خال ہوتی ہے تورونے وھونے کے سواکوئی چارہ نہیں ہوتا۔رونا

روس کے جب اوا می عالب ہو گ ہے وروسے وروسے و حول ہوں ہوں ۔ عشق کی شان برو ھاتا ہے اور رو تھے بار کو منا تاہے۔

خور تو پردے میں ہیں اور ذوق نظر دیتے ہیں اور اور نوق نظر دیتے ہیں اور بھی تیز میرے شوق کو کر دیتے ہیں پہلے خود آگ لگا جاتے ہیں آکر دل میں پہلے خود آگ لگا جاتے ہیں آکر دل میں پہر محمانے کے لئے دیدہ تر دیتے ہیں

استان کی تمنا ہوتی ہے کہ محبوب اس کی طرف محبت ہمری نگاہوں ہے و کیے لے وہ پروردگار عالم کی طرف ہے اس کی طرف محبوب اس کی طرف محبوب اس کی طرف ہے اور جانتا ہے کہ میر اکام فقط ایک نگاہ بدینے نگاہ پر مو قوف ہے۔

خدارا سوے مشاقال نگاہے

پیا پے گر نہ باشد گاہے گاہے

نگاہے کن کہ امید از کہ دارم

کہ دارم از تو امید نگاہے

{خدا کے لئے عاشقوں کی طرف ایک نظر ہی کرد بجئے چلو ہمیشہ نہ سمی بھی

گری سی ۔ ایک نگاہ کر کہ جو امید میں رکھتا ہوں بھی ہے ایک نظر کی

امیدر کھتا ہوں}

• و صل بار سے بردہ کر کوئی نعمت نہیں ہو سکتی۔ اس کے سواہر چیز فضول اور بے معنی نظر آتی ہے۔ اس کی خاطر وہ ہر چیز لٹانے کو تیار ہو تا ہے۔

بجز از وصل ہر چیزے نفنول است زصد ونیا مرا وصلے تبول است زمن پری دخول جینے چیرت وسلے دمن است دمن پری دخول است وسال دوست در جنت دخول است وسال دوست در جنت دخول است ایک وسل تبول ہے بھی اسلامی کے سواہر چیز نفنول ہے سود نیا کے بدلے ایک و صل تبول ہے بھی ہے تو پوچھتا ہے دخول جنت میں داخلہ سے تو پوچھتا ہے دخول جنت کیا ہے ،دوست کی ملا قات ہی جنت میں داخلہ

الله تعالیٰ کی نظر عنایت جس طرف ہو جاتی ہے وہیں بہار آ جاتی ہے۔ نزاں کا

{<

الالالالالله وياش وياش وياش وتان ك والت

موسم ان کے اعراض (بے پروائی) کادوسر انام ہے۔

نہ یہ خزال کی فصل کیا ہے فقط ان کی جیٹم پوشی وہ اگر نگاہ کر ویں تو ابھی بہار آئے

6 - محبوب کی عنایت ہوتی ہے تو عاشق صادق رو تا ہے۔ یہ غم کے آنسو نہیں ہوتے بلیم خوشی کے آنسو نہیں ہوتے بلیم خوشی کے آنسو ہوتے بیں۔ اس لئے کہ محبت کی خوشیاں اور محبت کا ماتم آنسوؤں سے بھی کیا جا تا ہے۔ انسان کادل تو پھر بھی گوشت کا بنا ہو تا ہے محبوب کی نظر تو پھر بیں سے بھی کیا جا تا ہے۔ انسان کادل تو پھر بھی

بھی اثر کردیت ہے۔

حسینے کر، سوئے من نگاہے نمی دارم وگر کارے جز آہے گناہم چیست قلب من کم است نگاہ او کند درسٹک راہے

{ایک حسین نے میری طرف نگاہ کی بن اب میر اکام آبیں بھر ناہی رہ گیا۔ میر اگناہ کیا ہے میرادل گوشت کا ایک کلزاہے ،اس کی نگاہ تو پھر میں سوراخ کر ڈالتی ہے}

۔ ہجر کی کیفیت میں عاشق کا دل پارہ پارہ ہوتا ہے۔ عاشق صادق کو ہجر کی حالت میں کسی طرح بھی آرام نہیں آتا۔

ول ما ولبرا دیواند تست بیا بے فکر خانه خاصه تست تو از شد و شکر مارا لذیذی ول اندر ججر دانه وانه تست

{اے محبوب ہمار اول تیر او بوانہ ہے ، بے فکر ہو کر گھر میں آجا میہ تیر اہی گھر ہے۔ تو شد اور شکر سے مجھے زیادہ لذیذ ہے۔ دل تیری جدائی میں ریزہ ریزہ سے اور بیر ریزہ بھی تیر اہی ہے }

☑ - دنیا کی کوئی چیز اس کاول نہیں ابھاتی اور نہ وہ کسی چیز کو خاطر میں لاتا ہے۔اللہ
 تعالیٰ کی رضااور اس کے وصل کے سامنے ذلیل دنیا کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

بہ شوق ماہ رویاں دل کہا ہم
رود عمرے دریں کار ثواہم
بہ خواب اندر تجاست جاہ و مال است
نہ عاشق پر نجاست چوں ذباہم
دری ہے۔خواب میں میرادل کہاب ہے میری عمر کار ثواب میں گزر
ری ہے۔خواب میں نجاست دیکھناجاہ ومال ہے۔ میں مکھی کی طرح نجاست
برعاشق نہیں ہوں}

و ۔ اگر کوئی شخص اس عاشق صادق کو نصیحت کر تاہے کہ عشق میں دیوا تگی اچھی بات نہیں تو یہ اے اپناد سٹمن سمجھتا ہے۔

میں اسے مسجھوں ہوں دعمن جو مجھے سمجھائے ہے بائد اس کا جی چاہتا ہے کہ میہ تھیجتیں کرنے والا اگر میرے محبوب حقیقی کے حسن جمال کاایک جلوہ دیکھ لیٹا تو میہ بھی میری طرح دیوانہ بن جاتا۔

> مرا طعنہ ذہر واعظ بعشقت تو کیک بارے بسوئے افر کر کن ورامانند ما دیوانہ گردال

از دماغ او بدر کن اواعظ مجھے تیرے عشق کے طبخ دیتا ہے۔اے محبوب نوایک نظر اس پر مجھی ذراڈال دے۔اسے بھی میری طرح اپناد بوانہ بنالے 'اوراس کے دماغ سے تکبر کو دور کردے۔ چلائ ہجر ہیں سونا حرام ہے لبندا تو ہجرکی رات کو فریاد کرتے کرتے ہے۔

روستال منع کنندم که چرا دل ۶۰ واوم یاید اول بتو گفن که چنیس خوب چرائی ایجهے دوست منع کرتے ہیں کہ میں نے تجھے دل کیون دیاہے حالا نکہ انہیں پہلے تجھے کمناچاہئے تھاکہ تواتنا حسین کیوں ہے}

□ - عاشق صادق کے لئے اپناور پرائے کی بچپان کا معیارا ٹی کا مجوب ہوتا ہے۔ اگر اس کا دست سمجھتا ہے اور اگر اس کا دست سمجھتا ہے اور اگر اس کا دوست اس کے محبوب حقیقی ہے بیگا نہ ہے تو بیدا ہے پرایا سمجھتا ہے۔ سودائے تو اندر دل دیوانہ ماست مر جا کہ حدیث تست انسانہ ماست بیگا نہ کہ از تو گفت آل خوایش من است خوایش من است خوایش کہ نہ از تو گفت آل خوایش من است خوایش کہ نہ از مو گفت بیگانہ ماست خوایش کہ نہ از مو گفت بیگانہ ماست خوایش کے نہ از مو گفت بیگانہ ماست خوایش کے نہ از مو گفت بیگانہ ماست خوایش کے دورین تیرے بارے میں بات کرے دہ میر اا بنا ہے جو المانہ ہوگا جوا جنبی تیرے بارے میں بات کرے دہ میر اا بنا ہے جو

میرے تعلق والا تبری بات نہ کرے دہ ہمارامیگانہ ہے} اللہ عاشق کو محبوب کی یاد ہے راحت ملتی ہے۔ محبوب کا نام باربار لینے ہے اسکے ول کو سکون ملتا ہے۔
سکون ملتا ہے۔

# الالالالالالاله (ما يل ما عال المالالالاله (ما يل مو عال المالالاله المالاله المالاله المالاله المالاله المالاله الماله الماله

سنید کانوں ہے وابسہ ترے تام کے ساتھ نید کانوں ہے بھی آجاتی ہے آرام کے ساتھ فید کانوں ہے بھی آجاتی ہے آرام کے ساتھ کے ساتھ کے عاشق بید تصور بھی نہیں کر سکتا کہ وہ محبوب کی یاد کے بغیر ڈندگ کے چند کھے گزارے۔اے جاگنے کی حالت میں خیال یاراور سونے کی حالمت میں محبوب کے خواب نظر آتے ہیں۔

ہرم الجم میں قبا فاک کی پہنی ہم نے ہیں مری ساری فضیلت ای پوشاک ہے ہے ہو اور مری ساری فضیلت ای پوشاک ہے ہے ہوا فواب میں بھی بھے بھولوں تو روا رکھ جھے ہے وہ روا کا خس و خاشاک ہے ہے وہ روا کا خس و خاشاک ہے ہے ہوا کا خس و خاشاک ہے ہے ہوتا ہے۔

اموات اذا ذکرتك ثم احیا
ولولا ماء وصلك ما حبیت
فاحیا باطنی و اموت شوقا
فکم احیاء علیك و کم اموت
شربت الحب کاما بعد کام
فما نفد الشراب ولا رویت
فما نفد الشراب ولا رویت
اجب ش تجےیاد کر تا ہوں مر جاتا ہوں اور کتنی مر تبہ مر تا ہوں۔
سر جاتا ہوں ش کتنی مر تبہ زندہ ہوتا ہوں اور کتنی مر تبہ مر تا ہوں۔
سی نے مجت کی شراب کا پیائے ہے پیالہ پیاہے گرند شراب سے آفاقہ ہوا

الالالالالله معنى الى 36 (ديايم مطاق كا حالت المالاللالله

ندريدے}

ول میں محبوب کا نام اور عاشق کی آئیموں میں محبوب کا تصور رہتا ہے اس کا دل اور اسکی آئیمیں محبوب کا تصور رہتا ہے اس کا دل اور اسکی آئیمیں محبوب کے لئے بے قرار ہوتی ہیں۔

لی حبیب خیاله نصب عینی
و اسمه فی ضمائری مکنون
ان تذکرته فکلی قلوب
وان تاملته فکلی عیون

{میراایک دوست ہے جس کا خیال میری آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔اور
اس کا نام میرے ول میں چھپا ہوا ہے۔اگر اسے یاد کروں تو میر اسارا جسم
ول بن جا تا ہے اور اگر میں اسے دیکھوں تو سارا جسم آنکھیں بن جا تا ہے}

1 جب عاشق صادق کو بیرا ندازہ ہو جا تا ہے کہ اسکی آہ محبوب تک پہنچ رہی ہے تو
اس ہے اس کے دل کو تسلی مل جاتی ہے۔

عاشقال را ایس بود آرام جال که رساند آه راه تا آسان

{ عاشقوں کے دل کا آرام اس سے ہو تا ہے کہ آہ کو آسان تک پہنچاد ہے ہیں }

اللہ اللہ بھی مجیب بات ہے کہ جس طرح دینا کے فاصلے قد موں کے ذریعے پیل کر طے
کے جاتے ہیں اس طرح باطنی دینا کے فاصلے آئکھوں سے آنسوؤں کے موتی گراکر طے
کئے جاتے ہیں۔

۔ ساری چک دیک تو انہی موتوں سے ہے آنسو نہ ہوں تو عشق میں کچھ آبرو نہیں و عاشق کی حالت کس قدر قابل رخم ہوتی ہے کہ جدائی ہو تو بھی وصل کے شوق میں رونااور اگر وصل ہو تواحساس تشکر میں روناشاید عشق اور رونے میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔

عاشق وا کم روتا و حوتا ہے کن روون نہیں منظوری ول رووے جاہے اکھیال روون تے وچ عشق وے رون ضروری کی گئی ہے دوون دید وی خاطر کئی روندے وچ حضوری کی تے اعظم عشق وچ رونا پیندا چاہے وصل ہووے چاہے دوری اعظم عشق وچ رونا پیندا چاہے وصل ہووے چاہے دوری اعظم منتق کاکام روناد حونا ہے روئے بغیر منظوری نہیں ہے۔ ول روئے یا آئیس روئیس عشق میں رونا ضروری ہے۔ پھھ دیدار کے لئے روتے ہیں اور کی حاضری میں بھی روتے ہیں۔ اعظم عشق میں رونا ہی پڑتا ہے خواہ اور کی حاضری میں بھی روتے ہیں۔ اعظم عشق میں رونا ہی پڑتا ہے خواہ اور کی حاضری میں بھی روتے ہیں۔ اعظم عشق میں رونا ہی پڑتا ہے خواہ اور کی حاضری میں بھی روتے ہیں۔ اعظم عشق میں رونا ہی پڑتا ہے خواہ

قرب ہو خواہ دور ی}

ای جب آئیس محبوب کی مثلاثی ہوں اور دل محبت سے لبریز ہو تو زبان پر بھی ای کے فسانے رہے ہیں۔ ایسے میں محبوب کیسے او جھل ہوسکتا ہے۔

خیالک فی عینی و ذکوك فی فهی و میالک فی فهی و فی فهی فهی و مغواك فی قلبی فاین تغیب ایرانصور میری آنکھوں میں اور تیرا ذکر میر ہے منہ میں اور تیرا شمانہ میرے ول میں توكمال غائب ہوگا }

- جب سورج نکاتا ہے محبوب کی یاد ولا تا ہے جنب غروب ہو تا ہے تو محبوب کی یاد
 دلا تا ہے ۔ عاشق دوستوں کی محفل میں بیٹھتا ہے تو محبوب کے مذکرے اور اگر اسے
 محبوب کی طرف سے ملا قات کا پیغام طے تو سر اور آ تھوں کے بل چل کے جانے کے

لئے تیار۔

والله ما طلعت شمس ولا غربت الا وانت في قلبي و وسواسي الا ذكرتك محزوناً ولا طرباً الا ، وحبك - مقرون ، بنفاسي ولا هممت بشرب الماء من عطش الا رايت خيالا منك في الكاس فلو قدرت على الاتيان زرتكم سحبا على الوجه او مِثنياً على الراس {الله كى قتم سورج نكلا اور نه غروب ہوا مكر تو ميرے دل اور ميرے خیالات میں تھا۔ میں کسی قوم میں گفتگو کے لئے نہ بیٹھا گر میری مجلس والول میں تو بی میری گفتگو تھا۔ میں نے تیجے عمی یا خوشی میں یاد نہ کیا گر تیری محبت میری سانسول میں ملی ہوئی تھی۔ میں نے باس سے بانی مینے کا ارادہ نہ کیا مگر تیرا خیال پالے میں دیکھا۔اگر میں آنے کی طاقت رکھتا اور میں چرے کے بل گھٹ کریاس کے بل چل کر تیری ملا قات کو آتا) 🕮 - عام لوگ تو عبادات میں یہ پہلو بھی سامنے رکھتے ہیں کہ اس عمل کو کرنے پر اتنا اجراوراس عمل کو کرنے پر اتااجر ملے گا۔ گویہ بھی ایک کیفیت ہے مگر عاشق کا حال تو انو کھا ہو تاہے کہ وہ فقط محبوب کی رضا کے لئے ہر کام کر تا ہے۔ بقول حضر ت شار احمد فتحی بعد گی سے ہمیں تو مطلب ہے ہم ثواب و عذاب کیا جاتیں ا

#### الالالالالاله مثن الى 39 ديايل مدان ك حالت كالمالالاللاله

کس میں کتنا تواب ملتا ہے عشق والے حساب کیا جانیں

ارشادباری تعالی ہے کل یوم ہو فی شان (ہرون میں اس کے لئے نئی شان ہے)۔ جب جمال یار کا ہر دن نیا جلوہ اور نیا انداز ہوتا ہے تو عاشق صاوق کے دل میں ہی ہرون محبت کا نیا جذبہ اور نیا اہال ہوتا ہے۔ نہ اللہ تعالی کے حسن و جمال کی کوئی انتا اور نہ عاشق کے شوق کی کوئی انتا در نہ عاشق کے شوق کی کوئی انتا ۔ ایسے میں غیر کی طرف میلان ممکن ہی نہیں رہتا۔ حضرت خواجہ غلام فرید کے چند اشعار ورج ذیل ہیں۔

ہور کمانی مول نہ تھانٹیں الف كئم دل كيس دے ميال جي '۔' 'ت' وی میکوں لوڑ نہ کائی الف کیتم یے وس وے میال جی ذكر الله وا چرند چلا وين منی شاہی شاہی وے میان جی جيديال مرديال يار دى رسال وسری ہور ہوس دے میاں جی رانخفو ميڈا بيس رانجفو دي روو ازل دی اس دے میاں جی عشقول مول فريد نه پهر سول روز نویں ہم چس وے میاں جی { اور کوئی کمانی مجھے المچھی نہیں تگتی۔ میاں جی الف نے میر اول چھین لیا ہے مجھے بت کی ضرورت نہیں ہے۔الف نے مجھے بے ہس کر دیا ہے۔ ذکر اللہ کی ضربیں لگاتے رہنا اس سے مجھے شاباش ملے گی۔ جیتے مرتے ہیں اپنیار کی رہوں گی۔ اس کے علاوہ مجھے ہر قشم کی ہوس بھول چی ہے۔ روز از ل نے وہ میر ایار ہے اور میں اس کی یار ہوں۔ اے فرید! میں عشق اللی سے ہر گزیچھے نہیں ہٹوں گاکیو نکہ مجھے تو ہر روز نیامزہ آتا ہے} ایک دوسری جگہ محبت اللی میں عجیب اشعار کے ہیں۔

میرا دین وی تو ایمان وی تول ميدًا قلب وي تول جند جال وي تول مصحف تے قرآن وی تول صوم صاوة اذان وي تول میڈا ذوق وی تول وجدان وی تول من موین جانان وی نول میڈا تکیہ مان تران دی تول میڈا شرم وی توں میڈا شان وی تول میدا ورو وی تول درمان وی تول میڈے سولال وا سامان وی تولیا میڈا عنت تے نام نثان وی تول بنجوال و اطوفان وي تول میڈی سرخی بردا بان دی تول مڈی مارش نے باران وی تول

میدا عشق وی تو میدا یار وی تول میدا جهم وی تو میدا روح وی تول ميڈا کعبہ قبلہ معجد منبر میڈے فرض فریضے جج ذکوتال میدا ذکر وی تول میدا فکر وی تول نميدًا سانول مفهروا شام سلونزال میڈی آس امید تے کھٹیا وٹیا میڈاد هرم دی توں میڈا بھرم دی تول میدا و که سکه رون کھلن وی تول میدا خوشیال وا اسباب وی تول میڈا حس نے کھاگ سماگ وی توں میڈے ٹھنڈ ڈے ساہ تے مونچھ مخاری میڈی مبندی کبل ساگ وی تول ميدًا بادل بركها كهمريال كاجال

# الالالالالاله والمن مواق كي مالت كالالالالها

#### جے یار فرید قبول کرے سرکار وی تول سلطان وی تول

{ میر اعشق بھی تو میر ایار بھی تو ، میر ادین بھی تو میر اایمان بھی تو ، میر اجسم بھی تو میری روح بھی تو ، میرادل بھی تو میری جان بھی تو، میرا کعبہ قبلہ مسجد منبر، مصحف اور قر آن بھی تو، میرے فرض فریضے تجے زکوہ، نماز روزہ اذان بھی تو، میر اذ کر بھی تو میر افکر بھی تو، میر اذوق بھی تو میر ا وجدان بھی تو ، ميرا محبوب بينها پيارا د لکش محبوب بھي تو ، ميرا سهارا اور اميدوں کا آخری ہمر وسہ تو ہے۔ میر اوین ایمان بھی تو میری عزت بھی تو ، میری شرم بھی تو میری شان بھی تو ، میر او کھ سکھ رونا بنسنا بھی تو ہے۔ میر اور د مجھی تو دوائی بھی تو ہے ، میری خوشیوں کا اسباب بھی تو ہے ، میری سمولتوں کا سامان بھی توہے ، میرا حسن جوانی اور سماگ بھی توہے ، میر انصیب اور نام نشان بھی تو ہے میرے مصندے سانس اور ادامی بھی تو ہے ، میرے آ نسو وُں کا طو فان بھی تو ہے ، میری مہندی کا جل داش بھی تو ہے ، میری سر خی بیرد ایان بھی تو ہے میر ابادل ہر سات گرج چیک ، میری بارش اور مینہ مھی تو ہے ،اے فرید! اگر بار قبول کر لے تو سر کار بھی تو ہے باد شاہ بھی تو

اللہ عاشق کی تمناہ وتی ہے کہ اسے محبوب کے ساتھ رازو نیاز کی ہاتیں کرنے کے لئے خلوت میسر آجائے۔ اس کے لئے رات کے اند میرے سے بہتر کوئی اور وقت نہیں ہوسکتا۔ اس آئے تہجد کے وقت اٹھنا اور مناجات کی لذت لینا اور آہوں اور سسکیوں سے مار کا منانا عاش کا معمول ہوتا ہے۔

اٹھ فریدا ستیا تے جھاڑو دے مسیت توں ستا تیرا رب جاگدا تیری کینویں نبھے پریت {اے سوئے ہوئے فریداٹھ کر معجد میں جھاڑووے۔ توسویا ہے رب جاگتا ہے، تیری دوستی کیے نبھے گی }

ارات کی عباد توں کے باوجود عاشق صادق یہ سمجھتا ہے کہ جھے جو پچھ کر ناچا ہے تھا وہ نہیں کر پایا۔ رات کو تو کتے بھی جاگ کر اپنے مالک کے گھر کا پہرہ دیتے ہیں۔ میں اگر جاگا تو کون ساکمال کیا۔

راتیں جاگیں تے شخ سڈاویں ۔ راتیں جاگن کتے تیں تو اتے۔

ر کھا کوا کھا کے

دنیں جا رکھال وچ سے تیں تول اتے

ور مالک وا مول نه چھوڑن

کھانویں مارے سو سو جے تیں تو اتے

تول نا شكرا اتے پلكال

تے او شاکر روڑیاں اتے تی تو اتے

اٹھ علمیا تو یار منالے منالے نہیں تے بازی لے گئے کئے تیں تو اتے اور ات کو جاگ کر شخ کملاتا ہے کئے راتوں کو جاگے ہیں تجھ سے ایجے ،رو کھا سو کھا کھا کر دن کو در ختوں کے نیچے سوئے رہے ہیں، تجھ سے ایجے ،رو کھا سو کھا کھا کر دن کو در ختوں کے نیچے سوئے رہے ہیں، تجھ سے ایکھے ہیں۔ مالک چاہے سوجوتے مارے وہ اس کا در نہیں چھوڑتے۔ تم ایسے وں یہ ہیں شکر کرتے ہوجب کہ دہ روڑیوں پر بھی شکر کرتے ہوجب کہ دہ روڑیوں پر بھی شکر کرتے ہوجب کہ دہ روڑیوں پر بھی شکر کرتے

نیں۔ بلہا! اٹھ اور مار منالے ورنہ کتے تھے ہے بازی نے جائیں گے } ایک اور شاعرنے ای مضمون کو دوسرے الفاظ میں پیش کیا ہے۔ رات وا جاگن ایسہ نہ سمجھیں مل گئی ہے اولیائی رات نول کتے جاگ جاگ کے پیرہ ویندے بھائی اوہ کب کرے بد کے جاگن تو لکھ نعمت کھائی کتے تیں توں لے گئے بازی منہ کریان یا فقیرا مٹ مٹ کے مٹ جا فقیرا مٹ مٹ کے مٹ جا ﴿ رات کے حاکثے ہے یہ نہ سمجھ لینا کہ تھے ولایت مل گی۔ بھائی رات کو کتے جاگ جاگ کر پہروو ہے ہیں۔وہ ایک فکڑے کے بدلے جاگے ہیں اور تونے ہرار نعمت یائی ہے۔ کتے تھے سے بازی لے گئے ،اے فقیر اگریان میں منہ ڈال، مٹ مٹ کے مٹ جا فقیرامٹ مٹ کے مٹ جا} 2 - عشال تو محبوب كى طرف سے دئے محم كو خوشى سے بھى بہتر جانتے ہيں رَا عُم بِعِي جُه كِو عِزيز ب کہ وہ تیری دی ہوئی چز ہے جتنا محبوب کی طرف ہے عماب ہو تاہے اتنابی ان کا جنون عشق پر هماہے۔ نشود نصیب دشمن که شود بلاک سیخت سر دوستال سلامت که تو خنجر آزمائی { دستمن کو بیہ شرف نصیب نہ ہو کہ تیری تکوار سے ہلاک ہو۔ ووستوں کے سر سلامت رہیں تاکہ تو تحفر آزمائے} بعض او قات توحالت جذب میں هل من مزید کے نعرے لگا تا ہے۔

## الالالالله (وبايش عشاق كروالت كالكالاللالله)

ہوا جو بیر نظر نیم کش تو کیا حاصل مزہ تو جب ہے کہ سینے کے آر بار چلے اس میں فقیقت ہے کہ جب محبوب کی نظر عنایت ہوتی ہے تو پھر بھار کا سال ہوتا ہے۔ایے میں تو ہر محف اپنے ہوش گم کر بیٹھے۔

مستوں ہے انگلیاں نہ اٹھاؤ بہار میں وکھو تو ہوش بھی ہے کسی ہوشیار میں وکھو تو ہوش بھی ہے کسی ہوشیار میں وہ عاشق کو محبوب کی ہاتیں کرنا انتااجھالگتا ہے کہ اس کادل چاہتا ہے۔ ہوتی رہے جسن و جمال کی اگراہے کوئی ایبادوست مل جائے جو سوزول سے آشنا ہو بس پھر تو کیا کہنے۔دونوں کادفت خوب گزرتا ہے۔

تیں جنگل میں اکبلا ہے جھے جانے دو خوب گزرے گی جو مل میٹھی کے ولیوانے دو کے - جب محبوب کے تذکرے سے عشق کے جنون کو ہوا ملتی ہے توعاشق کادل چاہتا ہے کہ محبوب کی زیادت کرے۔ بقول کچل سر مست

> م گھنڈ کھول ویدار و کھا میں آیا کھے ویکھن نوں

یں ہے۔ اور کھول کر دید ار کراؤیس چرہ دیکھنے آیا ہوں} ایسے میں محبوب کے کو چہ سے آنے والی ہوا بھی سیم سحری سے کم نہیں ہوتی۔ مان فزا بھی کس قدر یا زب ہوائے کوئے دوست بس گئی جس سے مشام آر زو میں یوئے دوست

### الالالالالله عشق اللي عشاق كى مالت كالكالالالله

و عاشق اپنے جذبات پر قابد پانے کی کوشش کر تاہے ای کھکش میں ذندگی گزر جاتی ہے ۔ میں دن رات کھکش و ضطِ شوق میں دن رات کھکش ۔ ول مجھ کو میں ہول دل کو پریٹال کئے ہوئے

# ا عشاق کے حالات

# حضرت ابراجيمٌ كاانمول واقعه:

ایک مرتبہ حضرت ایر ایم اپنی بحریوں کاریوژ چرار ہے ہے کہ ایک آدمی قریب
سے گزرا گزرتے ہوئے اس نے اللہ تعالی کی شان میں یہ الفاظ ذرابلہ آواز ہے کے۔
سبحان ذی الملك والملكوت سبحان ذی العزة والعظمة
والهیبة والقدرة والكبرياء والمجبروت
(پاک ہے دہ زمین کی بادشاہی اور آسان کی بادشاہی والا ۔ پاک ہے دہ عزت
بررگی ہیت اور قدرت والا اور برائی والا اور دبہ ہے والا)

حصرت ایرا ہیم نے جب اپنے محبوب حقیقی کی تعریف اسے پیارے الفاظ میں سن تو ول مجل اٹھا۔ فرمایا کہ اے بھائی ایر الفاظ ذراا یک مر شہدادر کر دینا۔ اس نے کہا کہ مجھے اس کے بدلے میں کیادیں گے۔ آپ نے فرمایا آد حار ہوڑ۔ اس نے یہ الفاظ دوبارہ کر دیئے۔ آپ کو اتنا مز اآیا کہ بے قرار ہو کر فرمایا کہ اے بھائی ایر الفاظ ایک مر شبہ بھر کر دینے۔ آپ کو اتنا مز اآیا کہ بے قرار ہو کر فرمایا کہ اے بھائی ایر الفاظ ایک مر شبہ بھر کر دینے۔ اس نے کہا اب جھے اس کے بدلے کیادیں گے۔ فرمایا ہتے آد حار ہوڑ۔ اس نے یہالفاظ سربارہ کر دینے۔ آپ کو اتنا سرور طاکہ بے سافت کہا کہ اے بھائی ایر الفاظ ایک مر شبہ اور کر دینے کے اس نے کہا اب تو آپ کے پاس دینے کے لئے بچھ نہیں اب آپ مر شبہ اور کر دینے کے لئے بچھ نہیں اب آپ

کیادیں گے۔ آپ نے فرمایا اے بھائی! میں تیری بحریاں پر ایا کروں گاتم ایک مرتبہ
میرے محبوب کی تعریف اور کردو۔ اس نے کہا، حضرت ایرا ہیم خلیل اللہ! آپ کو
مبارک ہو میں تو فرشتہ ہوں مجھے اللہ تعالی نے بھیجا ہے کہ جاؤ اور میرے خلیل کے
سامنے میرانام گواور و کیھو کہ وہ میرے نام کے کیاؤ ام لگاتا ہے۔ سجان اللہ
اک وم بھی محبت چھپ نہ سکی
اک وم بھی محبت چھپ نہ سکی
جب تیرا کسی نے نام لیا
اللے تیمل میں کیاب بینا:

ا کی مرتبہ دو تابعین کسی جمادیں وسٹمن کے ہاتھوں گر فقار ہوئے۔ فوجیوں نے انہیں ایے باد شاہ کے سامنے پیش کیا۔ باد شاہ عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا تھا جب اس نے ان دونوں حضرات کے چرول کو دیکھا توان پر جوانمر دی اور شجاعت کے نمایال ا ڑات دیکھے۔اس کا جی چاہا کہ ان دونوں کو تنل کرنے کی جائے میں ان کو اپنے وین پر آمادہ کرلوں تونیہ میری فوج کے سیدسالارین سکتے ہیں۔ چنانچہ اس نے دونوں حضرات كوسبرباغ و كھائے كم أكرتم ہمارے وين كو قبول كرنو تو تمہيں زندگى كى ہر آسائش اور سولت مہاکر دی جائے گی۔ جس خوصورت لاکی ہے جاہیں گے شادی کروی جائے گی۔ مزید بر آں فوج میں اعلی عہدہ پر تعینات کر دیا جائےگا۔ان حضرات نے کہا کہ یہ فانی د نیا کی چیزیں کوئی و قعت نہیں ر تھتیں۔ ہم اپنے وین سے ہر گز ہر گز نہیں پھریں گے۔ باد شاہ نے جب دیکھا کہ اس طرح تو ذال گلتی نظر نہیں آتی تواس نے ڈراؤد صمکاؤ کا حربہ آز مایا اور کما کہ اگر تم نے میری بات نہ مانی تو تمہیں البتے تیل میں ڈال کر بھون ویا جائے گا۔ ان حضرات نے فرہایا" فاقض ما انت قاض "( توکر جوکر سکتاہے) اس نے تھم دیا کہ ایک لوہے کے بڑے کڑاہ میں تیل کو گرم کیا جائے۔ تھوڑی دیر میں آگ ہمڑ کا کر

تیل کو خوب آبال دیا گیا۔ بادشاہ نے دونوں سے آخری مرسبہ یو چھاکہ تم اپنادین بدل لو تو میں آزاد کر دیا جائے گا آگر نہیں تو پھراس تیل میں جل کر کباب بہنا پڑے گا۔ انہوں نے داخے الفاظ میں انکار کیا توباد شاہ کے اشارے پران دونوں میں ہے ایک کواٹھا کر ابلخے حیل میں ڈال دیا گیا۔ بس چشم زدن میں چند مخارات اٹھے اور وہ کباب بن گئے۔ بادشاہ نے دوسرے تابی کی طرف دیکھا توان کی آنکھوں سے آنسوگر رہے تھے۔

بادشاہ سمجھا کہ یہ خوفزدہ ہو گیا ہے اب شاید ابنادین بدل لے۔ چنانچہ اس نے برے ہدردانہ لیج میں کما کہ تمہارے ساتھی نے میری بات نہیں مانی تو دیکھواس کا انجام کیا ہوا۔ اب تم آگر میری بات مان لو تو تمہیں تیل میں نہیں ڈانا جائے گا۔ وہ تابعی فرمانے گے اوبد بخت کیا تو سمجھتا ہے کہ میں موت سے گھبر اربا ہوں ، ہر گز ہر گز ایسا نہیں۔ بادشاہ نے پوچھا کہ پھر تم روئے کیوں۔ تابعی نے جواب دیا کہ جھے یہ خیال آیا تھا کہ سیری ایک جان ہے تم جھے تیل میں ڈال دو گے تو یہ ختم ہو جائے گی۔ اے کاش کہ میرے بدن پر جھنے بال میں میری اتنی جانیں ہو تیں تو جھے اتنی بار تیل میں ڈلوا تا اور میں اتنی جانوں کا نذر انہ اپنے اللہ کے سیر دکر دیتا۔

رہ یار ہم نے قدم قدم مہیں داستان بنا دیا جو رہے تو جاں سے گذر گئے ایک ہو چلے تو جاں سے گذر گئے ایک ہو ڈھاعاشق:

ایک مرتبہ حفرت موٹی علیہ السلام کمیں تشریف لے جارہ سے تھے کہ راستے میں ایک یوڑھے کو دیکھا جو تنمائی میں بیٹھا اللہ تعالیٰ سے محو گفتگو تھا۔ حضرت موٹی علیہ السلام نے یہ الفاظ سے ''اے اللہ! میں نے سنا ہے کہ تیری ہوی نمیں ، پے نمیں۔ اے اللہ! اگر تو میر نے پاس آ جائے تو میں خوب خد مت کروں گا، کھانا فیش کروں گا، کپڑے اللہ! اگر تو میر نے پاس آ جائے تو میں خوب خد مت کروں گا، کھانا فیش کروں گا، کپڑے

و حوکر دوں گا، بھے دہی کھلاؤں گا، مکھن کھلاؤں گا، ہائے تو یمار ہوتا ہوگا تو دواکون کر بتا ہوگا؟ حفرت موئی نے اس بوڑھے کو سمجھایا کہ اس طرح کے الفاظ کمنا تو ہے ادلی اور سمتاخی ہے اور اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہے۔ وہ بوڑھا خوف زوہ ہو گیا اور رورو کر معافی ما بھنے لگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت موئی کی طرف و حی نازل فرمائی اے میرے بیارے بیغیر ! بیس نے آپ کوجوڑنے کے لئے بھیجا تھا توڑنے کے لئے تو نہیں بھیجا تھا۔

۔ تو ہرائے وصل کردن آمری نے ہرائے فصل کردن آمری {تو ملائے کے لئے آیا ہے نہ کہ توجد اکرنے کے لئے آیا ہے}

حضرت شبلي کے واقعات:

عبای دور فلافت میں اسلامی محکومت کی و سعتیں لا کھوں مربع میں کے علاقے کی کھیل بھی تھیں۔ مخلف علاقوں کے گور نراپنے اپنے وسائل کو ہروئے کار لاتے ہوئے محکومتی لغم و نسق چلارہے تھے۔ اکثر اطراف و جوانب سے عدل وانساف کی خبریں ال رہی تھیں تاہم چند علاقوں کے حالات مزید بہتر بنانے کی ضرورت محسوس ہورہی تھی فلیفہ وقت نے سوچا کہ تمام گور نر حضرات کو مرکز میں طلب کیا جائے اور احجی کار کروگ و کھانے والوں کو انعام و اکرام سے نوازا جائے تاکہ دوسرول کو بھی املاح احوال کی تر غیب ہو۔ چنانچہ فرمان شاہی چند دنوں میں ہر علاقے میں پنچ گیا کہ فلال دن سب گور نر حضرات مرکز میں اکشے ہوں بالآ نروہ دن آن بینچا جس کے لئے گور نر حضرات بزاروں میں کاسفی طے کر کے آئے تھے۔ فلیفہ وقت نے ایک خصوصی فلاف و کرم شرات بین بیض الحق کی کار کروگ و کھانے والوں کو خصوصی لطف و کرم فیصوصی نظف کے اختام پر فلیف نے سب

حضر ابت کواین طرف ہے خلعت عطاکی اور اسکلے دن خصوصی و عوت کا اہتمام کیا سب کمانوں اور لذیذ کولوں کی ضیافت سے لطف اندوز ہوئے۔ کھانے کے بعد تادلہ خیالات اور گزارش احوال واقعی کی محفل گرم ہوئی سب لوگ انتائی خوش تھے۔ خلیفہ وقت کی خوشی بھی اس کے چرنے سے عیاں تھی۔ عین ای وفت ایک گور نر کو چھینک آرہی تھی وہ اے اپنی قوت سے مہار ہاتھا۔ تھوڑی دیر کشکش کے بعد محور نر کو دو تین جھینکیں اکشی . آئیں تعوری و برے لئے محفل کا ماحول تبدیل ہوا۔ سب لوگوں نے اس کی طرف د یکھا چھینک آنا ایک طبعی امر ہے مگر جس گور نرکو چھینک آئی وہ سبکی محسوس کر رہا تھا۔ كيونكه اس كى ناك سے كچھ مواد نكل آيا تھا۔ جب سب لوگ خليفه كى طرف متوجه ہوئے تواس کورزنے موقع غنیمت جانتے ہوئے اپنی خلعت کے ایک کونے سے ناک کو صاف کر لیا۔ اللہ تعالیٰ کی شان کہ عین لیجے خلیفہ ء وقت اس مور نرکی طرف دیکھے رہا تھا۔ جب اس نے ویکھا کہ اس کی عطا کروہ خلعت کے ساتھ ناک سے لکلے ہوئے مواد کو صاف کیا گیاہے تواس کے غصے کی انتاء نہ رہی خلیفہ نے گور نرکو سخت سر زنش کی کہ تم نے خلعت شاہی کی کے قدری کی اور سب لوگوں کے سامنے اس سے خلعت والیس لے لی اور اسے دربار سے باہر نگاوادیا۔ مجلس کی خوشیاں خاک میں مل سکتیں اور سب گور نر حضرات پریشان ہو گئے کہ کمیں ان کا حشر بھی اس جیسانہ ہو۔وزیر باتد ہیر نے حالات کی نزاکت کا خیال کرتے ہوئے خلیفہ وقت سے کہاکہ آپ محفل برخاست کر دیں چنانچہ محفل ختم ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ سب مور نر حضرات اپنی رہائش گا ہوں کی طرف لوٹ مربح دربار میں خلیفہ اور وزیر ہاتی رہ گئے۔ تھوڑی دیر دونوں حضرات خاموش رہے اوراس ناپندیده داقع پر متاسف تھے۔

تھوڑی دیر بعد دربان نے آکر اطلاع دی کہ نماوند کے علاقے کا محور خرف

باریا بی جا ہتا ہے خلیفہ نے اندر آنے کی اجازت دی گور نرنے اندر آکر سلام کیااور پوچھا کہ چھینک آنا اختیاری امر ہے یا غیر اختیاری امر ہے؟ خلیفہ نے سوال کی نزاکت کو کھانے لیا اور کما کہ حمیس ایبا ہو چھنے کی کیا ضرورت ہے؟ جاد اپنا کام کرو۔ گورٹر نے ووسر اسوال یو چھاکہ جس آوی نے خلعت سے ناک صاف کی اس کی سز ایمی لاڑی تھی کہ ہمرے دربار میں ڈلیل کر دیا جائے یااس ہے کم سز ابھی دی جاسکتی تھی ؟ یہ سوال س كر خليفه نے كماكہ تمهارے سوال سے محاہے كى يو آتى ہے تنہيں تنبيد كر تا ہول كر اليي بالله من كروورنه بيج تاؤكر كرزن كمابادشاه سلامت! محص ايك بات سمجه مين آئي ہے کہ آپ نے ایک مخص کو خلعت پہنائی اور اس نے خلعت کی نا قدری کی تو آپ نے سر دربار اس کو ذکیل ور سوا کر دیا، مجھے خیال آیا کہ رب کریم نے بھی مجھے انسانیت کی ضعت پہنا کرونیا میں بھیجا ہے اگر میں نے اس خلعت کی قدر نہ کی تواللہ تعالی مجھے بھی رور محشر ای طرح ذلیل ور سوا کر دیں گئے۔ بیہ کمہ کر اس نے اپنی ظعمت اتار کر تخت پر تھینکی اور کما کہ مجھے چاہیئے کہ میں پہلے خلعت انسانیت کی قدر کروں تا کہ محشر کی ذلت سے چ سکوں۔ گور ترب کم کر اور گورٹری کو لات مار کر دربار سے باہر فکل گیا۔ باہر فکل كر سوچاكه كياكرون تؤول مين خيال آياكه جدنيد بغداديٌ كي خدمت مين جاكر باطني نعمت كو حاصل كرناچاہئے۔

کئی دن کی مسافت کے کر کے حضرت جینید بغدادی کی خدمت بیں پنچے تو کہا کہ حضرت! آپ کے پاس باطنی نفت ہے آپ یہ نعمت عطا کریں چاہے اس کو مفت و ب دیں یا چاہیں تو قیمت طلب کریں۔ حضرت نے فرمایا کہ قیمت ما تکیں تو تم نمیں وے سکو کے اور اگر مفت دے ویں تو تمہیں اس کی قدر نہیں ہوگا۔ گور نر نے کہا پھر آپ جو فرمایک بین وی کرنے کیا پھر آپ جو فرمائیں ہیں وہی کرنے کیا پھر آپ جو

عرصہ رہوجب دل کے آئینے کو صاف یا کیں گے توبہ نعمت القاکر دیں گے۔ کی ماہ کے بعد حضرت نے یو جیما کہ تم کیا کرتے ہو عرض کیا فلال علاقے کا گور زہوں ، فرمایا اجھا جاؤبغداد شہر میں گند ھک کی د کان بناؤ گور نر صاحب نے شہر میں گند ھک کی د کان بنای۔ ایک تو گند ھک کی بدیواور دومر اخرید نے والے عامۃ الناس کی محث و تکرار سے گورنر صاحب کی طبیعت بہت بیز ار ہوتی ، چار و نا چار ایک سال گزر اتو حضرت کی خدمت میں عرض کیا حضرت ایک سال کی مدت بوری ہو گئی ہے۔ حضرت جیند بغدادی نے فرمایا اجھاتم دن گنتے رہے ہو جاؤا یک سال و کان اور چلاؤ۔اب تو د ماغ ایساصاف ہوا کہ د کان کرتے کرتے سال ہے زیادہ عرصہ گزر گیا تھرونت کا حباب نہ رکھاا بک دن حضرت نے فرمایا گور نر صاحب آپ کادو ہر اسال مکمل ہو گیا، عرض کیا پیتہ نہیں۔ حضرت نے تشکول ہاتھ بیں دے کر فرمایا جاؤاور بغداد شہر میں بھیک مانگو۔ گور نر صاحب جیر ان رہ گئے۔ حضرت نے فرمایا اگر نعمت کے طلبگار ہو تو تھم کی تغییل کروورنہ جس راہتے ہے آئے ہواد هر سے واپس چلے جاؤ۔ گور نر صاحب نے فوراً کشکول ہاتھ میں پکڑااور بغداد شہر میں چلے گئے چندلو گول کو ایک جگہ جمع دیکھااور ہاتھ آ گے بڑھادیا کہ اللہ کے نام پر م کھے دے دوانہوں نے چرہ دیکھاتو فقیر کا چرہ لگتاہی نہیں تھا۔لہذاانہوں نے کہاکام چور شرم نہیں آتی ما نگتے ہوئے جاؤ محنت مز دوری کر کے کھاؤ۔ گور نر صاحب نے جلی کی س كر غصے كا گھونٹ پااور قهر دروليش بر جان دروليش والا معامله كيا۔ عجيب بات توبيہ تھى کہ بوراسال در بوزہ گری کرتے رہے گئی نے پچھ نہ دیا ہر ایک نے جھڑ کیاں دیں۔ یہ باطنی اصلاح کا طریقه تفا۔ حضر ت جنید بغد ادی گور نرصاحب کے ول ہے عجب اور تکبر نكالناجائ تھے۔ چنانچہ ايك سال محلوق كے سامنے ہاتھ بھيلاكر محور زصاحب كےول میں یہ بات از گئی کہ میری کوئی و قعت نہیں اور مانگنا ہو تو مخلوق کے جائے خالق ہے

الالالالاللالله عنواتي 52 وياعي منواتي كامالت

ما نگناچاہے پوراسال اس کام میں گزر گیا۔

ا یک دن حضرت جنید بغدادی نے بلا کر کما کہ گور نرصاحب آپ کا نام کیا ہے؟ عرض کیا ، شبلی ۔ فرمایا اچھااب آپ ماری محفل میں بیٹھا کریں ۔ حویا نین سال کے مجاہدے کے بعد اپنی مجلس میں بیٹھنے کی اجازت دی محر شبکی کے دل کابر تن پہلے ہی صاف ہو چکا تھااب حضرت کی ایک ایک بات سے سنے میں نور بھر تا گیااور آ تکھیں بھیر ت سے مالا مال ہوتی سمئیں چند ماہ کے اندر اندر احوال و کیفیات میں ایسی تبدیلی آئی کہ دل محبت المی سے لبریز ہو گیا۔ بالآخر حضرت جیند بغدادیؒ نے ایک دن بلایااور فرمایا کہ خیلی آپ نماوند کے علاقے کے گور زرہے ہیں آپ نے کسی سے زیادتی کی ہوگ کسی کا حق دبایا ہواگا، آپ ایک فرست مرتب کریں کہ مس کاحق آپ نے یامال کیا ہے۔ آپ نے فهر ست مناناشروع کی حضرت کی توجهات تھیں چنانچہ تین دن میں کئی صفحات پر مشتمل طویل فہرست تیار ہو گئی۔ حضرت جیند بغدادیؓ نے فرمایا کہ باطن کی نسبت اس وفت تک نصیب مہیں ہوسکتی جب تک کہ معاملات میں صفائی نہ ہو۔ جاوُان لوگول سے حق معاف کروا کے آؤ چنانچہ آپ نماوند تشریف کے عجے اور ایک ایک آوی سے معافی ما تکی۔ بھن نے تو جلدی معاف کر ویا بھن نے کما کہ تم نے جمیں بہت ذکیل کیا تھا ہم اس وقت تک معاف نہیں کریں گے جب تک تم اتنی دیر دھوپ میں کھڑے نہ ر ہو ، بعض نے کہا کہ ہم اس وقت تک معاف نہیں کریں گے جب تک ہمارے مکان کی تغمیر میں مز دور بن کر کام نہ کرو۔ آپ ہر آدمی کی خواہش کے مطابق اس کی شرط یوری كرتے ان ہے حق مخشواتے رہے حتى كه دوسال كے بعد واپس بغداد بينجے۔اب آپ كو خانقاہ میں آئے ہوئے یا نچ سال کا عرصہ گزر گیا تھا مجاہدے اور ریاضت کی چکی میں پس یس کر نفس مر چکا تھا۔ '' ہیں'' نکل گئی تھی۔ باطن میں تو ہی تو کے نعرے تھے ہیں

رحمت الى نے جوش مار ااور ايك دن حضرت جينيد بند ادى ئے انہيں باطنی نسبت سے مالا مال كرديا، بس پھر كيا تھا آ كھ كاد كھنابدل كيا پاؤل كا چلنابدل كيادل و دماغ كى سوچ بدل كئى غفلت كے تار پود بھر كئے ۔ معرفت الى سے سينہ پر نور ہو كر فزينه بن كيا اور آپ عارف باللہ بن گئے ۔ عشق الى سے ول لبريز ہو گيا۔ آپ كى زندگى كے چند اہم واقعات درج ذيل بيں۔

 ایک مرتبہ آپ تنائی میں بیٹے ذکر الی میں مشغول نے کہ ایک سالک نے آکر کیا كر مجھ اللہ تعالى سے واصل كرد يجنے \_ آب نے فرمايا ، اللہ سے ؟ آپ كى زبان سے اللہ كا لفظ اتن محبت سے نکلا کہ نوجوان کے ول کو چیر کر رکھ دیا اور اس نے وہیں گر کر جان دے دی۔ آپ پر تحل کا مقدمہ درج کر دیا گیا ، گر فقار ہو گئے۔ قاضی کی عدالت میں سنے تو قاضی نے یو چھا عبلی تم نے ایک نوجوان کو قتل کیا ہے۔ فرمایا ہر گز نہیں ، اس و نوجوان نے کہا تھا کہ مجھے اللہ سے واصل کر و بیجے میں نے فقط کہا''اللہ سے ''اور وہ اس لفظ کی تاب نہ لا سکا۔ جب تابضی صاحب نے آب کی زبان سے اللہ کا لفظ سنا تواس نے ا ہے ول پر عجیب تا خیر محسوس کی۔ ہیں اس نے مقدے سے باعزت بری کر دیا۔ ② - آپ کی عادت مبار کہ تھی کہ جو مخص آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ کانام لیتا آپ اس کے منہ میں شیر بنی ڈالتے۔ایک مخص نے وجہ دریافت کی تو فرمایا کہ جو شخص میرے محبوب کانام لے میں اس منہ کوشیر پی سے نہ بھر دول تواور کیا کروں۔ سجان اللہ۔ ایک دن او گول نے دیکھا کہ حضرت شبلی ہاتھ میں تلوار لئے غصے میں ہمرے ہوئے ایک جگہ کھڑے ہیں۔ یو چھاکہ شبکی کیابات ہے فرمایا کہ جو شخص میرے سامنے الله كانام في كابين است قبل كردول كا- يو جهاكه كيول ؟ فرمايا جهي أب معلوم بواب كه لوگ میرے محبوب کا نام غفلت سے کیتے ہیں اور میرے نزویک محبوب حقیقی کا نام

الالالالاله وياجي عطاق كل مائت كالمالالاله

غفلت ہے لینا کفر ہے۔

ایک دن آپ کس جارے سے کہ ہے آپ کے بیچے لگ گئے اور آپ کو مجنوں سمجھ کر تنگ کرنے گئے۔ آپ ان کی طرف توجہ ویے بغیر پلے جارہے ہے۔ ایک لاکے نے کنکر اٹھا کر آپ کی طرف پینکا جو آپ کی پنڈلی پر لگا حتی کہ خون نگلے لگا۔ ایک فخص نے یہ منظر ویکھا تو پیوں کو ڈائٹ ڈپٹ کر پھٹا ویا اور آپ کے قریب ہوا کہ ذخم کو صاف کر دے مگر یہ ویکھ کر جیران ہوا کہ آپ کے جسم سے خون کا جو قطرہ ذبین پر گر تا تھا اس سے اللہ کا لفظ بن جاتا تھا سجان اللہ۔ اس جسم میں محبت الی کتنی کوٹ کوٹ کوٹ کر ہھری ہوگی کہ جس سے خون کا قطرہ ذبین پر گر تا ہھری ہوگی کہ جس سے خون کا قطرہ ذبین پر گر تے ہی اللہ کا لفظ بن جاتا تھا۔

ایک مرتبہ عید کے دن آپ نے سیاہ کیڑے بہن رکھے تھے لوگوں نے بو چھاکہ یہ کیوں؟ فرمایا کہ لوگ اپنے پرور دگارہے غافل ہیں اور ان کے دل گنا ہوں کی کثر ت کی وجہ ہے ای طرح سیاہ ہو چکے ہیں جس طرح میرے کیڑے سیاہ ہیں۔

ای مرتبہ آپ وضوکر کے نماز پڑھنے کے لئے مجد جارہ ہے کہ آپ کے ول میں الهام ہوا۔ "شبلی! توابیا گتا فانہ وضوکر سے ہمارے گھری طرف جارہاہے" آپ اس وقت واپس مڑے کہ ووبارہ وضوکروں، الهام ہواکہ "شبلی ہمارا در چھوڑ کر کد هر جائے گا" آپ نے وجد میں آکر ذور سے کما اللہ۔ الهام ہوا" شبلی! تو ہمیں ابنا جوش و کھا تا ہے" آپ فاموش ہو گئے، الهام ہواکہ "شبلی! تو ہمیں ابنا صبر دکھا تا ہے" آپ نے وعا موش ہو گئے، الهام ہواکہ "شبلی! تو ہمیں ابنا صبر دکھا تا ہے" آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور رونا شروع کر دیا۔ در حقیقت اللہ تعالیٰ آپ کو عاجزی کے دعا ہے کہ تھے۔

ایک مرتبہ آپ کے ول میں الهام ہواکہ "وشلی! توجا بتا ہے کہ میں تیرے عیب لوگوں کے سامنے ظاہر کرووں تاکہ منہیں کوئی منہ لگانے والدنہ رہے "آپ مجی نازی

کیفیت میں تھے، عرض کیااے اللہ! کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں آپ کی رحمت کھول کر لوگوں پر ظاہر کردوں تو آپ کو دنیا میں کوئی سجدہ کرنے والا نہ رہے۔ فورا الهام ہوا''شبلی تو میری بات کرنانہ میں تیری بات کرول گا''

ان واقعات ہے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ جن لوگوں نے ریاضت کی بھٹی میں اینے نفس کو ڈال کر کندن بنالیا ہوان کے دلول میں اللہ تعالیٰ ہے کتنی محبت ہوتی ہے۔ ایک معصومانہ سوال:

ایک مرتبہ سیدنا حسین نے اپ تھی میں حصرت علی ہے سوال کیا کہ آپ کو اللہ توالی ہے محبت ہے ؟ فرمایا ہاں۔ پوچھا کہ میرے نانا جی سے محبت ہے ؟ فرمایا ہاں۔ سیدنا کہ میری ای ہے محبت ہے ؟ فرمایا ہاں۔ سیدنا کہ میری ای ہے محبت ہے ؟ فرمایا ہاں۔ سیدنا حسین نے نیزی معصو میت ہے کمالہ! آپ کادل تو گودام ہوا۔ دل میں توایک کی محبت ہونی چاہئے آپ نے اتن محبین جع کررکھی ہیں۔ حصرت علی نے سمجھایا کہ بیٹے تہمارا موال بہت اچھا ہے مگر تہمارے نانا جی ، تہماری والدہ اور تم ہے اس لئے محبت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے الی محبت کر نے کا تھم دیا ہے ہیں یہ سب محبین ورحقیقت محبت اللی کی اللہ تعالیٰ نے الی محبت کر نے کا تھم دیا ہے ہیں یہ سب محبین ورحقیقت محبت اللی کی مان خیس ہیں۔ یہ سب محبین ورحقیقت محبت اللی کی میں شاخیس ہیں۔ یہ سن کر سیدنا حضر سے حسین شمسکرائے کہ اب بات سمجھ میں آگئی

### سمنون محبِّ كاحال:

حضرت سمنون محب برائے خوبصورت نوجوان تھے عشق اللی میں ہر وفت سراشار رہتے تھے۔ایک مر جہ لوگوں نے وعظ ونصیحت کی در خواست کی، آپ نے محبت اللی کی امیت پر بیان کر ناشر ورغ کر دیا۔ اتنے میں ایک چڑیا آکر آپ کے کند ہے پر بیٹھ گئی پھر تھوڑی دیر بعد آپ کی گور میں بیٹھ گئی۔ آپ محبت اللی کی با تمیں کرتے رہے تو وہ پڑیا تھوڑی دیر بعد آپ کی گور میں بیٹھ گئی۔ آپ محبت اللی کی با تمیں کرتے رہے تو وہ پڑیا

پیڑئی رہی حتیٰ کہ اس نے گود ہی میں جان جان آفرین کے سپر دکر دی۔ لوگوں نے آپڑئی رہی حتیٰ کہ اس نے گود ہی جان جان آفرین کے سپر دکر دی۔ آپ کا نام سنون محتِ رکھ دیا۔ دوسال تک نام یاد نہ ہوا:

حضرت مولانا اصغر حسین کا ند هلوگ کے باتا شیخ احمد حس برے باخد الوگوں میں اعلان کیا کہ وار العلوم و بوہ کا سنگ بنیاد رکھنے کا وقت آیا تو حضرت نانو توگ نے اعلان کیا کہ وار العلوم کا سنگ بنیاد میں الی بستی ہے رکھواؤں گا جس نے ساری زندگی کہیرہ گناہ تو کیا کرنا گناہ کرنے کا ارادہ بھی نہیں کیا۔ لوگ بیاس کر جیر ان ہو گئے۔ پھر حضر ت نانو توگی نے شیخ احمد حسن ہے درخواست کی کہ وہ دار العلوم کا سنگ بنیادر کھیں۔ حضر ت نانو توگی نے مین کر شرت فرک کی وجہ ہے اکثر او قات عالم جذب میں ہوتے تھے۔ آپ کے ایک والد کا نام تھا اللہ کا ہمدہ۔ وہ آپ کی خد مت میں دوسال تک رہااور آپ کو اس کا نام یاونہ ہوا۔ جب کمی وہ سامنے ہے گزر تا تو آپ ہو چھتے ارے میاں! تم کون ہو ؟ وہ عرض کر تا کہ اللہ کا ہمدہ ہوں ، آپ فرماتے کہ ارے میاں! سمی اللہ کے بعدے ہیں تم کون ہو ؟ وہ عرض کر تا کہ اللہ کا ہمدہ ہوں ، آپ فرماتے کہ ارے میاں! سمی اللہ کا ہمدہ ہوں۔ فرماتے ایس آپ کا داباد اللہ کا ہمدہ ہوں۔ فرماتے ایس آپ کا داباد اللہ کا ہمدہ ہوں۔ فرماتے ایس آپ کا داباد اللہ کا ہمدہ ہوں۔ فرماتے ایس آپ کا داباد اللہ کا ہمدہ ہوں۔ فرماتے ایس آپ کا داباد اللہ کا ہم ول پر اتنا فرماتے ایس آپ کا داباد اللہ کا ہمدہ ہوں۔ فرماتے ایس آپ کا داباد اللہ کا ہم ول پر اتنا خرماتے ایس آپ کا داباد اللہ کا ہم ول پر اتنا خرماتے ایس آپ کی کا مام یاد نہ ہو تا تھا۔

جگر مراد آبادی کی سچی توبه:

استاد جگر مراد آبادی اپنوفت کے مشہور و معروف شاعر گزرے ہیں۔ ابتداء ہیں مے نوش ہی نہیں بلانوش تھے۔ اپنے تخیلات کی و نیائیں ست رہتے تھے۔ اشعار کی مندش الیم ہوتی تھی کہ گویا مضامین کے ستارے آسان سے توڑ کر لائے ہیں۔ ایک مرتبہ عبدالرب نشتر سے ملنے ان کے دفتر کئے تو چیڑای نے معمولی لہاں و کھے کر انہیں مرتبہ عبدالرب نشتر سے ملنے ان کے دفتر کئے تو چیڑای نے معمولی لہاں و کھے کر انہیں

د فتر میں داخل ہونے ہے منع کر دیا۔ استاد جگر نے اسیں سمجھانے کی کوشش کی کہ میرا گور نر صاحب ہے دوستانہ تعلق ہے۔ گر چیڑای ماننے کے لئے تیار نہ ہوا۔ چنانچہ استاد جگر نے ایک چھوٹی می پر چی پر لکھا۔

نشر کو ملنے آیا ہوں میرا جگر تو دکھے

اور چیزای ہے کہا کہ یہ صاحب کو صرف و کھادو۔ جب عبدالرب نے پر چی دیکھی تو سمجھ گئے کہ نشر اور جگر کو استے بیارے طریقے ہے ایک مصرعے میں جمع کرناعام بدائے کہ نشر اور جگر کو استے بیارے طریقے ہے ایک مصرعے میں جمع کرناعام بدائے کا کام نہیں ، ہو بنہ ہو یہ استاد جگر ہول گے۔ چنانچہ وہ ملنے کے لئے خود دفتر سے باہر تشریف لائے۔ چیزای ہکا لکارہ گیا۔

ایک مر جہ استاد جگری ملا تات ایک مشاعرے جس حفرت خواجہ مجذوب الحن تعلیم ، او نچاعہدہ گروب کا کلام من کر جگر صاحب بہت متاثر ہوئے کہ انگریزی تعلیم ، او نچاعہدہ گرول میں مجت التی کوٹ کوٹ کر ہمری ہوئی ہے۔ حضرت مجذوب تعلیم ، او نچاعہدہ گرول میں مجت التی کوٹ کوٹ کر ہمری کی ٹر مس ہوگئی)۔ حضرت مجذوب نے فرمایا کہ حضرت اقد من تفانوی کی نظر کیمیا اثری وجہ ہے۔ استاد جگر نے کہا کہ اچھا۔ حضرت مجذوب نے فرمایا کہ آپ آگر ملنا چا جی تو جس ملا قات کا ہدواست کر ویتا ہوں۔ معزوب نے خرمایا کہ آپ آگر ملنا چا جی تو جس ملا قات کا ہدواست کر ویتا ہوں۔ مجذوب نے خطرت اقد می تھانوی ہے چو چھا تو آپ نے فرمایا کہ خانقاہ تو ایک عوای جگہ مجذوب نے خطرت اقد می تھانوی ہے ہو چھا تو آپ نے فرمایا کہ خانقاہ تو ایک عوای جگہ مکان میں مہمان کی حیثیت ہے مہر ادک گا دہاں پر تنمائی میں وہ جو چا ہیں کریں۔ حضرت مجذوب استاد جگر کو ایک دن لے گئے ، ولی کا مل کی تھوڑی و پر کی صحبت نے دل کی دنیا بدل دی استاد جگر نے خطرت تھانوی ہے ، ولی کا مل کی تھوڑی و پر کی صحبت نے دل کی دنیا بدل دی استاد جگر نے خطرت تھانوی ہے تھیں دعا کیں کروائیں۔ بہل دعا میہ کہ دنیا ہیں جس مہل دی استاد جگر نے خطرت تھانوی ہے تھیں دعا کیں کروائیں۔ بہل دعا میہ کہ دنیا بدل دی استاد جگر نے خطرت تھانوی ہے تھیں دعا کیں کروائیں۔ بہل دعا میہ کہ دنیا بدل دی استاد جگر نے خطرت تھانوی ہے تھیں دعا کیں کروائیں۔ بہل دعا میہ کہ دنیا بدل دی استاد جگر نے خطرت تھانوی ہے تھیں دعا کیں کروائیں۔ بہل دعا میہ کہ

الالالالالله معنى 58 ( و يا من عان قى مالت كالمالالالله

میں شراب نوشی ترک کردوں، دوسری دعامیہ کہ میں سنت رسول علی کو چر کے برسجا لوں، تیسری یہ کہ میں جج کر لوں۔ جب واپس آئے توشر اب نوشی ترک کردی اور سنت رسول اللہ علی چرے پر سجالی ۔ لوگ ان کی زندگی میں اتن بوی تبدیلی آجانے پر چر ان ہوتے اور ملنے کے لئے آتے۔ استاد جگرنے اپنارے میں خود ہی ایک شعر ہا

وبإب

چلو د کیے آئیں تماشا جگر کا سنا ہے کہ وہ کافر مسلمال ہوا ہے

شراب نوشی یکدم ترک کردیے ہے استاد جگر کی طبیعت کافی خراب ہوگئی۔استاد جگر کو ڈاکٹروں نے کما کہ آپ آہتہ آہتہ ہے عادت چھوڑتے تواچھا تھا۔انہوں نے کما کہ جب چھوڑ نے کی نیت کرلی تو یکدم چھوڑ نا چھا ہے اب اگر موت بھی آگئی توانشاء اللہ تو بہ قبول ہو جائے گی ۔ آخرت اچھی ہو جائے گی ۔ استاد جگر پر محبت الی کا غلبہ ہو نا شروع ہو گیا۔ یہ مشائخ کے ساتھ تنبی رابطے کی تا غیر تھی حتیٰ کہ یہ محبت کا اثر ان کے کلام سے بھی ظاہر ہو نے لگا۔ بعض اشعار توہوے غضب کے ہیں۔مثلاً

#### شب بھر کامراقبہ:

حضرت مولانا حسین علی وال پھر ال والے حضرت خواجہ سر اج الدین کے خلیفہ مجاز تھے۔ ان کی خانقاہ میں بیٹے معمول ہو تا تھا کہ عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر حضرت

ساری رات جماعت کومر اقبہ کرواتے۔ جماعت کے لوگوں کو اجازت تھی کہ جو تھک جائے وہ اٹھ کر چلا جائے۔ چنانچ جب لوگ تھک جاتے تو ایک ایک کر کے جاتے رہے حتی کہ جب آدھی رات گزر بھی ہوتی تو آپ مراقبہ سے سر اٹھاتے و کیھے کہ سامنے تو کوئی دو ہر انہیں ہے تو آپ اٹھ کر تہجد کی نیت باندھ لیتے۔ بوری رات یا دالمی میں ہمر ہو جاتی۔

جی و هونڈ تا ہے پھر وہی فرصت کہ رات دن بیٹھ رہیں تصور جاناں کئے ہوئے تیراہاتھ ہاتھ میں آگیا:

ایک بررگ کمیں جارہے تھے کہ راستے میں ان کی ملا قات ایک آئش پر ست ہوئی۔ آئش پر ست آگ جلا کراس کی پو جا کر تا تھا۔ وہ بررگ سمجھاتے کہ یہ مخلوق ہے خالق نہیں ہے مگر آئش پر ست مانے کے لئے تیار نہ ہو تا۔ ایک دن وہ بررگ جلال میں آگئے اور فرمایا کہ ہم ایسے کرتے ہیں کہ ایک جگہ پر بہت زیادہ آگ جلا کر ہم اینے ہاتھ اس میں ڈالتے ہیں جو سیا ہوگا آگ اسے نقصان نہیں پہنچائے گی۔ جب کہ جھوٹے کا ہاتھ جل جائے گا۔ وہ آئش پر ست اس بات پر آمادہ ہو گیا۔ اس بررگ نے اس کا ہاتھ الیہ ہو ہے گا۔ وہ آئش پر ست اس بات پر آمادہ ہو گیا۔ اس بررگ نے اس کا ہاتھ کی اپنے ہاتھ معلوم ہوا کہ آگ نے کی اپنے ہاتھ بھی نہیں جلایا وہ بررگ برے پر بیشان ہوئے کہ اس کا فرکا ہاتھ تو ضرور جلنا جاتھ بھی نہیں جلایا وہ بررگ برے پر بیشان ہوئے کہ اس کا فرکا ہاتھ تو ضرور جلنا جاتھ کا ۔ اسے میں المام ہوا کہ اے میرے بیارے ہم اس کے ہاتھ کو کیسے جلاتے جب کہ اس کے ہاتھ کو کیسے جلاتے جب کہ اس کے ہاتھ کو کیسے جلاتے جب کہ اس کے ہاتھ کو آپ نے اپنے میں بکڑا ہوا تھا۔

ایک عیسائی دوخوشخبریال،:

ا یک مرتبه ایک مسلمان اور ایک عیمائی رفیق سنر ہے۔ چو نکہ دونوں نے ایک تی

منزل پر جانا تھالہذا سو جا کہ اکٹھار ہے ہے سفر اچھا گزرے گا۔ابھی منزل پر بہنچنے میں دو دن باتی ہے کہ دونوں کا زاد راہ ختم ہو گیا آپس میں سوچ چار کرنے بیٹے۔ مسلمان نے تجویز دی که ایک دن آپ د عاکریں که کھانا ملے د وسرے دن میں د عاکروں گاکہ کھانا ملے۔ عیمائی نے کماکہ پہلے آپ و عاکریں۔ چنانچہ مسلمان نے ایک طرف ہوکر اپنے یرور د گار ہے د عاما نگی تو تھوڑی دیر ہیں ایک آدی گرم گرم کھانے کا خوان لے کر آخمیا۔ مسلمان بہت خوش ہواکہ اللہ تعالیٰ نے عزت رکھ لی۔ کھانا کھاکر دونوں اطمینان کی نیند سو گئے۔ دوسرے دن عیسائی کی باری تھی وہ بطاہر بروا مطمئن نظر آر ہاتھا۔ اس نے ایک طرف ہو کر دعاما تکی تو تھوڑی دیر میں ایک آدی گرم گرم کھانوں سے بھر نے دوخوان لے کر آگیا۔ عیمائی کی خوشی کی انتا نہ رہی۔ گر مسلمان اینے ول میں بہت پر بیثان ہوا، اس کا بی ہیں جا ہتا تھا کہ کھانا کھائے۔ عیسائی نے دیکھا تو کہنے لگاکہ آپ کھانا کھا تیں تو میں آپ کو دوخو شخبریاں سناؤل گا۔ جنب کھانے سے فارغ ہو گئے تو مسلمان نے یو چھا کہ بتائیں کیا خوشخری ہے۔ عیسائی نے کہا کہ پہلی خوشخری توبیہ ہے کہ میں کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو تا ہول اور دوسری خوشخری ہے ہے کہ میں نے بید دعاما تھی کہ اے انڈ اگر اس مسلمان كاآب كے بال كوئى مقام بے توآب كھانا عطافرماديں \_لبذاآج الله تعالى نے دوخوان آپ کے اگرام کی وجہ سے عطافرمائے۔

عاشق صادق کی اللہ تعالیٰ کے ہال ہوی قدر و منزلت ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ نبی علی اللہ تعالیٰ کے ہال ہوی قدر و منزلت ہوتی ہے۔ جب نبی اللہ بعض او قات مهاجرین صحابہ کے وسیلہ ہے وعا ما لگتے تھے۔ جب نبی اگر م علی ہے نے پر دہ فرمالیا تو بارش نہ ہونے کی صورت میں صحابہ کرام خضرت عباس سے دعا کرواتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد سیدہ عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کرواتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد سیدہ عائشہ صدیقہ کی خدمت میں حاضر ہو

# كون تحقيم المرسيس آنے دينا:

ایک آدی نے مجھلی خریدی اور ایک مز دور ہے کہا کہ گھر پنچادہ تواتی مزووری مل جائے گی۔ مزدور نے کہا بہت اچھا تا ہم اگر راستے میں نماز کا وقت ہو گیا تو میں پہلے نماز پڑھوں گا پھر مجھلی پنچاؤں گا۔ اس آدی نے رضا مندی کا اظہار کیا۔ جب چلے تو کافی دور چاکر ازان ہوئی۔ مزدور نے کہا کہ حسب وعدہ میں تو نماز پڑھوں گا، آدی نے کہا بہت اچھا میں مجھلی کے پاس کھڑ اہو تا ہوں تم جلدی سے نماز پڑھ کر آجاؤ۔ مزدور مجد میں وافل ہوااور نماز پڑھ کر آجاؤ۔ مزدور مجد میں وافل ہوااور نماز پڑھ کر آجاؤ۔ مزدور مجد میں وافل ہوااور نماز پڑھ رہا تھا۔ اس آدی نے دیکھا کہ بہت دیرلگ گئی تو آواز دینے لگا آتی دیر ہوگئی تنہیں کون باہر آنے نہیں دیتا؟ اس مزدور نے جواب دیا کہ جناب! جو آپ کو اندر آنے نہیں ویتا وہی مجھے باہر آنے نہیں دیتا۔ سمان اللہ عشق و مجبت والوں کا عجیب حال ہو تا ہے وہ نماز میں یوں محسوس کرتے ہیں جیسے اپنے مجبوب عبد والوں کا عجیب حال ہو تا ہے وہ نماز میں یوں محسوس کرتے ہیں جیسے اپنے مجبوب عبد والوں کا عجیب حال ہو تا ہے وہ نماز میں یوں محسوس کرتے ہیں جیسے اپنے مجبوب عبد والوں کا عجیب حال ہو تا ہے وہ نماز میں یوں محسوس کرتے ہیں جیسے اپنے محبوب مجبوب دازونیا: کی باتیں کررہے ہوں۔

# ایک باندی کی عجیب و غریب دعا:

ایک مخص بازار جارہا تھا کہ اس نے دیکھا ایک باندی کا مالک اسے فی رہا ہے گر بر بدار کوئی نہیں۔ وہ باندی دیکھنے ہیں بہت وہلی پٹلی نظر آر ہی تھی۔ اس مخص نے اس باندی کو معمولی داموں ہیں خرید لبا۔ جب رات کو آنکھ کھلی تواس نے دیکھا کہ وہ باندی تہد کی نماز پڑھ کر دعا کر رہی ہے کہ اے اللہ! آپ کو مجھ ہے محبت رکھنے کی قتم۔ اس مخص نے ٹوکا کہ یوں نہ کموبئے دیہ کمواے اللہ جھے جھے سے محبت رکھنے کی قتم یہ سن کروہ باندی بھر گئی اور کہنے گئی میرے آتا! اگر اللہ تعالیٰ کو مجھ سے محبت نہ ہوتی تو جھے ساری باندی بھر گئی اور کہنے گئی میرے آتا! اگر اللہ تعالیٰ کو مجھ سے محبت نہ ہوتی تو جھے ساری باندی نے رورو کر رات باندی نے رورو کر رات باندی نے رورو کر

## الالالالالله عشق التي (62) وياض عمثاق كي مالت (41)

حضرت مولانا محمد علی جوہر کی والدہ ماجدہ حضرت خواجہ مظمر جان جانال ہے دیعت و ارادت کا تعلق رکھتی تھیں، پینے کی توجہ نے ان کے دل میں اسلام کی محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی۔ جب انگریزوں سے آزادی حاصل کرنے کاوفت آیا توانہوں نے اپنے سے کما۔ بولی امال محمد علی کی جان بیٹا خلافت سے دے دو

چنانچہ حضرت مولانا محمد علی جوہر" نے تحریک ظلافت میں زور و شور سے حصہ لیا۔انگریز حکام نے انہیں پیغام بھیجا کہ تم اس کام سے باز آ جاؤور نہ تمہیں سخت مشکلات کا سامنا کر ناپڑے گا۔ حضرت مولانا محمد علی جو ہر" نے اس کے جواب میں چنداشعار ککھے۔

اکی مرتبہ آپ نے یہ ارادہ کیا کہ میں انگلینڈ جاکر مسلمانوں کی آزادی کے بارے
میں قلمی جماد کروں اخبار میں لکھ لکھ کر اپناما فی اضمیر بیان کروں۔ چنانچہ آپ اس نیت
سے انگلینڈ چلے گئے کہ جب تک مسلمانوں کو آزادی نہ ملے گی میں واپس نمیں جاؤں گا۔
کافی عرصہ انگلینڈ میں رہ کر قربانی دی اس دوران آپ کی بیٹی یمار ہو گئی۔ اطباء نے کما
کہ وہ لاعلاج مرض میں گر فرار ہے لہذا چندون کی معمان ہے۔ مال نے جوان بیشی سے
پوچھا کہ آپ کی زندگی کی آخری خواہش کیا ہے۔ بیشی نے کما کہ جی جا ہتا ہے کہ آخری
وقت میں ابا حضور کی زیارت سے اپنی آ کھوں کو ٹھنڈ اکروں۔ مال نے کما کہ بیشی ااپنے
والد کو خط لکھو۔ بیٹی نے خط لکھا۔ حضرت مولانا محمد علی جو ہر نے جب وہ خط پڑھا تو
والد کو خط لکھو۔ بیٹی نے خط لکھا۔ حضرت مولانا محمد علی جو ہر نے جب وہ خط پڑھا تو

یں تو مجبور سی اللہ تو مجبور نہیں اللہ تو مجبور نہیں تو سی دور سی وہ تو سی دور نہیں تیری مخت ہمیں منظور ہے لیکن ان کو تیری منظور تو پیر ہم کو بھی منظور نہیں دخترت علی اور سیدہ فاطمہ سے کا عمل:

ایک مرتبہ حسنین کریمین میں ہوئے طبیعت سنجھل نہیں رہی تھی فاتوں جنت نے دونوں شنرادوں کی صحت بل جنت نے دونوں شنرادوں کی صحتیا تی سختیا تی سنت مانی کہ یااللہ دونوں چوں کو صحت بل سختی تو ہم میاں ہوی تین دن لگا تار نغلی روزور کھیں ہے۔اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت فاصہ سے دونوں شنرادوں کو صحت عطا کردی۔ چنانچہ سیدنا علی اور سیدہ فاطمہ نے روزہ رکھنا شروع کیا جب افطار کا وقت ہوا تو دونوں کے پاس کھانے کے لئے فقط ایک روئی شخصی،این ہوں گئی جب افظار کا وقت ہوا تو دونوں ہے چاہی ہوئی ہو چھاکون ہے ؟ توجواب ملاکہ میں مسکین ہول

الالالالالله عشق الى 64 ديا جم معناق كى مالت كالكالكالكالكالكا

بھو کا ہوں ، اس در پر آیا ہون کہ کچھ مل جائے۔ میاں بیوی نے سوچا کہ ہم بغیر کھائے گزار اکرلیں گے گر ہمیں سائل کو خالی ہاتھ نہیں بھیجنا چاہئے۔ چنانچہ رو ٹی اٹھاکر سائل کو وے دی اور خو د بغیر کھائے فقط پانی ہے روزہ افطار کر لیا، صبح سحری بھی فقط پانی ہی کر ہوئی۔ دوسرے دن حضرت علیٰ نے کچھ کام کیا مگر اجرت اتن ملی کہ پھر دونوں کے لئے نقط ایک روٹی۔ جب افطاری کاوفت قریب آیا تو پھر در دازے پر دستک ہو گی یہ چلا کہ ایک بیتم سائل بن کر آیا ہے اور پھھ کھانے کے لئے مانگ رہاہے۔ میاں بوی نے سوچا کہ ہم آج چر کھائے بغیر گزار اکر لیں گے۔ گریٹیم کوا نکار کرنا ٹھیک نہیں۔ چنانچہ روٹی يتيم كو رے دى اور خود يانى سے روزہ انظار كر ليا سحرى كے وقت بھى فقط يانى تھا۔ تیسرے دن حضرت علی ہیجھ لے کر آئے گروہ بھی فقط اتنا تھا کہ میاں ہوی ہمشکل افطار . کر کتے تھے۔لیکن اس دن ایک اسیر نے دستک دی اور سوال کیا۔ گو کہ تین ذن متواتر بھو کا رہنے ہے سید علیؓ اور سیدہ فاطمہ ؓ کی اپنی حالت وگر گول تھی ، نقابت بہت زیادہ تھی۔ بھوک کی شدت نے مصطرب کر دیا تھا مگر اللہ کے نام پر سوال کرنے والے کو خالی تھیج دیناان کے نزدیک مناسب شیس تفالہذا تبسرے دن بھی روٹی اٹھاکر سائل کو دے دی اور اینے اوپر تنگی ہر واشت کرلی مگر محبت المی سے ول ابیالبریز تھاکہ اللہ تعالیٰ کے نام یر جان دینا بھی آسان تھا یہ تو پھر روٹی کی بات تھی۔ عشاق کی زند گیوں کا ایک نمایاں پہلو یں ہو تاہے کہ وہ اپناسب کچھ اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار ہوتے ہیں۔ یہ بازی عشق کی بازی ہے جو جاہو لگا دو ڈر کیسا گر جیت گئے تو کیا کئے گر ہار گئے تو مات نہیں



الالالالالاله عشق اللي 65 عشق ومثل كا مواذي

4-1

# AND BUT OUT

خطبات فقیرے اقتباس درج ذیل ہے

" حديث ياك مين آيا ہے كه عالم أرواح ميں جب الله تعالى نے حضرت آوم كو پيدا فرمایا توان کی پیشت پر اینا ( دایال ہاتھ ) دست قدرت مارا توان کے جسم سے اولاد فکل یڑی۔ان نے جسم الکل انسانوں جیسے تھے مگر بہت چھوٹے تھے، مگر چرے تورانی تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپناد ست قدرت (بایال ہاتھ ) مارا تو مزید اولاد نکلی مکر چرے سیاہ تھے۔ حضرت آدم نے ان کو دیکھا تو ہو چھا کہ اے پر وردگاریہ کون ہیں؟ فرمایا یہ تیری اولاد ہے، جب اولاد کا لفظ سنا تو حضرت آدمٌ دوبارہ متوجہ ہوئے ، پہلی نگاہ اجنبیت کی تحتی اور دوسری نگاه اپنائیت کی تھی۔ جب دوبارہ نظر ڈالی تو پچھ چروں کو نورانی پایااور کچھ کوسیاہ۔ چو نکہ باپ کی تمنا ہوتی ہے کہ سب اولاد با کمال ہواس لئے حضرت آدم نے عرض کیاکہ لو لا سولت یا رہی (اے پروردگار تونے سب کوایک جیما کیول شہا دیا) الله رب العزت نے فرمایا کہ نورانی چرے والے فریق فی المجنبة بیں اور سیاہ چرے والے فریق فی السنعیر ہیں۔ پھر اللہ تعالی نے اولاء آدم کو مخاطب کر کے فرمایا الست بربكم (كيايس تهمارايررودگار نيس بول)سب فيجواب دياقالوا بلي (كما کیوں شیں آپ ہی تو ہیں ) یہ بمکلای فرماتے وقت اللہ تعالیٰ نے اولاد آدم پر بغیر پر دول کے بچلی فرمائی، کلمه عیانا (بے پر دہ بچلی فرمائی)بس اس بمکلامی کے موقع پر انسانیت

کودو تخفے عطا کے گئے۔ ایک تواللہ تعالیٰ نے اپنا جمال دکھا کر سوز عشق عطا کیا اور دوسر ا
سوال کر کے کیف علم عطا کیا۔ پھر سوز عشق کے لئے دھر کتا ہوادل اور کیف علم کے
لئے پھڑ کتا ہوا دماغ دیا۔ پس دل کی غذا عشق ہے اور دماغ کی غذا علم ہے۔ یہ دونوں
عظیم الشان نعتیں ہے۔ فقط عشق ہو تو بدعات سکھا تا ہے پھر علم اس میں توازن پیدا
کر تا ہے۔ فقط علم ہو تو تکبر سکھا تا ہے پھر عشق اس میں تواضع پیدا کر تا ہے۔ نتیجہ یہ نکلا
کہ عشق اور علم میں چولی دا کن کا ساتھ ہے انسان کے پائ دونوں افعتوں کا ہونا ضرور ک
ہے اگر کسی ایک ہے محروم ہوا تو افراط و تفریط کا شکار ہوجائے گا۔ رہی بات عشق اور
عقل کی تو یہ فسانہ بہت پرانا ہے شعراء اور اور یہ حضرات نے ان کا نقابل کیا اور خوب
کیا علامہ اقبال فرمائے ہیں۔

نالہ ہے بلیل شوریدہ ترا خام امھی

اینے سینے میں زرا اور اسے تھام ابھی مصلہ اور اش عقا

پختہ ہوتی ہے اگر مصلحت اندلیش ہو عقل ا

عشق ہو مصلحت اندیش تو ہے خام ابھی

عثق فرمودہ قاصد سے سبک گام عمل

عقل مجھتی بی نہیں معنی پیغام ابھی

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق

عقل ہے کو تماثائے لب بام ابھی

عشق کی صفت محبوب کے اشارے پر سب کچھ لٹادیتا اور مقصود کو حاصل کرنے کے لئے تن من و سن کی بازی لگادیتا جب کہ عقل منفعت پر نظم رکھتی ہے ہر معالمے میں نقصان سے چ کر نفع کو تلاش کرتی ہے۔ عقل کی حد ہوتی ہے گر عشق کی کوئی حد میں نقصان سے چ کر نفع کو تلاش کرتی ہے۔ عقل کی حد ہوتی ہے گر عشق کی کوئی حد

نہیں ہوتی۔ عقل کہتی ہے کہ مجوب کی طرف کو کی راستہ نہیں جاتا عشق کتا ہے ہیں در مجوب کے طرف کو کی راستہ نہیں جاتا عشق کتا ہے ہیں در مجبوب کے بوت ہیں جو عقل کے بل او تے برجو عقل کے بل او تے برجو عشق کے باتھوں مجبور ہو کر منزل پر بین تقدم اٹھار ہا ہو اور دیوانہ اس مختص کو کہتے ہیں جو عشق کے ہاتھوں مجبور ہو کر منزل پر بہنے کے لئے بے تاب ہو حضرت نارفتی فرماتے ہیں۔

الون آئے جتنے فرزانے گئے تا بہ منزل صرف دیوانے گئے عقل کی صفت جبتجو ہے اور عشق کی صفت حضور واضطراب ہے۔ لوح بھی تو قلم بھی تو تیرا وجود الکتاب

گنبد آبگینہ رنگ تیرے وجود میں حباب شوکت خبر و سلیم تیرے جلال کی نمود . فقر جبنیہ و بایزید تیرا جمال بے نقاب

شُوْق اگر تیرا نه بهو میری نماز کا امام میرا قیام بھی تجاب میرا مجود بھی حجاب

تیری نگاه ناز سے دونوں مراد پاگئے عقل غیاب و جنبخو عشق و حضور و اضطراب

عقل بیں عیاری ہے بیں اکثر ست روی کا شکار ہو جاتی ہے جب کہ عشق میں چستی ہے مقصود کی طرف لیکتا ہے۔

عشق کی و بوائلی طے کر گئی کتنے مقام عقل جس منزل پپر تھی اب تک اس منزل پپر ہے عقل بعض او قات راستہ تو د کھا دیتی ہے گر اس میں منزل تک پہنچانے کی تاب الالالالاللاله سنن الى 68 فن الى كالالاللالله

نہیں ہوتی پھروہاں عشق ہی شوق کے پروں سے اڑا کرلے جاتا ہے۔ گزر جا عقل سے آگے کہ یہ نور چراغ راہ ہے ہنزل نہیں ہے

حدیث پاک ہے۔ اول ما حلق الله العقل (سب سے پہلے اللہ نے عقل کو پیدا کیا) اس کاکام حق اور باطل کی پہچان اور ہوش وحواس کو سلامت رکھنا ہے۔ جس انسان کے پاس عقل ہے اس کے پاس روشن ہے جس سے راستہ و کھے سکتا ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبی علیہ السلام نے ایک مرتبہ قبر میں منکر تکیر کی سوال وجواب کی سختی کا تذکرہ کیا تو حضرت عمر نے پوچھایار سول اللہ علی کیا قبر میں عقل سلامت رہے گا۔ فرمایا ہاں ، عرض کیا بھر پرواہ نہیں۔

حدیث پاک بیں ہے من لا عقل له لا دین له (جس کے پاس عقل نہیں اس کا دین ہی نہیں)اس سے عقل سلیم مراد ہے۔

گویا عقمندانسان کادین سلامت رہتا ہے،انسان ناپ نول کر سکتا ہے،اچھے ہرے
کی تمیز کر سکتا ہے۔ایک حدیث پاک بین عقل کے متعلق آیا ہے افلح من رذق له
(جس کو عقل نصیب ہوئی وہ فلاح پاگیا) روز محشر جب جنمی لوگوں سے فرشتے ہو چیس
گے کہ کیاد نیا بیس تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا نووہ جواب دیں گے۔ ما
کنا فی اصحاب السعیر (اگر ہم سنتے اور عقل رکھتے تو اہل جنم سے نہ ہوتے)
قرآن مجید میں جمال قدرت کی نشانیوں کاذکر ہے وہال فرمایا گیاان فی ذلك لا یات
لقوم بعقلون۔

مندر جہ بالا محث سے معلوم ہوا کہ نفع نقصان کی سوچ اور شک اور یقین یہ سب عقل کی صفات ہیں، وین پر عمل کرنے کے لئے اس کا صبح ہونا ضروری ہے اس لئے

عقل سلیم کوہڑی نعمت کما گیا ہے۔ تا ہم فقط عقل کا ہو ناکا فی نہیں۔ گو علم کے لئے عقل کا ہو ناکا فی نہیں۔ گو علم کے لئے عقل کا ہو ناکا فی ہے۔ عقل سوچ بچار میں کا ہو ناکا فی ہے۔ عقل سوچ بچار میں گئی رہتی ہے، عشق پر اعمال کادارومدار ہو تا ہے۔

عقل کو افکار سے فرصت نہیں عشق پر اعمال کی بنیاد رکھ

عقل کے پاؤل سے چل کر راستے کو طے کرنا مشکل ہے۔ وصول آلی اللہ کے کئی مقامات ایسے ہیں جمال عقل کے پاؤل لنگ ہو جاتے ہیں۔ البتہ عشق و شوق کے گھوڑے پر سوار ہو کر سریٹ دوڑنا آسان ہو تا ہے۔ جن کا موں کو انسان نا ممکن سمجھتا ہے عشق ان کو ممکن سادیتا ہے۔

۔ عشق کی ایک جست نے طے کر ویا قصہ تمام ا اس زمین و آسان کو میکرال سمجھا تھا میں



الالالالالله المحتوالي (70) حق حق الربطق باذي الماللاللالله



# COLUMN TO THE STATE OF THE STAT

عشق حقیق ہے مراداللہ تعالی کاعشق اور عشق مجازی ہے مراد نفسانی خواہشات کی وجہ سے مخلوق ہے عشق ہے مویا عشق حقیق ، عشق رب کا نئات ہے اور عشق مجازی عشق مخلو قات ہے۔ عشق حقیقی کواصطلاحا عشق مولی بھی کہتے ہیں اور عشق مجازی کوعشق لیل بھی کہتے ہیں۔ عشق مولی میں احوال ول کی باتیں ہوتی ہیں عشق مجازی میں آب وگل کی باتیں ہوتی ہیں۔ حشق محازی میں عشق حقیقی رکھنے والے کو عاشق صادق کہتے ہیں جب کہ ول میں عشق مجازی رکھنے والے کو عاشق صادق کہتے ہیں جب کہ ول میں عشق مجازی رکھنے والوں کو عاشق نامر اد کہتے ہیں اس کے بارے میں مزید تفصیل درج ذیل ہے۔

# عشق مجازی

• عشق مجازی میں کسی مر دیا بحورت کے سر ایا کی در لکشی کو حسن کہتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ حسن کی سادگی حسن کو چار ہے کہ حسن کی سادگی حسن کو چار چاند لگادیتی ہے اور دینا میں حسن سے بردا کوئی سفارش نامہ نہیں جب حسن بولتا ہے تو بردے دوا نشور کو نگے ہو جاتے ہیں۔

م سامنے ہے جب وہ شوخ دلربا آجائے تھامتا ہوں ول کو پر ہاتھوں سے نکلا جائے و - جب کوئی صورت دل میں بس جائے تو پھر انسان کی بس ہو جاتی ہے شیطان اس صورت کو اس طرح مزین کر کے چیش کرتا ہے کہ تکرار نظر میں جاذبیت زیادہ ہو جاتی

یزیدك وجهه حسنا اذا ما زدته نظرا {تیرے لئے اس کے حس پس اضافہ كرتا ہے۔ چتنا تو اس كی طرف زیادہ نظر كرتا ہے }

اس خاہر کا سانب جب ڈس لیتا ہے تو انسان روحانی موت مرجاتا ہے آتھ میں ہوتی ہیں۔
ہوتی ہیں گر محبوب کے عیوب کو بھی پہندیدہ نظر ہے دیکھتی ہیں۔

شہ شوخی چل سکی باد صبا کی جگونے میں سمی دلف اس کی با کی

و - حسن ظاہر ڈھلتی چھاؤل کی مانند ہوتا ہے اس لئے جس محبت کا تعلق حسن ظاہر سے ہووہ زیادہ دیر تک قائم میں رہ سکتی۔

وولت حسن جوانی عارف چلتی پھرتی چھاؤں ہے ہم نے خود بھی ہیہ ویکھا تاریخ بھی ہیہ بتلاتی ہے نفس انسانی لذات کا خوگر ہے دہ انجام ہے بے خوف و خطر خواہشات کو پور اکرنے کے دریے رہتا ہے۔

کان نے ہوش کو البھایا ہے افسانوں میں آگھ نے ول کو پھنسا رکھا ہے اربانوں میں آگھ نے ول کو پھنسا رکھا ہے اربانوں میں 🗗 عاش نامراد کوبعد کی (محبوری) ہوتو پھر فقط نظر بازی تک اکتفاکر تاہے اور دل کو

المنازالالالالالله مثق الى 72 مثق مثيل لورمثق بمازى المنالالالالالله

تسلی دیتاہے کہ

شیوہ عشق نہیں حسن کو رسو کرنا در کیھا کرنا دور سے دیکھا کرنا کھنا بھی تو انہیں دور سے دیکھا کرنا اگر عاشق مجاز کو قرب کا موقعہ حاصل ہو تواس کا نفس جسمانی ملاپ کا متمنی ہوتا ہے۔ ظاہر میں بچی محبت کا نعرہ لگانے والااپنے فریب کا ظہار یوں کرتا ہے۔ مد تو غدا ہے نہ مرا عشق فرشتوں جیسا دونوں انسان ہیں تو کیول استے تجابدل میں ملیں

□ - یہ تو حقیقت ہے کہ عشق جب حسن کو ہوس پر سی اور خود غرصی کے بستر پر لے
 آتا ہے تو اس کی انسانیت کا جنازہ نکل جا تا ہے۔ پچی بات تو بیہ ہے کہ کوئی چرہ اتنا حسین
 نمیں ہو تا جتنادور سے نظر آتا ہے ، کوئی آوازا تنی د کشش نمیں جتنی دور سے محسوس ہوتی
 ہے ، تو پھر کیا حسن کی حقیقت فاصلہ ہے ؟ اگر بیہ پچے ہے تو پھر حسن ظاہر سے دور رہنے
 میں بی بھلائی ہے۔ یہ ایک عقلی دلیل ہے۔ ورنہ عشق مجازی میں بھی عاشق اتنا قرب
 پیل بی بھلائی ہے۔ یہ ایک عقلی دلیل ہے۔ ورنہ عشق مجازی میں بھی عاشق اتنا قرب
 پیل بنی بھلائی ہے۔ یہ ایک عقلی دلیل ہے۔ ورنہ عشق مجازی میں بھی عاشق اتنا قرب
 پیل بنی بھلائی ہے۔ یہ ایک عقلی دلیل ہے۔ ورنہ عشق مجازی میں بھی عاشق اتنا قرب
 پیل بنی ہوتی۔ یہ جو فٹا فی الحن ، فٹا فی الحث ،
 تقشی باتی ہے اور یکارا محتا ہے۔
 ر بتی ہے اور یکارا محتا ہے۔
 ر بتی ہے اور یکارا محتا ہے۔
 ر بتی ہے اور یکارا محتا ہے۔
 م بیتی ہے اور یکار المحتا ہے۔
 م بیتی ہے اور یکار المحتا ہے۔
 م بیتی ہے اور یکار المحتا ہے۔
 م بیتی ہے ایک محتا کی محتا کی محتا کی محتا کی ایک محتا کی محتا

۔ بیہ محبت کا نقاضا ہے کہ احساس کی موت تو ملا پر نہ تیرے ملنے کا ارمال گیا ای تڑپ کوایک پنجانی شاعر نے ماہئے میں یون بیان کیاہے۔ جند سولی چڑھی رہندی قتم خدا دی چنال سک ملیاں دی شمیں لہندی {میری جان سولی پر لنگی رہتی ہے ، خدا کی قتم اے میرے چاند تھے مل الالالالاللالله عشق بالى 73 (مشق تغيقي اورمشق تبادى المالالاللاللاللها المالاللها المالاللها المالاللها المالاللها المالاللها

کر بھی پیاس نہیں بجھتی **}** اور آخراس مخفی شدید تشکی کے باعث عشق پیکارا مختاہے۔

من نو شدم نو من شدی من ش شدم نو جال شدی تا کس گوید بعد ازین من دیگرم نو دیگری

{ میں تو ہو جاؤں ، تو میں ہو جائے۔ میں بدن بن جاؤں ، تو جان بن جاؤں ، تو جان بن جاؤں ، تو جان بن جائے۔ تاکہ اس کے بعد کوئی سے نہ کہد سکے کہ تو اور ہے اور میں اور ہوں }

الک اور کا کنات نے مر د اور عورت کی فطرت میں ایک دوسرے کی کشش رکھ دی ہے گران کے ملاپ کے لئے حدود وقیود کا تعین ہمی کر دیا ہے۔ اگر ان حدود کے اندر رہ کر ملاپ ہو تو تو اوب ہے اور اگر حد پھلانگ کر ملاپ ہو تو عذاب ہے۔ نفس کا تزکیہ حاصل نہ ہو تو مرد کے دماغ میں ہروقت عورت کا خیال۔ بقول علامہ اقبال ہند کے شاعر و صورت گرد افسانہ نولیس کہ مند کے شاعر و صورت گرد افسانہ نولیس آہ بھاروں کے اعصاب ہے عورت ہے سوار ای طرح عورت کے دل پر مرد کا قبضہ ۔ اگر چہ دنیا اس عورت کے حسن کی تقریفیں کرتی پھر کے گردہ خود کی نہ کسی مرد کے حسن کی پر ستارہ و جاتی ہے۔ تقریفیں کرتی پھر نے گردہ خود کی نہ کسی مرد کے حسن کی پر ستارہ و جاتی ہے۔ عورت اور مرد کے عشق کی بات چل پڑے تو کیجھ لوگ لین مجنوں کی محبت کی مثال عورت اور مرد کے عشق کی بات چل پڑے تو کیجھ لوگ لین مجنوں کی محبت کی مثال عورت اور مرد کے عشق کی بات چل پڑے تو کیجھ لوگ لین مجنوں کی محبت کی مثال خیش کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ مجنوں کا اصل نام قیس تھا یہ سید ناامام حسن کے زمانے

میں ہوا ہے۔ لیکی کی محبت میں بہت مغلوب الحال تھا۔ ایک مرتبہ سید ناامام حسن سے ملا

توآب نے فرمایا کہ قیس و کھویس نے حضرت امیر معادیہ کے ساتھ صلح کرلی ہے،

حکومت میں نے ان لوگوں کے حوالے کر دی جن کو بحق تھی۔ قیس تموڑی دیر خاموش رہا ،سید نالمام حسن نے پوچھاکیا سوچ رہے ہو؟ کئے لگا سوچ یہ رہا ہوں کہ حکومت تو لیل کو بحق ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ انت مجنون بیساس وقت سے اس کانام مجنوں پڑ گیا۔ ایک مرتبہ مجنوں کے والد نے کیا کہ تمہاری وجہ سے جھے بہت ذلت اٹھائی پڑتی ہے ، تمہارے عشق کے قصے ذبان زد عام ہیں ، چلو میں تمہیں حرم شریف لے چانا ہوں دہاں جا کر بچی توبہ کرو۔ جب مجنوں بیت اللہ شریف کے قریب طاخر ہوا تو غلاف کھہ کی گرکر یہ دعاما تھے لگا۔

الهى تبت من كل المعاصى و لكن حب ليلى لا اتوب و لكن حب ليلى لا اتوب إيالله من بركناه سے توب تبیل الله كى محبت سے توب تبیل كرتا ہول - ليكن ليلى كى محبت سے توب تبیل كرتا }

جب مجنوں کے والد نے یہ شعر سنا تو ناراض ہو کر اس کی طرف و یکھا مجنوں نے دوسر اشعر بھی پڑھ دیا۔

رب لا تسبنی حبها ابدا و يوحم الله عبدا قال امينا اب ميرے پروروگار جھے ہے اس كي محبت مت چھين، الله اس برے پروم كر يے جو ميرى وعاير آمين كے }

ایک مرتبہ مجنوں کو کسے نے دیکھاکہ ایک کتے کے پاؤں چوم رہاہے۔اس نے پوچھا کہ میک میں میں میں کہ مجنوں تم الیا کی گلی سے ہو کر آیاہے میں کہ مجنوں تم الیا کی گلی سے ہو کر آیاہے میں اس لئے اس کے پاؤں چوم رہا ہوں۔ایے مغلوب الحال اور فائر العقل انسان کو مجنون

ياكل ندكما جائے توكياكما جائے۔

سمی فارسی شاعر نے بھیات شعر میں کھی ہے میں فارسی سات سات سمجنوں خلق گ

یائے سگ بوسید مجنول خلق گفته این چه بود گفت گاہے ایس سکے در کوئے کیل رفتہ بود مجنوں کیلی کا طواف کیا کر تا تھااور یہ شعر پڑھا کر تا تھا۔

اطوف على جدار ديار ليلى اقبل دالجدار و ذالجدار و والجدار و الجدار وما حب الديار شغفن قلبى ولكن حب من سكن الديار

﴿ مِن لِيكِلَّ كَے گُھر كى ديواروں كاطواف كرتا ہوں كہمى ہے ديوار جومتا ہوں كہمى وہ ديوار چومتا ہوں۔ اور دراصل ان گھروں كى محبت مير ہے دل پر نہيں چھا گئ بلنداس كى محبت جوان گھروں ميں رہنے والا ہے } ايك مرتبہ حاكم شر نے سوچا كہ ليكى كود كھنا چاہئے كہ مجنوں اوراس كى محبت ك فسانے زبان زوعام جيں۔ جب سپاہيوں نے ليكى كو چيش كيا تو حاكم جيران رہ گيا كہ ايك عام ى لڑكى تھى نہ شكل نہ رنگ نہ روپ تھا۔ اس نے ليكى كو چيش كيا تو حاكم جيران رہ گيا كہ ايك

از دگر خوبال تو افزول نیستی گفت خامش چول تو مجنول نیستی {تو دوسری حسیناول سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ کہنے لگی خاموش رہ چونکہ تو مجنول نہیں ہے}

ای لئے عاشق نامر او بول کتے ہیں لیلی را به چشم مجنوں باید دید (لیل کو۔ بخول کی آنکھوں سے و کھناچاہے)

#### الالالالالالاللالله والى 16 والتي المائي بلال الماللالله

بعض لوگ یہ سبھتے ہیں کہ ہم تو تلوق کے حسن کو دیکھ کر اللہ کی قدرت کا نظارہ کرتے ہیں۔

مصن خویش از روئے خوباں آسکارہ کردہ
پس بہ چیم عاشقال خود را تماشہ کردہ
اپناحس تونے حمینوں کے چرے پر ظاہر کردیا۔ عاشقوں کی آنکھ سے
تواپنے آپ کوخود دیکھتا ہے }
عاشق نامراد کو جرم عشق میں قتل کیا جائے تواس کی تمناہوتی ہے کہ میرامجوب بیا
ظارہ دیکھے۔

یہ برم عشق توام مے سند و غوغا الیہت

تو نیز یر سر بام آ کہ خوش تماشائیت

{ تیرے عشق کے جرم میں جھے قل کررہ بیں اور شور ہے ، تو بھی جھت کے اور آجا مجیب تماشا ہے }

9 - عاشق نامر ادیوں سجھتا ہے کہ محبوب کودیکھنے سے میری آ تکھوں کوا تی لذت ملی ہے کہ میر ادل حد کر تا ہے اور محبوب کی باتیں سوچ کر میر سے دل کوا تا مز و ملاہے کہ میر ک آئیمیں صد کرتی ہیں۔

القلب بعد عینی لذت النظر و العین تحسد قلبی لذت الفکر لذت کی وجہ ہے آکھوں کے ساتھ حمد کرتا ہے۔ اور دل نظر کی لذت کی وجہ ہے آکھوں کے ساتھ حمد کرتا ہے۔ اور آئکھیں فکر کی لذت کی وجہ ہے ول کے ساتھ حمد کرتی ہیں } اسلامات کی وجہ ہے ول کے ساتھ حمد کرتی ہیں } اسلامات نامراد یہ سجھتا ہے کہ مجوب کو دیکھنے ہے میرے اندر نی زندگی آجاتی

-4

ہر چند پیر و خشہ و ہم ناتوال شدم من ہر چند پیر و خشہ و ہم ناتوال شدم من ہر نظر بہ روئے تو کردم جوال شدم {اگرچہ میں بوٹھا کمزور اور ضعف ہوگیا ہول ، جس وقت میں نے تیری طرف نظر کی ہے توجوال ہوگیا ہوں }

🗗 - عاش نامر اد محبوب کی ہر حرکت واد اکوا چھا سمجھتا ہے اور اسے اپنے دل کی جاہت کے مطابق یا تاہے۔

م میکھ کی محسوس ہوتا ہے وفور شوق میں ہرے ول کا راز ہے میں ادائے دوست جسے میرے ول کا راز ہے حسن فائی کا فریب:

جو لوگ کمی کی شکل و صورت پر فریغته ہوتے ہیں وہ حقیقت میں قابل رحم اور فریب خوروہ ہوتے ہیں۔

> \* حسن فانی کی سجاوٹ پر نہ جا سے منقش سانپ ہے ڈس جائے گا

ایک ہے جسمانی ضرورت کا پورا ہو ناوہ نکاح کے ذریعے ممکن ہے۔ اس کی ایک صد ہے۔ دوسر اہے خواہشات کا پورا کرنا تواس کی کوئی حد نہیں پس خواہشات کی جمیل ممکن بی نہیں۔ اس کئے دین اسلام میں نکاح کو عبادات مایا گیا ہے اور غیر سحر م ک طرف دیکھنے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ مقصد یہ تفاکہ ضرورت پوری کرواور اس پراللہ تعالیٰ کا شکر اواکر واور قناعت کرو۔ حدیث پاک کا مغموم ہے کہ اگر تمہاری نظر کسی غیر محرم پر پڑے اور تمہیں اس کا حسن اپنی طرف مائل کرے تو تم اپنی اہلیہ سے صحبت کرو

اس لئے کہ جو پچھ اس غیر محرم کے پاس ہے وہی پچھ تہماری بیوی کے پاس اس محص ہے۔

کی کا قول ہے کہ روشنی تھادوسب عور تیں برابر ہو جا کیں گی۔ رہی بات شکل وصورت

اور نگ ڈھنگ کی تواللہ تعالیٰ کی مخلوق بہت، زیادہ ہے ، ایک ہے بردھ کر ایک خوصورت

ہے۔ ہر شھیہ دوسرے ہے مختلف ہے انسان بھلاکتوں کو حاصل کر سکتا ہے۔ اگر نظر
میلی ہودل شہوت ہے ہم پور ہو تو جسم انسانی اپنی خواہش پوری کرتے کرتے تھک جاتا

ہے گر ہوس ختم نہیں ہوتی شہوت ایک ایسی بیاس ہے جو بھی بجھتی ہی نہیں۔ اس
کے لئے خوف فداسے زیادہ اکسیر دواکوئی نہیں ہے۔

حفرت تفانویؓ ہے ایک صاحب بیعت ہوئے جواپی خواہشات کے غلام تھے اور نفس کے سامنے عاجز آ کیے تھے۔ انہوں نے خط میں لکھا کہ حضرت مجھ میں غیر محرم یا امر دیر نظر ڈالنے کی طافت تو ہوتی ہے ہٹانے کی طاقت نہیں ہوتی۔حضرت نے جواب میں لکھاکہ طافت اس قوت کو کہتے ہیں جوابیخ اختیار ہے استعال کی جائے یانہ کی جائے ، اگر کوئی کام کرنے کی سکت تو ہو مگرنہ کرنے کی سکت نہ ہو تواسے بیماری کتے ہیں قوت نہیں کہ کئے یہ آپ میں غیر محرم کی طرف دیکھنے کی ہماری ہے لہذااس پہماری کا علاج کرائیں۔اس نے دوبارہ خط لکھا کہ حضرت اب تو پہلی نظر ہی ڈالتا ہوں کہ پہلی نظر معاف ہے۔ حضرت نے جواب میں لکھاکہ پہلی نظر بغیر ارادہ کے ہو تو معاف ہے ورنہ اراد ۂ تو پہلی نظر ڈالنے کی بھی اجازت نہیں۔ اس نے تیسر اخط لکھا کہ حضرت مخلوق الله تعالیٰ کی صفات کی آئینہ وار ہے ہیں میں حسینوں کو الله تعالیٰ کے جمال کا آئینہ سمجھ کر دیکھا ہوں۔ حضرت نے جواب میں لکھا کہ ہال حمینوں کے چرے شیشے تو ہیں مر آتی شیشے ہیں جو جلاتے ہیں میاد رکھو کہ ان چرول کو دیکھنے کی وجہ سے جہنم میں جلنا یاے گا۔اس نے جوانی خط لکھاکہ میں نے تھی توبہ کرلی ہے۔

ا یک صاحب این بیر و مرشد کی خانقاه میں اصلاح کے لئے قیام یذریہ تھے اکثر او قات نَثَر کی خدمت میں مشغول رہتے ایک عورت مجھی مجھی کوڑا کر کٹ کی مغائی كرنے آتى توبيداس كى طرف للحائى نظرول سے ديكھتے۔ عورت تقيد نقيہ اور ياك باز تھی،اس نے حضرت کی خدمت میں جاکر بوری صورت حال ہیان کروی کہ آپ کا فلاں مرید للجائی نظروں سے میری طرف دیکھتار ہتا ہے۔ حضرت متفکر ہوئے کہ اس مرید کی اصلاح کے لئے کو نسا طریقہ اختیار کیا جائے۔ ای دوران وہ عورت اسمال کے مرض میں گر فار ہو گئی۔ حضرت کو علم ہوا تو آپ نے اس عورت ہے کہا کہ کسی ایک بیت الخلاء کو استعال کروتا که نجاست و گندگی ایک ہی جگه رہے۔ اس نے اس طرح کیا چندون کے بعد اس عورت کی طبیعت تو ٹھیک ہو گئی تحر نقابت اور کمز وری بہت زیادہ ہوگئ، بٹر یوں کا ڈھانچہ بن گئے۔ پھر جب صفائی کے لئے لنگر میں آئی اور ان صاحب نے دیکھاتو چرہ دوسری طرف چھیر لیا۔ خاد مہ نے بیہبات بھی حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کروی۔ حضرت نے ان صاحب کو ملایا اور بیت الخلاء کی طرف اشارہ کیا کہ جا كرويكھے وہاں آپ كا محبوب ہے۔ وہ شخص كيا جاكر ديكھا تو نجاست و گندگى كاۋ جير نظر آيا وہ صاحب جیران تھے کہ حضرت ہے گندگی کا ڈھیر میرا محبوب کیے ہوا؟ جعزت نے فرمایا کہ صفائی کرنے والی عورت پہلے تمہارے سامنے گزرتی تھی توتم للجائی نظروں ہے و کھتے تھے۔ جب کثرت اسمال سے یہ بیمار ہوئی تواس کے جسم سے میں گندگی نکل۔ یماری کے بعد جب تم نے دیکھا تو منہ دوسری طرف پھیر لیا، معلوم ہوا کہ تمہارا محبوب کبی نجاست کا ڈھیر نظاجو اس ہے جدا ہو گیا تھا۔ان صاحب نے معافی ما تکی اور کی توبه کرلی۔

الالالالالله مثن الله (80 حن عن الدست بازى الله)

عشق مجازی کاانجام:

جو ونیا کی صورت په موتے میں شیدا بمیشه ده . نج و الم و کیسے بیں

عشق مجازی کا انجام محت و محبوب میں جدائی اور دنیاو آخرت کی ذات ورسوائی ہے۔ جو شخص مخلوق سے محبت کرے گا ایک ندایک دن اس سے جدا ہوگا یا جدا کر دیا جائے گا۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا ایک ندایک دن اللہ تعالیٰ سے ملادیا جائے گا۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے محبت کرے گا ایک ندایک دن اللہ تعالیٰ سے ملادیا جائے گا۔

عشق ہامروہ نہاشد پائیدار عشق را باحی و باقیوم دار {مروے کے ساتھ عشق پائیدار نہیں ہوتا۔ عشق کو کی وقیوم کے ساتھ قائم رکھ} حدیث پاک میں ہے حبب من شنت فانك مفاد قة (توجس سے جاہے محبت كر

عشق مجازی سے یاس اور صرت کے سوا کھے نہیں ملتا۔
مرغ دل را گلشے بہترز کوئے بیار نمیست
طالب دیدار را زوق گل و گلزار نمیست
گفتم از عشق بتال اے دل چہ حاصل کروہ
گفتہ ارا حاصلے جز نالہ ہائے زار نمیست
{دل کے پرندے کے لئے محبوب کے کو پے کے سواکوئی گلشن بہتر
نمیں ، دیدار کے طلب گار کو پھول اور باغ کا شوق نمیں میں نے یو چھا
کہ اے دل! تو نے ہوں کے عشق سے کیا حاصل کیا ہے ؟ اس نے

الاالاالااله (مثق الى 18) (81) (81) (مثق باذى المالاالاله) (81) (مثق المراق باذى المالاالاله) (81) (مثق المراق المالاد) (81)

کما مجھے نالہ و فریاد کے سوا کچھ عاصل نہیں ہوا) عاشق نامر او عشق بتال کے ذریعے لذت وراحت تلاش کر تاہے یہ بھلا کیے ممکن

? \_

معنی بتال میں اسعد کرتے ہو فکر راحت دوزخ میں ڈھونڈتے ہو جنت کی خواب گاہیں انسان ذراانجام پر غور کرے تو حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے آج جو سہ پارہ اور مہ جبیں ہے کل وہ مر دہ ذیر زمین ہے۔ ذراشکتہ قبروں پر غور کرو کہ کیسے کیسے حسینوں کی مٹی خراب ہورہی ہے۔

شب کو جا نکلا تھا اک دن مزار یار پر
اس وجہ سے مثل اہر آئکھیں مری خونبار ہیں
قبر پر الحمد پڑھ کر دوست سے میں نے کہا
ہم گریبال جاک ماتم میں تیرے اے یار ہیں

شاد ہے کھ تو بھی زیر خاک اے نازک بدن سفر سفر سفر میں ا

ستمع روش ہے گلوں کے قبر پر انہار ہیں کیا ہوا مرنے کے بعد اے راہی ملک عدم

ی در رے کے بحد کے وہاں کے اور کیا اطوار ہیں

منزلیں نزویک ہیں یا دور ہیں کیا حال ہے

راه کچھ بستیاں ہیں شر ہیں بازار ہیں

جس محل میں جا کے تو اتراہے اے رہمکین ادا

کس طرح کا قفر ہے کیسے درد دیوار ہیں چھت منقش کار ہے یا سادی یا رسمگین ہے عشق الني 82 مشق مقبق ادر مثق كالمالا 

تخت ہیں کیے مطلا یا مرضع کار ہیں پھول ہیں کس رنگ کے بیتے ہیں کس انداز کے مرغ زریں بال ہیں یا عبریں منقار ہیں بات کرنے کی صدا آتی ہے یا آتی تعیی کس طرح کے لوگ ہیں سوتے ہیں بابیدار ہیں قبر ہے آئی *صدااے دوست بس غاموش ر*ہ جم اللي بين يهال احباب نه اغيار بين

وہ ہمارا پیکر نازک جو تجھ کو یاد ہو

آج خاک قبر اس کے منول کے بار ہیں اب زیادہ بات کر کتے نہیں تو گھر کو جا

ول میں آرزوہ نہ ہوبا کیا کریں ناچار ہیں

موت کے وقت انبان کے سامنے زندگی کی حقیقت کھل جاتی ہے ، سب خرمستیال ختم اور سب نشے ہرن ہو جاتے ہیں یہ ہے عشق مجازی کی عبر تناک انجام۔ جس نے زندگی کو کامیابی ہے ہمکنار کر نا ہواہے چاہئے کہ عشق مجازی ہے کنارہ کشی کرے۔ بعض حضرات نے حسن فانی ہے رخ موڑ کر حسن حقیقی کی طرف قدم ہو ھایا۔ دو

واقعات درج ذيل ہيں

🕡 حضرت عبدالله بن مبارک اپنی جوانی میں زن جمیل پر فریفتہ ہے۔ ایک رات اس نے کہا کہ میرے گھر کے باہر انتظار کرنامیں ملاقات کے لئے آؤل گ۔ آپ سروی کی لمبی رات میں جاگتے رہے ، تشکرتے رہے اور انتظار کرتے رہے ،وہ عورت وعدہ کے مطابق ملنے نہ آئی۔ جب صبح کی اذان ہوئی تو آپ کے دل پر چوٹ پڑی۔ آپ نے سوچا کہ ایک حسینہ کی خاطر ساری رات جاگتارہااور مجھے حسرت وافسوس کے سوانچھ نہ ملا۔ کاش کہ میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں ساری رات جاگنا تو مجھے رحمت میں سے ضرور حصہ نصیب ہو تا۔ بین آپ نے چی توب کے توکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے مراحل سے گزرے اور بالاً خرامیر المومنین فی الدریث ہے۔

🕲 آیک صاحب شنرادی کی محبت میں گر فقار ہوئے ، خود بھی حسین و جمیل تھے اور باد شاہ کے محل میں کام کرتے تھے۔ کسی نہ کسی ذریعے سے اس نے شنرادی تک اپنا پیغام بہنچادیا، شزادی نے بھی اس کے حسن و جمال کے تذکرے سن رکھے تھے، وہ بھی ول دے بیٹھی۔ دونول کی واسطے ہے ایک دوسرے کو پیغام بھیجے رہے گر محل میں ملاقات کی کوئی صورت نظرند آتی تھی۔ بالآخر شنرادی کوایک تجویز سوجھی اس نے اپنے عاشق نامز اد کو پیغام بھی کہ بادشاہ سلامت کو نیک لوگوں سے موسی عقیدت ہے اگر آپ نوکری ' چھوڑ کر شہر سے باہر ایک ڈیرہ لگا ئیں اور پچھ عرصہ نیکی وعیادت میں مشغول رہیں حتی کہ آپ کی شرت ہو جائے تو پھر میں آپ سے طنے آجایا کروں گی۔ کوئی کمی قتم کی ر کاوٹ نہ ہو گی۔عاشق نامراد نے محل کی نوکری کو خیریاد کمااور شرکے باہر ایک جبکہ ڈیرہ لگالیا، وضع قطع سنت کے مطابق اختیار کرلی ،دن رات ذکر و فکر ہیں مشغول ہو گیا۔ کچھ عرصے کے بعد لوگوں میں اس کی نیکی کا خوب چر جا ہوا، شنرادی تو موقع کی تلاش میں تھیٰ۔اس نے باد شاہ ہے اجازت طلب کی اور دعائیں لینے کے بھانے ہے اس عاشق نامراد سے ملنے آئی۔ ڈیرے پر پہنچ کر اس نے سب لوگوں کو ہاہر کھڑ اگر وہا اور خود اکیلی اندر آگئے نے عاشق نامر اونے اسے دیکھا تو کمالی لی باہر جلی جاؤ۔ آپ بغیر ا جازت کیے یمال آگئی ہو؟ شنراوی نے یاد ولایا کہ میں وہی ہوں جس کے حسن و جمال يرآب فريفة تے۔ تما يول من بينه كرآين مرتے تے، ملاقات كى غاطر ترية تے، آج میں آپ سے ملنے آئی ہوں، تنائی ہے: موقع غنیمت سمجھو۔اس نے منہ پھیر کر کما

#### الالالالالله ومثق الى 84 (مثق تنقى الدمثق مبترى على المالالاللها

نی فی وہ وقت چلا گیا ہیں نے تمہاری ملا قات کے لئے نیکی کی روش کو اختیار کیا تھا مگر آب میر ا ول شہنشاہ حقیقی کی محبت میں لبریز ہو چکاہے۔اب تمہاری طرف دیکھنا بھی مجھے گوار انہیں۔

### عشق حقیقی

ایک مر تبدا میر تبلین جماعت سیدانهام الحن شاہ صاحب اجماع کے موقع پر بیان فرما کرائی خواب گاہ کی طرف بی یہ پیچے معقدین بھی چل رہے تھے۔ حفرت نے پیچے موقدین بھی چل رہے تھے۔ حفرت نے پیچے موقدین بھی جار کر ویکھا تو ایک شخص وست بستہ پیچے بیچے روتا ہوا آرہا ہے۔ چند قد مول پر حفرت نے پھر مڑ کر ویکھا تو وہ شخص بد ستورر وتا ہوا چلا آرہا ہے۔ حفرت نے چند قدم آگے بودھ کر پھر ویکھا تو وہ بستورر وتا ہوا چا آرہا ہے۔ آپ نے نمایت شفقت بھر ے لیج میں فرمایا ہمائی آپ کیول رور ہے ہیں؟ میں کیاا الداد کر سکتا ہوں؟ اس شخص نے جواب میں وہ مور ہا ہول۔ آپ نے فرمایا للہ کے ہم اس تی وقد میں مورت آپ کے عشق کی وجہ سے رور ہا ہول۔ آپ نے فرمایا للہ کے ہم اس تی موق کی کیا مورورت ہے ، کل آخر مر جاؤل گا۔ بھائی اس ذات سے عشق لگا جو ہم عاشق کی قدر کر سکتا موں اس ذات سے عشق لگاؤ جو ہمارے میں میں کس کس کس می محبت کی قدر کر سکتا ہوں اس ذات سے عشق لگاؤ جو ہمارے عشق کی و نیاو آخر ت بیس قدر کرے ۔ بیس کل مورائی گا تو پھر کس سے عشق کر کے والے ہیں ، بیس کس کس کی محبت کی قدر کر سکتا ہوں اس ذات سے عشق لگاؤ جو ہمارے عشق کی و نیاو آخر ت بیس قدر کرے ۔ بیس کل مورائی گا تو پھر کس سے عشق کر کے گا۔

م عشق آل زندہ گزیں کو باقی است وز شراب عا نفرایت ساتی است (اس حی و قیوم کا عشق اختیار کروجو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے باقی ہے اور۔ تیرے لئے شراب روح پرور کاساتی ہے) یادرہے جو عشق و محبت مخلوق کے ساتھ اللہ کی وجہ سے ہو وہ اللہ ہی کی محبت منی جاتی ہے ، مرشد کے ساتھ محبت اللہ کی محبت ہی کی وجہ سے ہے۔

الله رب العزت سے محبت كرنا اور اس كے احكام جالانا عشق حقيقى كملاتا ہے۔
عشق حقيقى سے و نيا بيس بھى كاميالى اور آخرت بيس بھى كاميانى حاصل ہوتى ہے۔ جنہيں
عشق حقيقى كا قطر و نصيب ہو جاتا ہے و نيا ان كى نظر ول بيس أيج ہو جاتى ہے۔ ذلف فتنہ
مير ان كى نظر بيس وم خرىن جاتى ہے۔ ظاہرى شكل و صورت كى چمك و مك سے وہ اپنى
آئے ھول كورى كر ليتے ہيں اور اسے دھوكا سجھتے ہيں۔

ا بک د فعہ مالک بن دینار مسیں جارہے تھے کہ ایک خوبھورت بابندی کو دیکھا کہ زرق مرق کیڑے پہنے ہوئے نازواندازے جارہی ہے۔ آپ کے دل میں خیال آیا کہ اس کو تقیحت کرنی جائے۔ چنانچہ آپ اس کے قریب ہوئے اور یو چھااے باندی کیا تہیں تهمارا آقا پچناچاہتا ہے۔اس نے کما کیوں ؟ فرمایا میں تہمیں خرید ناچاہتا ہوں۔وہ باندی مجھی کہ میراحسن و جمال دیکھ کراس ہوڑھے کادل بھی قابو میں نہیں رہا۔ اس نے اپنے نو کروں سے کما کہ اس بوڑھے کو ساتھ لے چلوہم اپنے آتا کو بدبات ضرور سنائیں گے۔ چنانچہ آپ ان کے ساتھ چل دیئے۔جب مالک کے گھر پہنچے توباندی نے بہنتے مسکراتے ٹھک ٹھک کراینے مالک کو واقعہ منایا کہ ایک پوڑھا بھی مجھے دیکھے کر دل دے بیٹھا، ہم اے ساتھ لائے ہیں۔ الک نے حفرت سے یو چھاادے بوڑھے میاں کیا آپ یہ باندی خریدنا چاہتے ہیں ؟ حضرت نے فرمایا ، بال الک نے یو جھا کتنے میں خریدو گے ؟ حضرت نے فرمایا دو خٹک تھجوروں کے بدلے میں ۔ مالک بیا جواب س کر حیران رہ گیا۔ یو چھنے نگا کہ اتنی تھوڑی قبت کس مناست سے لگائی ؟ حضرت نے فرمایا کہ اس میں عیب بہت ہیں۔ ایک تو اس کا حسن فانی ہے ایک دن ختم ہو جائے گا ، دوسر ا

عنقریب ہوڑ سمی ہوجائے گی منہ پر جھریاں پڑجا کمیں گی تؤدیکھنے کو دل نہ جاہے گا۔ چند ون نہ نمائے تو جم سے یو آنے لگے ، سر میں جو کیں برجائیں ، منہ سے بھی بدیو آنے لگے ، دانت گذے نظر آئیں۔بال نہ سلجھائے تو خو فٹاک شکل بن جائے بھر سب ہے مدھ کر سے کہ بے و فاالی ہے کہ آج تمہارے یاس ہے کل جب تم مرو کے تو کی اور کے پاس چلی جائے گی۔ مالک نے کمایہ سب باتیں ٹھیک ہیں بھر آپ نے دو خٹک تھجوروں کی قیت کیے لگائی؟ حضرت نے فرمایا کہ جھے ایک خاد مہ ملتی ہے جس کا حسن و جمال ہمیشہ ہیں۔ رے گا۔ جب مسکرائے تو دانتوں سے نور کی شعائیں نکلیں ، کپڑے ایسے کہ ستر ہزار رنگ جھلک رے ہوں کے ، اگر اینے کیڑے کا بلو آسان دنیا سے نیچے کر دے تو سورج کی روشنی ماند پر جائے ، اگر مروے سے ممكلای كرلے تو مردہ زندہ ہوجائے - با وفااتی کہ اس کے ول میں محبت کی اریں اٹھتی مجھے خود نظر آئیں ،اگر کھارایانی میں تموک ڈال دے تووہ میٹھا ہو جائے۔ یہ باندی جھے رات کے آخری پر میں کو ہے ہو كردور كوت تجديد صنے ل جاتى ہے۔ مالك كى آئكھوں سے آنسونكل آئے اس نے كما حفرت آپ نے مير كا حالت بدل وكا ـ

جاک اللہ کہ چشم یاز کروی مرا با جان جال ہمراز کردی {اللہ کچھے بدلہ دیے کہ میری آنکھیں کھول دیں اور بھے اسپے محبوب کا رازدان سایا}

مالک نے پی توبہ کرنی اور بقیہ ذندگی نیکی کے سابھ گزاری کمی نے پی کما ہے

اللہ نے پی توبہ کرنی اور بقیہ ذندگی نیکی کے سابھ گزاری کمی نے پی کما ہے

اللہ جو جا کمیں گے قبروں میں حسینوں کے بدن

ان کے ذشمیر کی خاطر راہ پینیبری نہ چھوڑ

ایک بزرگ اپنی مجالس میں فرمایا کرتے تھے کہ ہم نے تواللہ کی محبت کاولولد ایک،
عورت کی وجہ ہے حاصل کیا۔ ایک صاحب کے دل میں خیال بیدا ہوا کہ یہ کیا معاملہ ؟
چلو ذرا تحقیق تو کریں اس نے ان بزرگ سے تنائی میں پوچھا حضرت! یہ عورت والا
واقعہ کیا ہے ؟ حضرت نے فرمایا کہ ایک دفعہ میں دارالا فناء میں بیٹھا کام کر رہا تھا ایک
عورت آئی اور اس نے فتوی مانگا کہ مرد ایک بوی کے ہوتے ہوئے دوسری شاوی
کرسکتا نے یا نہیں؟

میں نے کہاشر کی اعتبار سے تواس کو چار شادیوں تک کی اجازت ہے ہیں اسے
کیے روک سکتا ہوں ؟ اس نے کہا کہ دوسر سے مردوں کے لئے بی اصول ہے لیکن
آپ میر سے خادید کے لئے لکھ دیں کہ وہ اور کہی سے شادی شیں کر سکتا۔ میں نے
انکار کر دیا۔ اب او هر سے اصرار اور اد هر سے انکار۔ او هر سے اصرار اور اد هر سے
انکار۔ بالاً خر اس نے ٹھنڈی سائس لے کر کہا حضر سے! شریعت کا تھم مانع ہے ورنہ
میں نقاب اٹھاتی اور آپ میزا حسن و جمال دیکھتے تو لکھنے پر مجبور ہو جاتے کہ جس
شخص کی ہوی اتن خوصور سے ہو اس کو دوسری شادی کرنے کی اجازت شیں۔ خیر
میں نے پھر بھی انکار کیا تو وہ چلی گئی گر میر سے اندر عشق الی کا دیپ جلا گئی۔ اگر ایک
عورت کو این حسن و جمال پر انتانا نے تو اللہ تعالیٰ کے حسن و جمال کا کیا عالم ہو گا ؟ کیا
وہ چاہے گا کہ اس کے ہوتے ہوئے انسان کی دوسرے کی طرف محبت کی نگاہ ڈالے۔

کوئی جی ہمر نے کی صورت ہی نہیں میرے لئے

کیے دنیا ہمر کے ہوجائیں جیس میرے لئے

اب تو ذوق حس اپنا ہوں کے ہو کر بلد
حس اوروں کے لئے حس آفریں میرے لئے

#### ایک اہم نکتہ:

اللہ تعالیٰ نے مخلوق میں ہے جس کسی کے ساتھ محبت کا تھم دیا ہے اس سے عشق کر نادر حقیقت محبت اللی ہی کی جمیل ہے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ نبی اکرم علیہ اپنی و عامیں فرمایا کرتے تھے

اللهم انی اسئلك حبك و حب من يحبك اللهم انی اسئلك حبك و حب من يحبك (اے الله بي آپ كى محبت كريں ان كر يہ ان كى بھى محبت جا ہتا ہوں اور جو آپ سے محبت كريں ان كى بھى محبت جا ہتا ہوں)

پس نبی اکرم علی سے عشق کرنا در حقیقت اللہ تعالیٰ سے ہی عشق کرنا ہے۔ اس طرح صحابہ اکرام ، اہلیت عظام اور اولیاء کرام سے محبت کرنا بھی اسی ذمرے میں شامل ہے۔ مزید پر آل شیخ سے محبت کرنا بھی اسی محبت کی وجہ سے ہے حضرت نثار فتی کے پچھ شعر ذرا تبدیلی کے ساتھ

مدت ہوئی ہے بیٹی ہے بھودے ہوئے گر
ہو کل کی بات جسے ہر اک بات یاد ہے
ہر شب شب برات تھی ہر روز روز عید
تاریک ول پر نور کی برسات یاد ہے
سینے سے لگ کے بیار سے ہاتھوں کو چومنا اب تک جمھے وہ پہلی ملاقات یاد ہے

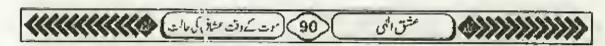
تا ہم مخلوق کی ان محبول میں حدود وقیود ہیں ان ہے بچھ ہے جمانایا گھٹا نا گناہ میں شامل ہے۔ تیجہ یہ جمانایا گھٹا نا گناہ میں شامل ہے۔ تیجہ یہ نکا کہ آپ علی ہے۔ مجب کرنا شرط ایمان ہے جب کہ پیرو مرشد ، مال ماپ ، اور مید کی پیول سے محبت کرنا عشق اللی ہی کی سیمیل ہے۔ بس عشق جفیق یہ ہے کہ ماپ ، اور مید کی پیول سے محبت کرنا عشق اللی ہی کی سیمیل ہے۔ بس عشق جفیق یہ ہے کہ

#### 

الله تعالی ہے محبت ہواور جس کی محبت کا الله تعالی نے تھم دیا ہے اس سے بھی محبت ہو۔ عشق حقیقی اور عشق مجازی کا نقابل:

- @ عشق حقیقی جائز اور عبادت ہے جب کہ عشق مجازی نا جائز اور گناہ ہے۔
- عشق حقیقی ہے وین و و نیا آباد جب کہ عشق مجازی ہے وین و و نیا مرباد ہو تی
- ๑ عشق حقیقی ہے ایک نہ ایک د ن و صل نصیب ہو گا جب کہ عشق مجازی میں ایک نہ ایک دن محبوب ہے جد ائی ہو گی۔
  - @ عشق حقیق سے ول منور ہوتا ہے جب کہ عشق مجازی سے ول سیاہ ہوتا ہے
  - @ عشق حقیق ہے دل زندہ ہو تا ہے جب کہ عشق مجازی ہے دل مر دہ ہو تا ہے
    - @ عشق حقیقی سے عزت ملتی ہے جب کہ عشق مجازی سے ذلت ملتی ہے۔
    - @ عشق حقیقی کاجوش دائمی ہوتا ہے جب کہ عشق مجازی کاابال و تق ہوتا ہے
- عشق حقیقی والول کا ٹھکانہ جنت ہے جب کہ عشق مجازی والول کا ٹھکانہ جہنم
- © عشق حقیقی کی راہ میں ہر پریثانی راحت ہے جب کہ عشق مجازی میں ہر پریثانی عذاب ہے۔
- ا عشق حقیقی والول کے چرول پر بہار کی تازگی اور عشق مجازی والول کے چرول پر نقی ہوتی ہے۔ (بلك عشرة كاملة)









عاشق صادق کی ساری زندگی موت کی تیاری کرنے میں گزرلی ہے کیونکہ موت ایک بل ہے جس پرے گزر کروصال مار ہونا ہے پس جب موت کاوفت قریب آتا ہے تواس پر خوشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

شکر للند کہ نمر دیم و رسیدیم بدوست آفریں باد بریں ہمت مردانہ ما {الله نعالیٰ کاشکر ہے کہ میں مرانمیں بابحہ دوست تک پہنچ گیا، میرے مردانہ ہمت کوشاباش دو}

اے جب خیال آتا ہے کہ آج امتحان کی گھڑیاں ختم ہوں گی اور موت ایک پل کی مانند ہے جوا یک دوست کو دوسرے دوست سے ملادیتی ہے تواس کی خوشی کی انتنا نہیں رہتی۔

یں سرور وصل سے لبریز مشاقوں کے دل
کر رہی ہیں آرزو کیں سجدہ شکرانہ آج
عاشق صادق کی موت کاوفت قریب آتا ہے تودوست احباب طبیب کوبلاتے ہیں
تاکہ اس کو ہماری سے شفا کے لئے دوادی جاسکے جب کہ مرنے دالے کی کیفیت یہ

ہوتی ہے کہ آج موت ہے زیادہ اکسیر دواکوئی نہیں ہے۔

از سر بالیں من مر فیز اے نادال طبیب ورد مند عشق را رفارد بجز دیدار نیست ورد مند کے اٹھ جا،عشق کے درد مند کے [اٹھ جا،عشق کے درد مند کے

لئے دیدار کے سوااور کوئی علاج نہیں }

موت کے قریب عاشق صادق کی بعض او قات الی کیفیت ہوتی ہے جیسا کہ وہ ایک تھا ماندہ سائل ہے جو تنی کے دروازے تک آپنچاہے اور اب وہ دروازہ کھلے گا تو محبوب اس کے دامن کو گوہر مراد ہے اہر دیے گا۔

، مفلما نیم آمره در کوئے تو است شینا، بلند از جمال روئے اتور

حيا، لله اله جمال روح الو

وست بحثا، جانب زنبیل ما

آفریں ہر دست و ہر بازوۓ تو جہ مفلس ہیں تمہاری گلی ہیں آئے ہیں ، اللہ کے واسطے اپنے حسن اے کچھ عطا سیجئے ۔ اپنے ہاتھ کو ہمارے نمشکول کی طرف بردھا کیں ۔ تمہارے ہاتھ کو ہمارے نمشکول کی طرف بردھا کیں ۔ تمہارے ہاتھوں اور ہازوؤں پر آفریس ہو}

عاش صادق کی آخری تمنا یک ہوتی ہے کہ اے نماز کے سجدے میں موت آجائے بامدینہ طیبہ میں موت آئے تاکہ اس کی بے قراری کو بمیشہ کے لئے قرار آجائے۔

۔ جان ہی وے وی جگر نے آج پائے یار پر ان عمر میں مگر نے آج پائے یار پر ان کے عمر محر کی ہے قراری کو قرار آہی گیا ۔ ان موت کے وقت عشاق کی کیفیت درج ذیل واقعات ہے واضح ہو سکتی ہے۔ "

الالالالالله عثق الى 92 مت كانت عثاق كاماك كالالاللالله

- ال حضرت بین بخم الدین کبری کے سامنے بودھا گیا۔ جان بدہ ، جان بدہ ، جان بدہ ) (جان دے دو، جان دے دو، جان دے دو) اور بیر کمہ کر فوت ہو گئے۔
- ایک عاشق صادق طواف کعبہ کے لئے اپنے گھر سے روانہ ہوئے۔ جب اس کی نظر بیت اللہ شریف پر پڑی تو بجب کیفیت میں بیہ شعر پڑھ کر فوت ہو گئے۔

۔ چو ری بحوئے ولبر بسیار جان مضطر کہ مبادا بار دیگر نری بدیں تمنا {جب محبوب کے کویے میں پہنچ جائے توبے قرار جان کو میرو کر دے۔ابیانہ ہوکہ دوبارہ اس تمناکونہ پہنچ سکے}

- حفرت خواجہ فریدالدین عطارایک مر تبہ اپنی دکان پر پیٹے ہوئے تھے ایک فقیر بہ نوادافل ہوااور چاروں طرف دیوار کے ساتھ پڑی شیشیوں کو غورے دیکارہا۔

   آپ نے پوچھاکیابات ہے تواس نے کہا کہ آپ کی جان اتن شیسٹیوں میں اکلی ہوئی ہے یہ کیے نظے گی ؟ آپ نے فرایا میاں جیسے تمہاری جان نکلے گی وہی ہی ہاری جان نکلے گی۔ اس فقیر نے یہ ساتو و ہیں فرش پر لیٹ کر کپڑا اپنا اوپر اوڑھ کر کہامیاں ہاری جان توا یہ توا یہ نکلے گی۔ لا الله الا الله محمد رسول الله جب آپ نے قریب پہنچ کر اے بلایا جلایا تو دیکھاکہ وہ توا پی جان جان جان آفرین کے سپر دکر چکا ہے۔ آپ کے دل پر اس واقعہ کا دائر ہوا آپ کی زندگی کا رخ بدلا۔ حتی کہ آپ خواجہ فرید الدین عطار ہے واقعہ کا دائر ہوا آپ کی زندگی کا رخ بدلا۔ حتی کہ آپ خواجہ فرید الدین عطار ہے واقعہ کا دائر ہوا آپ کی زندگی کا رخ بدلا۔ حتی کہ آپ خواجہ فرید الدین عطار ہے

الالالالالالالاله منتق الى 93 (مدير كورات مدان كرماك

اور آپ نے تذکرۃ الاولیاء کتاب لکھی۔

€ - حضرت سری سفطی ایک مرجبہ چند نظراکے ہمراہ ذکرہ شخل میں مشغول ہے کہ ایک عاشق صادق آیا اور ہو چھنے لگا کہ یہاں کوئی الیم جگہ ہے جہاں پر انسان سر سکے۔
آپ یہ سن کر جیران ہوئے اور قریبی کنوئیں اور مسجد کی طرف اشارہ کیا کہ ہاں وہ جگہ ہے ۔ وہ شخص وہاں گیا کنویں کے پانی سے وضو کیا مسجد میں دور کعت نماز پڑھی اور لیك میا۔ جب اگلی نماز کاوقت آیا تولوگ مسجد میں واغل ہوئے تو کسی نے ان کو جگانا چاہا کہ نماز کاوقت قریب ہے ، ویکھا کہ وہ اللہ تعالیٰ کو بیارے ہو چکے تھے۔

• ممثاد دینوری کی و فات کا و فت قریب آیا تو کسی نے دعادی ، اے اللہ! ممثاد کو جنت کی نعتیں عطافر ما۔ آپ نے جیران ہو کراس کی طرف دیکھااور کما گزشتہ بیس سال سے جنت خوب مزین کر کے میرے سامنے پیش کی جاتی رہی مگر بیس نے ایک لمحہ کے لئے بھی اللہ تعالی ہے نظر ہٹا کراس کی طرف نہیں دیکھا۔

و - حضرت ان فارض کی و فات کاو فت قریب آیا توان کے سامنے جنت کو پیش کیا گیا تووہ طالب دیدار مولی تھے۔انہوں نے شعر پڑھا

ان کان منزلته فی الحب عند کم
ما قد رانیت فقد ضیعت ایامی
آگر محبت میں میرامر تبہ آپ کے ہال ہے ہو میں نے دیکھا تو پھر
میری دندگی ضائع ہو گئی ہے

ان کی چوٹی بیشی ان کے پاس آئی اور جا ہتی کہ الا مجھ سے کھیلیں اور با تیمی کریں وہ سے ان کی چوٹی بیشی ہوئیں تھیں۔ ان کی چوٹی بیشی ان کے پاس آئی اور جا ہتی تھی کہ الا مجھ سے کھیلیں اور با تیمی کریں وہ خاموش آئکھیں برز کئے لیٹے محوذ کر و فکر رہے۔ بیشی ان نے روٹھ گئی اور اپنی دادی سے کنے گئی کہ اب میں اوے نمیں بولوں گے۔ چنانچہ دادی نے الن بررگوں سے کمادیکھویہ چھوٹی بیشی آپ نے باراض ہوگئ ہے آپ اسے منالیں۔ انہوں نے آئیسیں کھول کر دیکھا اور کماکون بیشی ، کمیں بیشی ، ہم نے تواپنیار کو منالیا۔ لا الله الا الله ماحمد رضول الله یہ کر فوت ہوگئے۔

ایک صحافی کو میدان جنگ میں تلوار کاوار لگا تو فرمایا فؤت و رب المکعبه (رب کعبه کی قتم بین کامیاب ہو گیا) ہے کہ کر شہید ہو گئے۔

جان دی دی ہوئی ای کی تھی حق اوا نہ ہوا ہوں ای کی تھی علام حق تو ہے ہوا ہے کہ حق اوا نہ ہوا اور ایک نوجوان مر اقبہ میں مشغول تھے کہ ای حال میں موت آگئی۔

ایک بزرگ نے موت کے وقت کیا:

یا لیت قوم پالمون بما غفرلی ربی و جلعنی من المکرمین (کاش که میری قوم کو پند چال که مخش دیا مجھ پروروگار نے اور مجھ عزت والول میں ہے۔ عادیا)

ایک اور بزرگ نے موت کے وقت کہا:

مثل هذا فليعمل العاملون (اس جيم ك لئ عمل كرنے والے عمل كريس)

و دراتم الحروف ك ايك مربان دوست تقے۔ بہت نيك ، متقى اور متواضع انسان تقے۔ بہت نيك ، متقى اور متواضع انسان تقے۔ في ادر عمرے كرنے ميں بى ان كاوقت گزر تا تقا۔ جب ان كے سامنے محبت اللى كا تذكرہ كيا جاتا تو آنكھوں ہے آنسودك كى لڑى لگ جاتی۔ عمر تقریباً اى سال كے لگ بھگ تقى۔ ايك مرتبہ رمضان المبارك ميں معجد نبوى ميں معتكف تھے كہ رياض الجنة بھگ مقى۔ ايك مرتبہ رمضان المبارك ميں معجد نبوى ميں معتكف تھے كہ رياض الجنة

#### المالالالالله عنون كي مالت كارت عنون كي مالت كالمالالله

میں عصر کی نماز اداکرتے ہوئے تجدے میں اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ایک وقت میں کتنی سعاد تیں کیجا ہو کیں۔

> (2) مجد نبوى بين موت آئي (1) مدینه طیبه میں موت آئی

> > (4) ماوضوموت آئی

(6) سجدے کی حالت میں موت آئی

(7) روزے کی حالت میں موت آئی (8) اعتکاف کی حالت میں موت آئی

(9) مبحد نبوی میں نماز جنازہ پڑھی گئ (10) جنت البقیع میں مد فون ہوئے

آخر کل این خاک در مے کدہ ہوئی

بینجی و ہیں یہ فاک جمال کا خمیر تھا

ذلك فضل الله يوتي من يشاء و الله ذو الفضل العظيم

(پیہ اللّٰہ کا نَصٰل ہے ، جس کو جاہے عطا کر دیتے ہیں اللّٰہ بیڑے فضل والے ہیں )

🗗 ۔ حضر ت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؓ کی وفات ہو کی تولوگوں نے پیشانی پر

لكها بهواد يكهاب

(3)رباض الجنة مين موت آگي

(5) نماز کی حالت میں موت آئی

هذا حبيب الله مات في حب الله (پیہ اللہ تعالیٰ کادوست ہے بیہ اللہ ہی کی محبت میں مراہے)





# Charles II

جن عشاق کو موت کے وقت عنایات اللی کا ثمر نصیب ہو تا ہے ان کی قبر کے حالات بھی عجیب وغریب ہوتے ہیں۔

الد میں عشق الی کا داغ لے کے چلے الد میری رات سی تھی چراغ لے کے چلے الد میری رات سی تھی چراغ لے کے چلے

چندوا قعات درج ذیل ہیں۔

حضرت على عن معاذرازى سے تبريس فرشتوں نے پوچھاكد كيالائے ہو؟ جواب دياكہ ميرے آ قاكا فرمان عظيم الثان تھا۔ الدنيا سجن المومن (دنيامومن كے لئے قيد خانہ ہے) اب جھے بتاؤكہ قيد خانے سے كوئى كيالاسكتا ہے؟ فرشتے يہ جواب من كر ھلے گئے اور قبر كوباغ بهاديا كيا۔

حضرت بایزید بسطائی ایک شخص کو خواب میں نظر آئے اس نے پو پھا کہ قبر میں کیا معاملہ ہوا؟ فرمایا، کہ فرشتے پو چھنے گئے کہ اوبوڑھے! کیا لائے ہو؟ میں نے جواب دیا کہ جب کوئی بادشاہ کے در پر آتا ہے تو یہ نہیں پوچھتے کہ کیا لائے ہوبلحہ میہ پوچھتے ہیں کہ جب کوئی بادشاہ کے در پر آتا ہے تو یہ نہیں پوچھتے کہ کیا لائے ہوبلحہ میہ پوچھتے ہیں کہ کیا لیئے آئے ہو ؟ فرشتے یہ جواب من کر خوش ہوئے۔

رابد بھری "اپن وفات کے بعد کسی کو خواب میں نظر آئیں اس نے پوچھاکہ کیا ہا؟

فرمایا، کہ فرشتے آئے تھے پوچھنے لگے، من دبلے ہیں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ سے جاکر کہہ وہ کہ یااللہ! تیری اتن ساری مخلوق ہے اور ان ہیں سے تو جھے ایک بوڑھی عورت کو میں بھولا، میر اتو تیرے سواہے ہی کوئی نہیں۔ کھلا ہیں تجھے کیے بھول عتی ہوں ؟ میں جھز ت جیند بغد ادئ سے قبر ہیں فرشتوں نے سوال کیا کہ من دبلے۔ آپ نے فرمایا کہ میں ربلے۔ آپ نے فرمایا کہ میرا رب وہی ہے جس نے فرشتوں کو تھم دیا تھا کہ آوم علیہ السلام کو سجدہ کرو۔ فرشتے یہ جواب س کر چران ہوئے اور چلے گئے۔

♦ حضرت شخ عبدالقادر جیلائی اپنی و فات کے بعد کسی شخص کوخواب میں نظر آئے،
اس نے پوچھا کہ حضرت! آگے کیا بنا؟ فرمایا کہ فرشتوں نے آگر پوچھا کہ من دبك،
میں نے جواب دیا کہ تم سدرة المنتی سے نیچ از کر (کھر بہا کھر ب میل کا فاصلہ طے
میں نے جواب دیا کہ تم سدرة المنتی سے نیچ از کر (کھر بہا کھر ب میل کا فاصلہ طے
کر کے ) آئے اور اللہ تعالیٰ کو نہیں بھولے تو کیا ہیں سطح ذیبن سے چار فٹ نیچ آگر
سب کی ہمول جاؤں گا۔ پس میر ہے او پر رحمت المی کا دروازہ کھول کر میری قبر کو جنت
منادیا گیا۔
منادیا گیا۔

عدیث پاک یک آیا ہے کہ جب مومن کو قبر میں وفن کر دیا جاتا ہے تواللہ رب العزت فرشتوں ہے فرماتے ہیں کہ یہ میر ابھ و دنیا سے تھکا مائدہ آیا ہے۔ اسے کہ وو کہ نیم سخنو مة العووس (دلمن کی نیند سوجا) یمال محد ثین نے ایک نکتہ تکھا ہے کہ یہ ضمیں فرمایا کہ تو میٹی نیند سوجاہی ہیں رازیہ خمیں فرمایا کہ تو میٹی نیند سوجاہی ہیں رازیہ ہے کہ جو اس کی نیند سوجاہی ہیں رازیہ ہے کہ جب دلمن سوتی ہے تواس کو وہی جگاتا ہے جو اس کا محبوب (خاوند) ہو تاہے یہ بعدہ قبر میں دلمن کی نیند سور ہاہے اس کوروز محشر وہ جگائے گاجواس کا محبوب (اللہ تعالی محبوب (اللہ تعالی ) ہوگا۔ دلمن جا گے تو خاوند کا مسکراتا چرہ وہ کھے یہ عاشق صادق روز محشر جب جا گے گاتا ہے تو اللہ تعالی کو مسکراتا چرہ وہ کھے یہ عاشق صادق روز محشر جب جا گے گاتا ہے تو اللہ تعالی کو مسکراتا چرہ وہ کھے یہ عاشق صادق روز محشر جب جا گے گاتا ہے تو اللہ تعالی کو مسکراتا وہ کھے یہ عاشق صادق روز محشر جب جا گے گاتا ہے تو اللہ تعالی کو مسکراتا دیکھے گا۔

الالالالالله مثق التي 98 دوز محر مثال كي مالت عليالالاللالله

اب8

Colduna (Colduna Colduna Coldu

صدیث پاک میں آیا ہے کہ بعض لوگ روز محشر اس حال میں کھڑے ہوں گے کہ وہ اللّٰہ تعالیٰ کی طرف د کمھے کر مسکرائیں گے اور اللّٰہ تعالیٰ ان کی طرف د کمھے کر مسکرائیں گے۔ آواز آئے گی

یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربك راضیة مرضیة فادخلی فی عبادی و ادخلی جنتی

[اے نفس مطمئنہ اپنے رہ کی طرف لوٹ جاوہ 'بنچھ سے راضی تو اس سے راضی پھر تو میرے بیدوں بیں داخل ہو جااور میری جنت میں چلا

وا}

اللہ تعالیٰ ہے محبت کرنے والوں کوبلے اللہ تعالیٰ کی وجہ ہے آپس میں محبت کرنے والوں کو عرش کاسایہ عطا کیا جائے گا۔ یہ وہ دن ہوگا جس دن عرش کے سائے کے سوا دوسر اکوئی سایہ نہ ہوگا۔ عام لوگوں کے لئے قیاست کا دن ستر ہزار سال مح ہراہر ہوگا۔ جب کہ عشاق کے لئے وہ دن فجر کی دور کھت سنتیں پڑھنے کے بند رہادیا جائے گا ان کے لئے مشک وزیر جد کے فیلے ہوں گے جن پروہ سیر کریں گے اور اپنے محبوب ان کے لئے مشک وزیر جد کے فیلے ہوں گے جن پروہ سیر کریں گے اور اپنے محبوب حقیق کے جمال کا مشاہدہ کرتے رہیں گے۔

الالالالالله ومثق اللي 99 روز محر مثال كى ماك المالاللالله

عاشقال را با قیامت روز محشر کار نیست عاشقال را جز تماشائے جمال یار نیست {عاشقوں کو قیامت کے ساتھ محشر کے دن کوئی کام نہیں عاشقوں کے لئے سوائے مجبوب کے جس کے مشاہدہ کے کوئی کام نہیں}

بعض عشاق کا تو یہ حال ہوگا کہ جنت کے دروازے پر پہنچ کر رضوان سے کمیں گے کہ ہم دنیا میں سنا کرتے تھے کہ جنت میں ہمیں دیدار ہوگا۔ رضوان داروغہ جنت میں اللہ تعالیٰ سے پوچھے گارب کر ہم ابھی میزان عدل قائم نہیں ہوااور بیدلوگ جنت میں داخلہ چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ پوچیس گے کہ اے میرے بعدو! تم نے حساب کتاب تودیا نہیں اور جنت میں جانے کے متمنی ہو۔ عشاق عرض کریں گے اے رب کریم! آپ جانے ہیں اور جنت میں جانے کے متمنی ہو۔ عشاق عرض کریں گے اے رب کریم! آپ خان والے بنا ہمیں و نیاوی نازو جانے ہیں کہ ہم نے دنیا ہے رخ موڑا اور آپ سے رشتہ جوڑا تھا، ہمیں و نیاوی نازو نعت سے کوئی دلچیں نہ تھی، ہم نے دنیا میں قناعت کی آپ سے محبت کرتے رہے ، راتوں کو آپ کے حضور ابجو در ہے ، مناجات میں رازو نیاز کی با تیں کرتے غزدوں کی طرح را تیں اس کرتے اور آپ کی رضا جوئی کے لئے تڑ ہے رہے ، جب ہماری موت طرح را تیں اس کر ہے اور آپ کی رضا جوئی کے لئے تڑ ہے رہتے ، جب ہماری موت آئی تو ہمارے یاس آپ کی محبت کے سوانچھے باتی نہیں تھا۔

۔ حضور یار ہوئی وفتر جنوں کی طلب گرہ بین لے کے گریبان کا تار تار چلے

اب ہمارے کندھے پر تیرے در کی چٹائی کے سوا پہم نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتے رضوان سے فرمائیں گے۔ رضوان! یہ لوگ میرے عشاق ہیں ان سے کیا حساب کماب لبنا، جنت کے دروازے کھول دو اور ان کو بغیر حساب کتاب کے اندر جانے دو۔

ایک روایت کا مفہوم ہے کہ وہ عشاق جو دنیا میں زہر و ریاضب اور فقر و فاقہ کی از ندگی گزاریں گے قیامت کے دن اللہ تعالی ان سے معذرت فرمائیں گے جیے ایک دوست کو کی چیز ندد ینے کی وجہ سے دوسر سے دوست سے معذرت کرتا ہے۔

دوست کو کی چیز ندد بینے کی وجہ سے دوسر سے دوست سے معذرت کرتا ہے۔

وست کو کی چیز ندد بینے کی وجہ سے دوسر سے دوست سے معذرت کرتا ہے۔

وست کو کی چیز ندد بینے کی وجہ سے دوسر سے دوست سے معذرت کرتا ہے۔

وست کو کی چیز ندد بینے کی وجہ سے دوسر سے دوست سے معذرت کرتا ہے۔

وست کو کی چیز ندد بینے کی وجہ سے دوسر سے دوست سے معذرت کرتا ہے۔

وست کو کی چیز ندد بینے کی وجہ سے دوسر سے دوست سے معذرت کرتا ہے۔

روز محشر عشاق کا مجمع حوض کو ٹر کے قریب لگے گا اللہ تعالیٰ کے محبوب شافع اللہ نیمین رحمۃ اللعالمین ﷺ انہیں حوض کو ٹرسے جام ہمر کر پلائیں گے۔ اپنے ہر ہر امتی کو وضو 'نماز کے نشانات اور اعضاء کی نور انہیت سے بہچا نیس گے۔ فرشتے بھی امت محمد یہ عظیمی کے ان لوگوں کو دکھے دیکھ کر نمال ہول گے۔

م جو پنچا حشر میں ٹاقب فرشتے سب پکار اٹھے میں ہو کھے کھ کے غلاموں کے غلاموں کا غلام آیا

روز محشر کی سختیاں کفار مشر کمین ، منافقین اور فاسقین کے لئے ہوں گی۔ عشاق
پل صراط ہے ہوا کی تیزی ہے گزریں گے۔ جب جنم کے اوپر سے گزرنے لگیں گے
تو جنم کی گرمی ان کے نور ایمان کی وجہ سے ٹھنڈک میں بدلنے لگے گی۔ جنم پکارے گ
جلدی گزر جاؤ۔

روز محشر عناق کو اللہ تعالیٰ شفاعت کا اختیار دیں گے۔ وہ اپنے ساتھ کی گناہ گاروں کو لیے کر جنت میں جائیں گے۔ محشر کی شخیوں سے وہ خود تھی بچیں گے اور دوسروں کو لیے کر جنت میں جائیں گے۔ محشر کی شخیوں سے وہ خود تھی بچیں گے اور دوسروں کے بچنے کا سبب تھی بنیں گے۔ان کے سامنے ایک نور مہو گا جس کی روشنی میں ان کو جنت سے درواز ہے تک پہنچا ئیں گے۔

و سیق الذین اتقوا ربھم الی الجنة زموا (اور لے جایا جائے گاان لوگول کو جو اپنے رب نے ڈرمے جنت کی طرف گروہ گروہ) الالالالالالاله وشق الى (وز تحفر مطال كى مالت كالمالالالله

د نیابیں جوا ہے دلوں میں محبت الٰہی کو پریدا کریں گے روز محشر ان کے دلول پر اللّٰهُ تعالیٰ خصوصی عنابیت کی نظر ہو گی اس دن ہال واولاد کام نہ آئے گی۔

۔ یوم لاینفع مال و لا بنون الا من اتبی الله بقلب سلیم (جس دن نہ مال کام آئے گااور نہ اولاد گر جو اللہ کے پاش قلب سلیم کے ساتھ آئے گا) ساتھ آئے گا)

یہ دنیا میں غربت و سکنت کی زندگی گزار نے دالے تیامت کے دن کے معزز مہمان ہوں گے۔ حدیث پاک میں آیا ہے کہ نبی علیقے دعاما نگتے تھے

اللهم احيني مسكينا و امتنى مسكينا و احشرني في زمرة المساكين

(اے اللہ مجھے مسکین ہی زندہ رکھنا اور مسکین ہی وفات دینا اور مجھے مساکین کی جماعت کے ساتھ اٹھانا)

اللہ وہ دل دے جو ترے عشق کا گھر ہو دائمی رحمت کی تری اس پر نظر ہو دل دے کہ ترے عشق میں بیہ حال ہو اس کا محشر کا اگر شور ہو تو بھی نہ خبر ہو







### CHECULUS PO

اس د نیابیں آفتاب کا طلوع ہو نا ہی آفتاب کی دلیل ہے ، عطر کی خوشبو ہی اس کی موجود گی کا ثبوت ہے۔

مشک آنست کہ خود ہوید نہ کہ عطار بھوید (کستوری خود خوشبودی ہے یہ نہیں کہ عطاراس کی تعریف کرے) درج ذیل میں عشاق کی بیجان کے چندولا کل درج کئے جاتے ہیں۔

عشاق کی بیجان بھی ان بھی کا پنی ذات سے ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے مرایا اللہ یہ ان بھی گئی تو آپ علی ہے فر ایا اللہ یہ اللہ (جن کے دیکھنے سے اللہ یاد آگے) عاشق صاوق کی فر ایا اللہ ین اذا رؤ واذکر اللہ (جن کے دیکھنے سے اللہ یاد آگے) عاشق صاوق کی بہجان اس کا پر اتوار چرہ اور اس کی وجا بہت ہوتی ہے۔ اجنبی لوگ اسیس دیکھ کر بہجان لیتے جیں۔ گوان کی ظاہری وضع قطع بہت معمولی ہو مگر عقل سلیم رکھنے والا مخفس ایک نظر ڈالتے بھی بہجان لیتا ہے۔ ول ان کی طرف اس طرح تھنچے ہیں جس طرح لوہا متناطیس کی طرف جی حرف اس کی طرف اس کی طرف کی طرف کا سے متناطیس کی طرف کی طرف کا ہے۔

قرآن مجید میں عشاق کی تین نشانیال بتائی گئی ہیں۔ ارشادباری تعالیٰ ہے۔ الذین اذا ذکر اللہ و جلت قلوبھم و اذا تلیت علیهم



آیته زادتهم ایمانا و علی ربهم یتو کلون
(وه لوگ که جب ان کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے توان کے دل
لرز نے لگتے ہیں اور جب ان کے سامنے آیات کی تلاوت کی جائے توان
کے ایمان زیادہ ہونے لگتے ہیں اور وہ اپنے رب پر توکل رکھتے ہیں)
پہلی نشانی ہے بتائی گئی ہے کہ جب الکے سامنے اللہ کا تذکرہ ہو تا ہے توان کے دل
پیر کئے گئتے ہیں۔ بقول

اک دم بھی محبت چھپ نہ سکی جب تیر اکسی نے تام لیا دو سری نشانی میہ بتائی گئی کہ وہ اللہ تعالیٰ پر تو کل کرتے ہیں۔

صدیت پاک میں ارشاد ہے کہ نبی کر یم علیہ ہے مومن (عاشق صادق) کی ویک نشانی ہو چھی گئی تو آپ علیہ ہے فرمایا

التجافى عن دار الغرور و الانابته الى دار الحلود والاستعداد للموت قبل نزوله

ونیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یا رب
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی جھ گیا ہو
دوسری نشانی ہے کہ ہمیشہ رہنے والے گھریعنی جنت کی طرف ان کی توجہ مرکوز
ہوجائے۔ تیسری نشانی ہے کہ موت سے قبل اس کی تیاری، جس طرح محب اپنے
محبوب سے ملاقات کی تیاری کرتا ہے۔ بقول شاعر

المالالالاله عشق المى 104 ماشق سادق كى پېچاپ المالالالاله

اے باد صبا دیکھو تو سہی مہمان جو آنے والے ہیں کلیاں نہ چھانا راہوں میں ہم پلکیں پچھانے والے ہیں

عاشق صاوق بھی اینے محبوب حقیقی سے ملا قات کی تیاری کر تا ہے۔ حدیث یاک س بالموت جسر يوصل الحبيب الى الحبيب (موت ايك بل بجوايك دوست کودوس ہے دوست سے ملاویتی ہے )۔

ویا 4 عربی کامشہور شعرہے

لو كان حبك صادقا لا طعته

ان المحب لما يحب مطيع {لعنی اگر تیری محبت کی ہے تو اس کی اطاعت کرے گا بیشک محبوب محبوب کا مطبع ہو تاہے} ،

عاشق صاوق ہمیشہ اینے محبوب کی اطاعت کر تاہے۔ پس میں سب سے بردی پہیان ہے۔ عاشق صادق کی پوری زندگی شریعت و سنت کے مطابق ہوتی ہے۔ حضر ت بایزید بسطائی کے سامنے خرد زہ پیش کیا گیا۔ آپ نے یو جھاکہ اس کو کس طرح کاٹ کر کھانا سنت ہے۔ علائے مجلس کے پاس کوئی واضح سندنہ تھی آپ نے اس کو کھانے سے ہی انکار کردیا کہ ممکن ہے میں ایک طریقے سے کھاؤں مگرنی علیقے نے اس کو دوسرے طریقے سے کھایا ہو تو سنت کی خلاف ورزی نہ ہو۔ اگر اس متم کی چیزوں میں جس طریقے ہے بھی انسان کھائے شریعت میں اجازت ہوتی ہے مگر عشاق تو محبوب کے نقش قدم پر چلنای ایناسر مایا حیات سیجھتے ہیں۔

عاشق صادق کی ایک خاص بہچان ہے کہ وہ محبوب کے غیر کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھنا بھی پیند نہیں کر تا۔ ای لئے شرع شریف میں جس طرح اللہ



مثن الله (105) مائن مادن کې پول (105)

تعالیٰ سے محبت کرنا عبادت ہے ای طرح اللہ تعالیٰ کے غیر سے بھن رکھنا بھی عبادت ہے۔ماسواکی محبت سے عاشق صادق کاول خالی ہو تائیے۔وہ لا الہ الا اللہ کی تلوار ہے ماسوا کو نیست و نابور کر دیتا ہے۔ عشق حقیقی کی بات تو بہت بلند ہے عشق مجازی والے بھی اس چیز کو پسند نہیں کرتے۔ چنانچہ ایک شخص نے کسی حسینہ کو دیکھا تو کہنے لگا کہ میں تمهاراعاشق ہوں اور تمہیں چاہتا ہوں۔اس نے کما میرے پیچھے میری بہن آرہی ہے وہ مجھ سے بھی زیادہ خوبھورت ہے۔ وہ شخص پیچھے ویکھنے لگا تواس حیینہ نے اپناجو تااس کے سریر رسید کیااور کما کہ او جھوٹے آگر تھے جھے ہے عشق تھا تو پھر کسی اور طرف دیکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ایک شخص نے ملکہ زہیدہ خانون کے عشق کاد عویٰ کیا تھا۔ ذہیدہ نے اسے بلا کر کما کہ تم کافی ہوی رقم لے لواور بہات نہ کرو۔ اس نے کما کتی ؟ زمیدہ نے کمادی ہزار دینار۔ بیبات س کروہ جیب ہو گیا۔ زمیدہ نے ہارون الرشیدے کہا کہ یہ جھوٹا مکارے اے جوتے لگوادو، جب جوتے پڑے توویاغ ٹھیک ہو گیا۔

حضرت خواجہ عثان ہارونی فرمایا کرتے تھے کہ عاشق صادق کی تین نشانیاں ولیل 6 ہیں۔ ا) زمین کی طرح عاجزی ہونہ



۲) آنآب جیسی شفقت ہو۔

۳) سمندرول جیسی سخاوت ہو۔



کی شاعر کا عجیب کلام ہے۔ دلیل عاشقال راسہ نشانی اے پسر ، رنگ ذرد و آہ سر د و چثم تر يا كم خوردن كم كفتن و كم خفتن {اے طفل عاشقول کی تین نشانیال میں رنگ زرو آہ سرو، چیٹم تر۔ گویا سالکین

طریقت کی بھی تین نشانیاں ہیں کم کھانا، کم یو لنا، کم سونا }

پہلی نشانی ہے کہ رنگ ذرد ہوتا ہے۔ کثرت مجاہدہ وریاضت کی وجہ سے عمو آالیا ہوتا ہے۔ ووسر کی نشانی ہے کہ آہ سر د ہوتی ہے، محبوب کے ججر میں ٹھنڈی آئیں ہمر نا عشاق کا شیوہ ہوتا ہے۔ تیسر کی نشانی ہے کہ چٹم تر ہوتی ہے دل کا حال اور ابال آئھوں عشاق کا شیوہ ہوتا ہے۔ چو تھی نشانی ہے کہ کم کھاتے ہیں، عاشق صادق وال ساگ کے راستے باہر آتا ہے۔ چو تھی نشانی ہے کہ کم کھاتے ہیں، عاشق صادق وال ساگ کے لطف اور مزے کے چھے نہیں پڑتا فقط کر سید ھی رکھنے کے لئے کھانا کھاتا ہے۔ پانچویں نشانی ہے کہ کم او لتے ہیں۔ جوباطن میں محبوب ہے محو گفتنگو ہوا ہے ظاہر میں پانچویں نشانی ہے کہ کم او لتے ہیں۔ جوباطن میں محبوب ہے مو گفتنگو ہوا ہے ظاہر میں دیادہ با تھی کرنے کا خیاب نہیں ہوتا۔ اکثر اولیاء اللہ ضرورت کے مطالی بات کرتے ہیں ورنہ خاموش رہنا ان کی عادت ہوتی ہے۔ حضرت خواجہ باتی باللہ ہے کی نہیں تو لوگوں کو حضرت آپ ہر وقت خاموش رہنے ہیں آگر بچھ وعظ و نصیحت فرمایا کریں تو لوگوں کو فائدہ ہوجائے گا۔ آپ نے فرمایا جس نے ہماری خانموش سے بچھ نہیں پایا وہ ہماری فائموش سے بچھ نہیں پایا وہ ہماری باتوں سے بھی بچھ نہیں یا ہے گا۔

چھٹی نشانی میہ ہے کہ کم موتے ہیں ، عاشق صادق کو نیند کمال آتی ہے۔ اس کی راتیں توذکر وعبادت میں گزرتی ہیں۔ ایک بررگ فرمایا کرتے تھے کہ سالک جب تک نیند کے غلبہ سے گرنہ جائے یا گرنے کے قریب نہ ہوجائے اس وقت تک اسے سونا نہیں چاہئے۔

عشق میں خواب کا خیال کے نہ کی آگھ جب سے آگھ گی

عاشق مبادق ساری زندگی ای اضطراب اور به قراری میں گزار دیتا ہے حتی کہ و اعبد ربك حتى ياتيك اليقين كامعامله اس پرصادق آجاتا ہے د الالالاللالله المنتوافي (107) المنتوافي المنتوافي (107)

محبت کا اثر ہونے نہ پائے انہیں میری خبر ہونے نہ پائے محبت کے سفر میں شرط سے ہے کہ کمل سے سفر ہونے نہ پائے کہ کمل سے سفر ہونے نہ پائے



ابر10

## Chi Diplom

آج کے مادی دور میں انسان اپنے جسمانی نقاضوں کو پور اکرنے میں اتنامگن ہے کہ اللہ تعالیٰ سے لگن والا معاملہ غفلت کا شکار ہے۔ جسے دیکھووہ نفس کی مکار بوں کا شکار ہما ہوا ہے اور نفس کی بوجامیں مشغول ہے۔

ے جال دل جس ہے۔ میں کتنا کوئی ایبا نہ ملا مت کے بعدے تو ملے اللہ کا بعدہ نہ ملا ایسے لگتا ہے کہ وہ سینے جو عشق الهی کی زیادتی سے سرخ انگاروں کی طرح محرم رہتے تھے آمجے راکھ کے ڈھیرکی طرح سے بوئے ہیں۔

حقیقت خرافات میں کھو، گئی میں است روایات میں کھو گئی بیمات روایات میں کھو گئی بیماتا ہے دل کو میال خطیب گر لذات شوق سے بے نصیب وہ صونی کہ تھا خدمت حق میں مرد المانت میں کیا دیانت میں خرد عجم کے خیالات میں کھو گیا

وہ سالک مقامات میں کھو سمیا جھی عشق. کی آگ اندھیر ہے مسلمان نہیں راکھ کا ڈھیر ہے

ائل کی حقیقت ہے لوگ نا آشنائ چکے ہیں۔ نماز کی عاضری ہوتی ہے گر حضوری سے ناواقف ہیں، روزے کی وجہ ہے جم کھانے پینے سے پر ہیز کر تاہے گر گناہوں سے کامل پر ہیز نصیب نہیں ہوتا، پیٹ کاروزہ رکھا گر آنکھ کے روزے سے محروم رہے۔

محبت کا جنول باتی نمیں ہے وہ دل دہ آرزو باتی نمیں ہے ماز دہ قربانی و مج نماز روزہ د قربانی و مج سب باتی ہے تو باتی نمیں ہے

ایک وقت تھا کہ نوجوان رات کے آخری پنر میں اٹھتے تھے بارگاہ المی میں سر جھکاتے تھے ، آج وہ چرے نظر نہیں جھکاتے تھے، آج وہ چرے نظر نہیں آتے جو غمز دوں کی طرح راتیں بسر کیا کرتے تھے۔

تیری محفل بھی گئی جاہنے والے بھی گئے سب کی آئیں بھی گئی جاہنے کے نالے بھی گئے شب کی آئیں بھی گئیں سبح کے نالے بھی گئے آئے ۔ عشاق گئے وعدہ فردا لے کر اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر مومن کی وہ نگا جی جو دلول کو چرتی چلی جاتی تھیں اور مادے سے پارد کھنے کی صلاحیت رکھتی تھیں آئے کہیں ملتی ہی نہیں ہیں۔

## الالالالالالاله عشق الى 110 (در ما خراد المثق الى ١١٥)

ے تیری نگاہ سے ول سینوں میں کانیتے تھے کھویا گیا وہ تیرا جذب قلندرانہ

ای لئے آج ملمان پر ہرولی اس قدر غالب ہے کہ وہ اند عیرے سے ڈر تا ہے۔وہرانے میں جانے سے گھبراتا ہے بلی کے یاؤں کی آہٹ۔ے خوفزدہ ہوجاتا ہے۔ عجیب بات توبہ ہے کہ اپنی کھڑ کی کا پروہ ملنے سے ڈرنے والا مسلمان اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈر تا۔ بھن اوَ قات تو فر ضی افسانول کے پڑھنے سے ڈر جاتا ہے۔ معلوم نہیں کہ اس کے دل پر مخلوق کا خوف ہر وقت کیوں مسلط رہتا ہے۔ دفتر میں صاحب ناراض نہ ہو جائے ، گھر میں ہوی ناراض نہ ہو جائے ، اگر میں نے پیج کمہ دیا تو فلال ناراض نہ ہو جائے ، اگر ہم نے نشادی سادہ طریقے سے کردی توبرادری ناراض نہ ہو جائے۔ اصل یہ ہے کہ جب دل صاف شہیں ، نگاہ یاک نہیں تو طبیعت بھی ہے باک نہیں۔ ۔ ول سوز سے خالی ہے نگاہ یاک تمیں ہے

مچر اس میں عجب کیا کہ تو بے باک سیں ہے

ہمارے اسلانی نے اس وقت عزنوں کی حفاظت کی جب لوگ اپنی بہوں کو بیجے تھے۔انہوں نے اپنی پیشانیاں اس وفت اللہ کے سامنے جھکا کمیں جب لوگ غیر اللہ کے سامنے جھکتے تھے۔انہوں نے ظلم کااس وقت مقابلہ کیا جب لوگ ظلم کو فخر سمجھتے تھے، آج کے مسلمانوں کوان سے فقط ظاہری نسبت ہے روحانی اعتبار سے ہم میں اور ان میں ز مین و آسان کا قرق ہے۔ وہ اللہ کے سود ائی تھے ہم دنیا کے شید ائی ہیں ، وہ نفس شکن ہے ہم نفس پر ست ہیں ، وہ راہ حق کے مجاہد تھے ہم قبروں کے مجاور ہیں ، وہ آپس میں مربان تھے ہم آپس میں غفیناک ہیں ،وہ سر ایا کر دار تھے ہم سر ایا گفتار ہیں ،وہ عز تول کے محافظ تھے ہم عز توں کے لئیرے ہیں ، آن کے ول سوز عشق سے لبریز تھے ہمارے

### الالالالالالله عشق الى المال (در عامر اور مشق الى المالاللالله)

دل سوز عشق سے خالی ہیں ، ہماری زبول حالی کی انتهاء اتنی ہو چکی ہے کہ ہمارے نیکول کی دعاؤل بیس بھی تا ثیر نہیں رہی۔الا ھا شاء الله

شج پیش فدا برگستم زار مسلمانال چرا خوارند و زارند ندارند ندارند ندارند ندارند و زارند و در ندارند و محبوب ندارند

{ میں ایک رات اللہ کے سامنے زار زار روتا رہا کہ مسلمان میوں ذکیل و خوار بیں ؟ آواز آئی کہ تو نہیں جانتا کہ یہ قوم ول تور کھتی ہے لیکن محبوب نہیں رکھتی }

مسلمانوں کی اس تسمیری پر اہل ول حضرات انتائی منظر ہیں اور بارگاہ رب العزت بیں نالہ و فریاد کرتے ہیں تاکہ کچھ اصلاح احوال ہو۔

> مسلمال آل فقیرے کی کلاہے رمید، از سینہ او سوز آہے دلش نالد چرا نالد تداند نگاہے یا رسول اللہ نگاہے

{مسلمان توشائی مزاج فقیر تھا۔افسوس کہ اس کے سینے نے آہ کا سوز نکل گیاہے اس کا دل روتا ہے لیکن یہ نہیں جانتا کیوں روتا ہے ؟اے اللہ کے رسول!اک نگاہ کرم اک نگاہ کرم}

اگر دیکھا جائے تو نقط شب بیدار لوگ ہی کم نہیں بلعہ شب بیداری میں تمنا کڑنے والے ہی کم بیں۔ رات کا اول حصہ لوو لعب میں گزر ٹا ہے اور آخری حصہ خواب

المالالالالاللالله وحق الى 112 (دور حامز لور حق الى المالاللالله

خرگوش بین گزرتا ہے۔ عشاء کے بعد جلدی سوجانا سنت عمل ہے گر آج کے بازاروں کی گئ دکا نیں ہی عشاء کے بعد گاہوں ہے ہمر تی ہیں۔ بالحضوص چورا ہوں میں کھانے پنے کی دکا نیں رات کے دو بجے تک کھلی رہتی ہیں۔ جب دو بچ کے بعد تہجد کا وقت شروع ہوتا ہے تو یہ لوگ ہستر کی طرف جانے ہیں پھر فجر کی نماز قضا ہوجاتی ہے۔ پچھ لوگوں کو تو سورج کا طلوع د کچھے ہوئے عرصہ گزر جاتا ہے۔ جو شخص فجر کی نماز کے لئے بردی لئے نہ اٹھ سکنے کا عذر پیش کرتا ہے۔ ہو تھوڑی ویر بعد ناشتہ کرنے کے لئے بردی مستعدی سے اٹھ جاتا ہے۔

اگر کسی آدمی کوروزانہ سورویے مشاہرہ پر تفینات کر لیاجائے تاکہ وہ ساری رات جاگ کر پرہ دے تووہ سورویے کی خاطر ساری رات آرام سے جاگ لے گااور اگر کما جائے کہ جس دن ڈیوٹی نہیں ہے اس رات تہجد میں اٹھو تؤوہ کے گا کیا کریں اٹھا ہی نہیں جاتا۔ گویا تنجد میں اٹھنے کی قدرو قیمت پیاس رویے کے برامر بھی نہیں ہے۔ حالاتکہ رات کے آخری بہر میں فرشتے آسان و نیا پر اعلان کردہے ہوتے ہیں هل من سائل فاعطى له (كوئى بم الكنّ والاكه جمع عطاكيا جائے) دين والے كى طرف سے صدائیں گر لینے دالے کی طرف ہے نیند کے دوران زور دار خرائے کی آوازیں۔ ہم تو مائل بہ كرم بين كوئى سائل بى شيس راہ و کھلائیں کے رہرو منزل ہی نہیں آخ کے مسلمان کے ہاتھ نہ تودل ہے اور نہ بی اس ول میں غم ووست ہے۔ دل گيا . رونق حيات عملي غم کیا ساری کائنات گئی آج کا مسلمان مز دور کی نمازیں پڑھ رہاہے فرہاد کی نمازیں کمال نصیب۔

الالالالالالاله عثق الى 113 (در ما خراد عثق الى ١١٥)

ہر ضرب تیشہ ساغر کیف وصال ووست فرہاد میں جو بات ہے مزوور میں نہیں

ایک صاحب نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک عورت نظے سر روتی چینی چلاتی ساسنے سے گزری۔ اس شخص نے جلدی نماز مکمل کر کے اسے ڈاٹٹا کہ خدا کی بعدی تواند ھی تھی میں نماز پڑھ رہا تھا تو سامنے سے گزرگئی۔ اس نے کما کہ ہرانہ ما نیس توایک بات کموں۔ اس نے کما کہ ہمار نے بھے طلاق دی ہے۔ بیس اس کی کما کہ ہمار نے بھے طلاق دی ہے۔ بیس اس کی محبت بیس اتن بے حال کہ پہتہ ہی نہیں کہ تمہارے سامنے سے گزر رہی ہوں۔ گر آپ کی جہت بیس اتن نے حال کہ پہتہ ہی نہیں کہ تمہارے سامنے سے گزر رہی ہوں۔ گر آپ کیے عاشق صادق نمازی ہیں کہ عین نمازی حالت بیس آپ کو پہتہ چل رہا ہے کہ میرے سامنے سے گزر نے والی عورت کون ہے۔ کمال گیاوہ تھم کہ ان تعبد الله میرے سامنے سے گزر نے والی عورت کون ہے۔ کمال گیاوہ تھم کہ ان تعبد الله کیان تو اہ (کہ اللہ کی اس طرح عبادت کریں گویا کہ اسے و کھر ہے ہیں)۔

آج منبر و محراب سے بھی اخباری تقاریر کار حجاب بو هتا جارہا ہے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ سلف صالحین خطبہ جمعہ کے گئے تغییر و حدیث کی کتابیں پڑھا کرتے تھے، آج جمہ کی تقریر کے لئے اخبار کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

۔ واعظ کا ہر ارشاد ہما تقریر بہت دلیجیپ گر آنکھوں ہیں سرور عشق نہیں چرے پہ یقین کانور نہیں آج خانقا ہیں بھی بے آباد ہوتی جارہی ہیں۔ مشاک کے متعلقین اور متوسلین کے پاس بھی ذکر کے لئے وقت نہیں ہے ، تسبیحات کا پڑھنااور دلوں کانور سے بھی بھر نا آج مشکل کام نظر آتا ہے۔

وشت میں قیس نہیں کوہ پہ فرہاد نہیں ہے وہ یہ عشق کی دنیا گر آباد نہیں ہے وہی عشق کی دنیا گر آباد نہیں

الالالالالله عنى الى 114 (درمافراد منى الى المالاللالله)

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج کچھ لوگ ایسے موجود ہیں جنہیں سوز عشق کے حاصل نہ ہونے کا غم نصیب ہے۔ ان حضر ات کا وجود بھی غنیمت ہے۔

رہر و عشق نا امید نہ ہو داغ حسرت نشان منزل ہے۔



رابال)

# MED ROLLE

عشق حقیقی عاصل کرنے ہے لئے درج ذیل باتوں کو ملحوظ فاطرر کھنا ضروری ہے۔ عشق حقیقی کے حصول کے لئے سب سے اول شرط طلب ہے۔ انسان کو دنیا بغیر طلب کے ٹل علق ہے مگر عشق عقیقی کی دولت

طلب سے بغیر سیس ملی۔

مجھے اپنی پستی کی شرم ہے تیری رفعتوں کا خیال ہے مگر اپنے ول کو ہیں کیا کروں اسے پھر بھی شوق و صال ہے انسان کو خاک کی مطمی سسی مگر اس کی نگا ہیں کماں جا کر لڑتی ہے کہ محبوب حقیقی کے دیدار کا متمنی ہوتا ہے۔

- کیا ول کیا و صل جانال کی خواہش کیا وہ شہنشاہ خوبال کیا ہم {کمال میدول کمال و صل محبوب کی تمنار کھنا ، کمال وہ حسینول کا باد شاہ اور کمال ہم }

انسان جب مجمعی یاد المی کے لئے بیٹھ مگرول کو غفلت سے تعر ابوایائے توزبان حال سے بول فریاد کرے۔

كريم مجھ يہ كرم كر بوے عذاب ميں ہول کہ تیرے سامنے بیٹھا ہول اور تحاب میں ہول انسان اینے دل میں مقم ارادہ کرے کہ مجھے عشق الی حاصل کرنا ہے جاہے کچھ بھی قربان کر ناپڑے۔

وصل محبوب کے لئے ترک لذات دنیا ضروری ہے کالزات دنیا طالب دنیا بھی بھی طالب مولی نہیں بن سکتا۔ ول سے ہر

تمنا کو نکال کر خالی کر نا ضروری ہے تاکہ انسان یوں کہ سکے۔

ہر تمنا دل سے رفضت ہوگئ اب تو آجا اب تو ظوت ہوگئ

ا ترک ماسوا کا مطلب سے کہ تمام تر تعلقات اور خواہشات کو چھوڑ کرایک اللہ وحدہ کواپنی تمنابیالینا۔وہ خواہشات خواہ اس

د نیاہے تعلق رکھتی ہول میآ خرت سے سب کا چھوڑ نا ضروری ہے۔ ترک ماسوا کے تین مراتب بطے کرناضرور ی ہیں۔

🛈 این جستی ہے مگانہ ہونا:

نفس کی خواہشات کو چھوڑ دینا ، سالک جب تک ہالک نہ بن جائے واصل نہیں ہو -CL

> این بستی ہے بھی آخر ہوگیا میگانہ عیں ان سے جب جا کر ہوئی آخر شناسائی مجھے

> > (2) د ناکوترک کرنا:

د نیا کی لذات ہے کنارہ کشی کر ناجب کہ بدایک مشکل کام ہے۔

## الالالالالله عشق الى ١٦٦ (مثق الى مول كيے ہو )

خدا کی یاد میں محویت ول بادشائی ہے مگر آسان نہیں ہے ساری دنیا کو مھلا دینا (3) آخرت کی نعمتوں سے بھی توجہ ہٹالیٹا:

سالک اپنی عبادات کے بدلے فظ آخرت کی نعمتوں کا طالب نہ ہوبایحہ منعم حقیقی کا طلبگارین جائے۔

ن زاہد کمال ترک پر ملتی ہے سال مراد دے والے جھوڑ دے والے جھوڑ دی ہے تو عقبی بھی چھوڑ دے

لاالہ الااللہ کہنے کو جملیل کہتے ہیں۔ یہ ایسی تلوار ہے جو دل ہے جھوٹے معبودوں کا قلع قمع کردیتی ہے۔



عشق کی آتش کا جب شعلہ اٹھا ماسوا معثوق سب بچھ جل اٹھا تیج لا سے تیج کے جل اٹھا تیج کا اور حق ہوا کی تیج کی اور حق ہوا و کیکھنے بھر بعد اس کے کیا جا تی سب فنا بھر جا اے عشق تیجھ کو مرحبا اے عشق تیجھ کو مرحبا

اس مرتبے بین سالک کے لئے ہر وقت تنگیل کا ذکر کرتے رہنا ضروری ہے۔(سلسلہ عالیہ نقشبندید کا آٹھوال اور نوال سبق اسی سے متعلق ہے)

اس طریقہ ذکر میں سالک اپنے اوپر فیض کے وار و ہونے کا تصور رکھتا عبانیما الاعمال بالنیات (بے شک اعمال کا وارو مدار نیتوں پر ب) اور انا عند ظن عبدی بی (میں اپنے بعدے کے گمان کے مطابق کرتا ہول)

#### 

کے تحت اس طریقے ۔ فیض کا حصول سب سے زیادہ ہوتا ہے۔ (سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے دسویں سبق سے لے کر آخری سبق تک یمی طریقہ ذکر ہے۔ اگر غور کریں تو مراقبہ احدیت سے لے کر دائرہ لا تعین تک کے تمام اسباق میں فقط حصول فیض کی نیت کی جاتی ہے۔ اس کو فکر کہتے ہیں)۔

ی ڈھونڈ تا ہے کھر وہی فرصت کہ رات ون بیٹھ رہیں تضور جانال کے ، ہوئے

ارشاد باری تعالی ہے یا ایھا الذین امنو اتقو الله و اصادین کی معیت کونوا مع الصادقین (اے ایمان والواللہ سے ڈرواور

چوں کے ساتھی ہو)۔ جس طرح خریو ذے کو دکھے کر خریو زہ رنگ پکڑتا ہے ای طرح عاشقین کی صحبت میں رہ کر سالک خود بھی عاشق بن جاتا ہے۔ مشائخ طریقت ہے بیعت ہونا اور خانقا ہی ذندگی کی تر تیب اختیار کر نااسی کی عملی شکل ہے۔ ایک مر تبہ حضرت شاہ فضل الرحمٰن جبنج مر او آبادیؒ نے مولانا محمد علی مونگیریؒ سے پوچھا کیا تم نے بھی عشق کی کوئی دکان و کیمی ہے ؟ انہوں نے تھوڑی ویرسوج کر کہا حضرت ! وودوکا نیں وکھی ہیں۔ ایک شاہ غلام علی دہلویؒ کی اور دوسری حضرت شاہ آفاتؒ کی ( بید دونوں حضر ات مشاکخ نقشیند یہ میں سے بیں ) شخ کی صحبت میں چند دن رہنے سے ول کی ونیا برل جاتی ہے۔

ول میں سا گئی ہیں قیامت کی شوخیاں دو چار دن رہے تھے کسی کی نگاہ میں شیخ سالک کو کثرت ذکر کی تلقین کرتے ہیں اور خانقا ہی ماحول کی خلوت میں کیسوئی کے ساتھ ذکر کرنے کی مشق کرواتے ہیں۔

## 

من دیا میرے ساقی نے عالم من و تو پلا کے مجھ کو مئے لا اللہ اللہ اللہ جب سالک کواپنے دل میں محبت البی کا اضافہ محسوس ہوتا ہے توبے اختیار اس کے دل ہے اپنے شیخ کے لئے دعائیں تکلتی ہیں۔

ے خدا رکھے میرے ساتی کا میکدہ آباد یمال پر عشق کے ساخر پلائے جاتے ہیں ایک سالک حضرت شاہ آفاق کی خدمت میں پچھ عرصہ رہا تو اس نے اپنے تاڑات کو یوں الفاظ کا جامہ پہنایا۔

اے شہ آفاق شیریں واستال باز سمو از بے نشال با را نشال صرف و نعو و منطق را سوختی آتش عشق خدا افروختی

{اے حضرت شاہ آفاق شیریں گفتار !اسبے نشان کی نشانیاں پھر مجھے کو ہتا علم صرف و نحواور منطق کو تونے جلادیااور عشق خدا کی آگ بھڑ کا دی} جب سالک کا دل عشق اللی ہے لبریز ہو جاتا ہے تواس کا ہر قدم منزل کی طرف

جاتا ہے۔

جب عشق سے تیمرے ہم گئے ہم
تو ہی رہا جدھر گئے ہم
تیری بی طرف کو راہ نکلی
بھولے کھھے جدھر گئے ہم

#### الالالالالاللالله وعنى الى 120) من الى المالالله

عاشق صادق کوزندگی بھر میں تر تیب اینانی پر تی ہے۔ اللی راہ . محبت کو اطح کریں کیسے یہ راستہ تو سافر کے ساتھ چاتا ہے اس سے قطع نظر کہ بہراستہ زندگی میں طے ہوجائے گایا نہیں اینے کام سے کام ر کھنا جا ہے۔

> بس چلا چل قطع راہ عشق گر منظور ہے یہ نہ پوچھ کہ اے سمفر نزدیک ہے یا دور ہے

جب سالک وہ چھ سرے ،وس کے جو کئے منزل پر پہنچانے والی ذات العزت کی ذات سے مدو مائے چو کئے منزل پر پہنچانے والی ذات جب سالک وہ بچھ کرلے جواس کے بس ٹیل ہے تو پھر اللہ رب



تواس کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

و لو لا فضل الله عليكم و رحمته ما زكى منكم من احد ابدا و لكن الله يزكى من يشاء

(اور اگرتم پر انلد کا فضل نہ ہو تااور اس کی رحمت نہ ہو تی تم میں ہے کو ئی ا کے بھی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پاک نہ ہو سکتالیکن اللہ تعالیٰ جے جاہے پاک

. کر تاہے)۔

رات کے آخری پہر میں رورو کر د عائمیں مانگنے ہے یہ نعمت جلدی حاصل ہو جاتی ے۔احادیث میں نبوی علی ہے منقول درج ذیل دعائیں بہت پہندیدہ ہیں۔

- اللهم اجعل جبك احب الى من نفسى و اهلى و من الماء البارد
- (2) اللهم اجعل جلك احب الاشياء الى كلها و خشيتك اخوف الاشياء عندي و اقطع عني حاجات الدنيا بالشوق الى لقائك و اذا اقرت اعين

اهل الدنيا من دنياهم فاقرء عيني من عبادتك.

- (3) اللهم اجعلني اخشاك كاني اراك ابدا حتى القاك
- (4) اللهم انى اسئلك ايمانا يباشر قلبى و يقينا صادقا ختى اعلم انه لا يصيبني الاما كتبت و وصنا من المعيشة بما قسمت لي
- اللهم انى اسئلك التوفيق لمحابك من الاعمال و صدق و التوكل عليك و حسن ظن بك
- (6) اللهم انى اسئلك نفسا بك مطمئنة تومن بلقائك و ترى لقضائك و تقنع بعطائك
- آللهم افتح مسامع قلبی لذکرك . انت توحمی فارحمنی رحمته تغینی .
   بها عن رحمته من سواك
  - (8) اللهم اني اسئلك قلوبا او اهته محبة منيبته في سبيلك
- اللهم اجعل وساوس قلبی خشیتك و ذكرك و اجعل همتی و هوائی
   فیما تحب و ترضی
- - نه خالی یا رب از جے ولے کن نه تو محروم از آب و گلے کن رسال تا پہنچ ہر پروانہ سکین نه تو مبحور از گل بلنلے کن

### الالالالالله (مثق الى 22) (مثق الى كاحدل كيريد

{یارب نؤکسی ول کو محبت سے خالی نہ کر ، اس جمال سے محروم نہ کر ، ہر مسکین پروانے کو شع نک بہنچاد ہے۔ بلیل کو پھول سے جدانہ کر} عشق المی کا حصول کو ئی کھیر کھانے والی بات نہیں ہے بائحہ تن من و ھن لٹانے والی بات ہے۔

یہ عشق نہیں آسال بہی اتنا سمجھ لیجے
اک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جاتا ہے
پھر بھی سالک یہ ریاضت و مجاہدے کی منزلیں طے کر ایتا ہے اور رب کریم کی
بارگاہ میں بمی فریاد پیش کر ناہے۔

ترے عشق کی انتا چاہتا ہوں میری سادگی دکھیے کیا چاہتا ہوں



الالالالله عشق وفي (123) عشق وفي المالالالله المالالله المالاله المالالله المالاله المالالله المالاله المالاله المالالله المالاله ا

البار 12

# Ji Kalgades

راہ عشق پر چلنے والے لوگ وو طرح کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اپنی ریاضت و معنت سے قدم بر حارب ہوتے ہیں انہیں مریدیاسالک کئے ہیں۔ دوسرے وہ جن کو خود محبوب اپنی طرف بلانا چاہتے ہیں وہ مرادیا مجذوب کملاتے ہیں۔ مرید اور مراد کے فرق محبوب اپنی طرف بلانا چاہتے ہیں وہ مرادیا مجذوب کملاتے ہیں۔ مرید اور مراد کے فرق کو سیحنے کے لئے حضرت موکی اور حضرت نبی کریم علی کے احوال زندگی کو سامنے رکھنا بہتر ہے۔ حضرت موکی محب سے ، حضرت نبی کریم علی مجوب سے۔ سامنے رکھنا بہتر ہے۔ حضرت موکی محبوب سے۔ اس کی وضاحت کے لئے مندر جہ ذبل مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

• حضرت موک کو کوہ طور پر ملا قات نصیب ہوئی تورب کر یم نے اس کا تذکرہ یول فرمایا و لما جاء موسی لمیقاتنا (جب آئے موک ہماری ملا قات کو) لیکن نبی کر یم علی ہماری ملا قات کو) لیکن نبی کر یم علی کے وقت ملا قات نصیب ہوئی تورب کر یم نے فرمایا سبحان الذی اسری بعیدی (پاک ہے وہ جو لے گیاا ہے مدے کو)

حضرت موئ " کے لئے" آئے" کا لفظ استعال کیا گیا جب کہ نبی کریم علی ہے کے " آئے" کا لفظ استعال کیا گیا جب کہ نبی کریم علی ہے کے " لئے" لائے "کے "کما گیا ایک کوراستہ بتادیا اور دوسرے کا خود فرشتہ تھے کرپاس بلالیا۔

مجذوب کو تو لائے وہ ہمراہ بزم میں اور سالکول کو دور سے رائے بتادیے

## الالالالاله مثق الحي مثق الحي (عادر براد كافرات)

- 2 حضرت موی نے وعاما تکی رب اشرح لی صدری (اے اللہ میراسینہ کھول رے) جب کہ آپ علی نشوح لك مدرت نے فرمایا الم نشوح لك صدرك (كیام نے تیراسینہ نمیں کھول دیا)
- 3 حضرت موی کو کتاب لینے کے لئے کوم طور پر جانا پڑا جب کہ نبی کریم علی کے کے کوم طور پر جانا پڑا جب کہ نبی کریم علی کے لئے کوم طور پر جانا پڑا جب کہ نبی کریم علی کے پاس قرآن کیا ۔ نزل علی قلبك ( قرآن پاک آپ کے ول پر نازل کیا گیا)۔

راہ عشق کا دستور تو یک ہے کہ محب محبوب سے ملا قات کا متمنی ہو تا ہے مگر بعض او قات محبوب خود او قات محبوب خود او قات محبوب خود علی جا ہتا ہے ۔ جب محبوب خود جا ہتا ہے وصل نصیب ہونا آسان ہو تا ہے۔

۔ سن لے اے دوست جب ایام کھلے آتے ہیں گھات ملنے کی وہ خود آپ ہی ہٹاتے ہیں ۔ گھات ملنے کا وہ خود آپ ہی ہٹاتے ہیں۔ جب حسن خود ہی ملاقات کا تظام کرے تو پھر توعشق کے مزے ہوتے ہیں۔ حسن کا انتظام ہوتا ہے ۔ عشق کا یونمی نام ہوتا ہے ۔ عشق کا یونمی نام ہوتا ہے ۔ جب محب کو معلوم ہو کہ محبوب بھی جمع سے محبت کرتا ہے تواس کی خوشی کا کوئی جب محب کو معلوم ہو کہ محبوب بھی جمع سے محبت کرتا ہے تواس کی خوشی کا کوئی ۔

نگاہ یار جسے آشنائے راز کرے وہ اپنی خونی قسمت پہ کیوں نہ ناز کرے عاشقوں کے عشق میں آہیں ہمر نا، مھنڈے ساٹس لینا، اور ہائے ہو کرنا ہو تا ہے جب کہ محبوب کے عشق میں پوشیدگی ہوتی ہے۔ عاشقوں کا عشق بدن کو لا غر کر دیتا الالالالالله مثق الى 125 ريداد برادة فرق

ہے جب کہ محبوب کا عشق بدن کو فربہ کر ویتاہے۔

عشق معثوقال نهال است دستر عشق عاشق باد و صد طبل و نفیر عشق عشاق این بدن لاغر کند عشق معثوقال بدن فربد کند

{ معشق قول كاعشق بوشيده موتا به اور عاشق كاعشق و حول و حكے كى چوك بر ظاہر كيا جاتا ہے ، عاشقوں كاعشق بدن كو كمزور كر ديتا ہے جب كه معشو توق كاعشق عاشق كے بدن كو فربه مناویتا ہے }

جب الله رب العزت اپنے كى معرب بر مهربان ہوتے ہيں تواس كے لئے وصول الى الله كى راہيں ہموار كرو ہے ہيں۔ بھرياد الى كاخود فؤد غلبہ ہو تاہے۔

محبت دونوں عالم بیں یی جا کر پکار آئی جے خود یار نے جاہا اس کو یاد یار آئی جب کام اللہ تعالیٰ بی کی مدد سے بنتا ہے تو یوں فریاد کی جائے۔

اللهم یا قاضی الحاجات و یا دافع البلیات و یا حل المشکلات و یا کافی المهمات و یا شافی الامراض و یا منزل البرکات و یا مسبب الاسباب و یا رافع الدرجات و یا مجیب الدعوات و یا امان الخائیفین و یا خیر الناصرین و یا دلیل المتحیرین و یا غیاث المستغیثین اغثی . الهی انت مقصودی و رضاء ك مطلوبی ٥ ترکت لك الدنیا و الاخرة اتمم علی نعمتك و ارزقنی و صولك التام بجاه

الالالالالله عن المالة المالة

سید الموسلین و برحمتك یا ارحم الراحمین البین ثم البین م البین البین

